

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱ ی ۴۳۰۸

Accession No 2577

Author

د. بی. پرشاد

Title

تشریحہ انیسویں صدی کے ہندو

This book should be returned on or before the date last marked below.

تذکرہ آثار الشعرانیہ

چھپند و شاعرون کا اردو کلام

مرتبہ

منشی دبی پرشا و صاحب رٹاش خٹک منشی نقی لال صاحب ہیبت بشتہ
قدیم بیوپال حاصل سرفتر محکمہ ص راج مارواڑ
معیت کی بلا اجازت کہ سی صاحب قصد طبع کا نفر نادرین

مطبع رضوی دہلی سین چپا

ستمبر ۱۸۸۵ء

قیمت فی جلد

نشیونشی دینیه پرتا اوشف تذکره خدا



باشنده قدیم سبجو پال حال سرد قتر محکمه مناج اودر

1

[illegible]

ردیف	کتاب	صفحات	ملاحظات	ردیف	کتاب	صفحات	ملاحظات
۱	دوروی	۱۴	۸۱	۱	دوربین	۱۵	۸۲
۲	شعر شهر	۱۴	۸۲	۲	جولنظر	۱۶	۸۳
۳	افواج وزیر	۱۸	۸۳	۳	مضطرب ہوکر	۱۹	۸۴
۴	مناجات	۱۰	۸۴	۴	جیتک ہو	۱۹	۸۵
۵	مالک گنج	۸	۸۵	۵	پروں کے	۲۰	۸۶
۶	کلیو مطمع	۵	۸۶	۶	پیشہ پیشتر	۲۰	۸۷
۷	شعری	۲۵	۸۷	۷	ہین ہم	۱۱	۸۸
۸	کھانا	۳	۸۸	۸	سوسو خیال	۱۱	۸۹
۹	جیتک	۱۰	۸۹	۹	سبکے	۱۸	۹۰
۱۰	مناجات	۲۵	۹۰	۱۰	ابر دلی	۲۰	۹۱
۱۱	میرجی	۳	۹۱	۱۱	رکنا	۲۰	۹۲
۱۲	حاجان	۲	۹۲	۱۲	پکی	۲۵	۹۳
۱۳	جنگل	۴	۹۳	۱۳	لپس	۲۵	۹۴
۱۴	بدیل بند	۴	۹۴	۱۴	شکر کا	۴	۹۵
۱۵	ساغ کا	۱۹	۹۵	۱۵	تف	۱۸	۹۶
۱۶	ارنوی	۲۰	۹۶	۱۶	نبی بہادر	۳	۹۷
۱۷	شنی لال	۱	۹۷	۱۷	اشے	۶	۹۸
۱۸	پہرے ہے	۹	۹۸	۱۸	بند ٹک ولد	۲۱	۹۹
۱۹	جولوگ	۲۵	۹۹	۱۹	بہی کنا	۲۳	۱۰۰
۲۰	علم ہے	۲۱	۱۰۰	۲۰	ارن دین داوی	۴	۱۰۱
۲۱	فرحت	۶	۱۰۱	۲۱	گل ہزار	۳	۱۰۲
۲۲	ہوا ہے بزم	۱۳	۱۰۲	۲۲	دھن	۲۱	۱۰۳
۲۳	ہائے	۱۴	۱۰۳	۲۳	ہناولی	۱۱	۱۰۴
۲۴	رکھے	۳۰	۱۰۴	۲۴	تجید	۱۱	۱۰۵
۲۵	کجا زرق	۱۲	۱۰۵	۲۵	سرسی	۱۲	۱۰۶
۲۶	لعل پوئی	۲	۱۰۶	۲۶	اوجھنا	۱۴	۱۰۷
۲۷	آجینی	۲۵	۱۰۷	۲۷	جواہر	۱	۱۰۸

۱۰۸	۵۵	۰	۶	مہاندرین	۱۳۶	۰	۱۹	دل ہی
۱۰۹	۵۶	۱	۱	جیکہ	۱۳۷	۱	۲۲	جیت لے
۱۱۰	۵۶	۰	۱۳	بخشی آبی	۱۳۸	۲	۲۲	کھا
۱۱۱	۵۶	۰	۲۲	باب	۱۳۹	۰	۲	راز
۱۱۲	۵۷	۰	۳	منتقل	۱۴۰	۰	۵	پیر
۱۱۳	۵۷	۰	۹	مہینہ	۱۴۱	۰	۱۲	آبکا
۱۱۴	۵۷	۰	۲۲	نارے	۱۴۲	۰	۱۵	منگل گروہ
۱۱۵	۵۸	۱	۱	بخوبی	۱۴۳	۰	۱۷	پرہفتہ
۱۱۶	۵۸	۱	۵	مجموعہ	۱۴۴	۰	۲۲	بہ
۱۱۷	۵۸	۰	۲۰	مہینہ	۱۴۵	۰	۲۳	اوقات
۱۱۸	۵۸	۰	۲۰	مہینہ	۱۴۶	۲	۲	بہرے
۱۱۹	۵۹	۰	۳	ناظم	۱۴۷	۰	۱۰	منشی فانی
۱۲۰	۶۰	۳	۲۱	مہو	۱۴۸	۲	۱۲	ٹھکے
۱۲۱	۶۱	۳	۱	کیمی	۱۴۹	۰	۱۵	جینج
۱۲۲	۶۱	۲	۲	کابل	۱۵۰	۲	۲۰	برفت
۱۲۳	۶۲	۳	۱۶	ختم	۱۵۱	۰	۲۵	حضرت
۱۲۴	۶۲	۱	۱۷	بیان	۱۵۲	۲	۲	اوبہ
۱۲۵	۶۳	۱	۹	کچے	۱۵۳	۱	۵	بالمیک
۱۲۶	۶۳	۲	۱۰	رخ کا	۱۵۴	۱	۶	جب
۱۲۷	۶۴	۰	۶	فواغدی	۱۵۵	۲	۱۸	حال
۱۲۸	۶۴	۰	۲	مہاراجہ	۱۵۶	۲	۸	تمہاری
۱۲۹	۶۴	۲	۱۲	سجایا	۱۵۷	۰	۴	لکشم
۱۳۰	۶۵	۲	۳	حضور	۱۵۸	۰	۷	سلامت
۱۳۱	۶۵	۱	۲۱	پرواز	۱۵۹	۰	۱۲	باشی
۱۳۲	۶۶	۱	۱۵	بریل	۱۶۰	۱	۱۸	جہان
۱۳۳	۶۷	۱	۳	خلق	۱۶۱	۲	۷	لند
۱۳۴	۶۷	۰	۲۱	بندہ	۱۶۲	۲	۲۱	لے
۱۳۵	۶۸	۰	۲	کھنکھی	۱۶۳	۰	۲۲	بامبار

ردیف	تعداد	حجم	نوع	موضوع	ردیف	تعداد	حجم	نوع	موضوع
۳۲	۱	۵۱۱	۱۰	مرغ اوزن	۳۲	۱۲	۲۱	۴	تغفات
۳۳	۲	۵۱۴	۱۰	مرغ اوزن	۳۳	۵	۲۸	۲	چنولال
				بادگار		۵	۳۲	=	سند لعل
صحیح نامہ فہرست عظیمہ تذکرہ شعرا ہنود						۴	۳۵	=	برقی
	۱	۲۲	۳	جنوبی		۵	۴۱	=	سرکار بہادر
	۲	۳۲	۲	علم		۹	۴۵	=	رام پور
	۳	۳۶	۲	دلارام		۱۰	۴۹	۳	برفوانہ
	۴	۴۲	۲	کنت رے		۵	۴۲	=	انکدراسے
	۵	۸۵	۳	جونیون		۱	۰	۵	عالم
	۶	۹۲	۳	ہونچند		۶	۲۸۱	۴	یاسٹ
	۷	۱۰۲	۴	جلیو پان		۱۰	=	=	جیت گوپت
	۸	۱۱۱	۳	کنورنگہ		۴	۱۳۸	۷	رے بود پچند
	۹	۱۳۱	۳	نزاری		۴	۱۵۱	=	نامین
	۱۰	۱۳۲	۴	ملکنہ		۵	۱۸۲	۹	نہیسی
صحیح نامہ فہرست کتب مؤلفہ و مصنفہ						۱۱	۲۰۱	۱۰	نقشہ
	۱	۲	۳	مکمل شرح		۵	۲۱۵	=	نشان
	۲	۴	۴	نقشہ احوال		۵	۲۵۶	۱۲	وزیر
	۳	۶	۶	غیرہ کی		۶	۲۶۳	۱۳	مومن لال
	۴	۱۳	۶	۲۰ لکچر		۳	۲۶۳	۱۳	۸۸
						۳	۲۶۵	=	۸۸
						۵	۲۹۲	۱۵	۸۸
						۱۱	۲۰۹	۱۹	۸۸
						۵	۲۳۸	۲۰	۸۸
						۶	۲۴۶	=	۸۸
						۶	۲۵۴	۲۱	۸۸
						۱۰	=	=	۸۸
						۵	۲۶۲	=	۸۸
						۸	۲۶۳	۲۲	۸۸
						۱۲	۵۰۳	۲۳	۸۸

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
جانب	جانب	جانب	تخلص	نام	ولایت	قومیت	سکونت	مقام	تشیعات	تعداد	کیفیت
۱	۱	۳	آدم	ابو گریبان	.	سپهر	حی الفایم	.	.	۱	.
۲	۲	۲	آذر	بجی زین	کاشیکند	لوک	ابصا	.	.	۹	.
۳	۳	۳	آذر	جوادین	بندک	سپهر	مسند ۱۹۲	.	.	۳	.
۴	۴	۴	آرام	کهن لیل	کایت	دبے	عین پسران پل	.	.	۱	.
۵	۵	۵	آرام	پسران	کهنری	دبے	ایضا	میدان	۱	.	تیراندازی و جوش و خروش
۶	۶	۶	آزاد	اسم	.	دبے	آبجانی	.	.	۱	.
۷	۷	۷	آزاد	لاول	.	فرخ آباد	سپهر	.	.	۱	.
۸	۸	۸	آسان	لاول	.	آزاد آباد	آبجانی	.	.	۱	.
۹	۹	۹	آشفه	گلکند	کهنری	دبے	آبجانی	.	.	۱۳	.
۱۰	۱۰	۱۰	آشفه	آزاد	کهنری	دبے	لاورین	.	.	۱۸	.
۱۱	۱۱	۱۱	آگہ	بندک	دالام	.	کلاتین	.	.	۲	.
۱۲	۱۲	۱۲	اثر	بندک	کهنری	کهنو	حی الفایم	.	.	۲	.
۱۳	۱۳	۱۳	حسن	نوشی	کایت	کهنو	ایضا	.	.	۲	.
۱۴	۱۴	۱۴	حقر	نوشی	.	کهنو	آبجانی	.	.	۵	.
۱۵	۱۵	۱۵	حقر	بلد	مهاک	فرخ آباد	.	.	.	۲	.
۱۶	۱۶	۱۶	س	گرو	رام پال	سری	سیدان	.	.	۶	.
۱۷	۱۷	۱۷	ارمان	راستی	راستی	کایت	موجود	.	.	۲	.
۱۸	۱۸	۱۸	المحضر	راستی	راستی	کایت	لاورین	.	.	۶	.
۱۹	۱۹	۱۹	افق	رو	چون	کایت	موجود	.	.	۱۹	.
۲۰	۲۰	۲۰	آوکار	نوشی	.	مرا	موجود
۲۱	۲۱	۲۱	اکبر	رام	پال	گجراتی	موجود	.	.	۱۳	.
۲۲	۲۲	۲۲	دلعت	مکمل	کایت	کایت	آبجانی	.	.	۱	.

ردیف	تخلص	نام	دولت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصفیات	تعداد	کیفیت
۳۶	۱۴	۲۲	بہار	لال بہار	ہاکنجہ	۰	۲۰	۰	پڑی عالم درختی ہوگدے
۳۷	۱۸	۲۲	بہار	منشی کچھ	کھتری	۰	۲۰	۰	پڑی عالم درختی ہوگدے
۳۸	۱۹	۲۳	بہار	لال بہار	ہاکنجہ	۰	۲۰	۰	پڑی عالم درختی ہوگدے
۳۹	۲۰	۲۲	بہار	منشی لال	کھتری	۰	۲۰	۰	پڑی عالم درختی ہوگدے
۵۰	۲۱	۳۲	بہار	کھتری	۰	۰	۲۰	۰	پڑی عالم درختی ہوگدے
۵۱	۲۲	۳۲	بہار	کھتری	۰	۰	۲۰	۰	پڑی عالم درختی ہوگدے
۵۲	۲۳	۳۲	بہار	کھتری	۰	۰	۲۰	۰	پڑی عالم درختی ہوگدے
۵۳	۲۴	۳۲	بہار	کھتری	۰	۰	۲۰	۰	پڑی عالم درختی ہوگدے
۵۴	۲۵	۳۲	بہار	کھتری	۰	۰	۲۰	۰	پڑی عالم درختی ہوگدے
۵۵	۲۶	۳۲	بہار	کھتری	۰	۰	۲۰	۰	پڑی عالم درختی ہوگدے
۵۶	۲۷	۳۲	بہار	کھتری	۰	۰	۲۰	۰	پڑی عالم درختی ہوگدے
۵۷	۲۸	۳۲	بہار	کھتری	۰	۰	۲۰	۰	پڑی عالم درختی ہوگدے
۵۸	۲۹	۳۳	بہار	کھتری	۰	۰	۲۰	۰	پڑی عالم درختی ہوگدے
۵۹	۳۰	۳۴	بہار	کھتری	۰	۰	۲۰	۰	پڑی عالم درختی ہوگدے
۶۰	۳۱	۳۴	بہار	کھتری	۰	۰	۲۰	۰	پڑی عالم درختی ہوگدے
۶۱	۳۲	۳۴	بہار	کھتری	۰	۰	۲۰	۰	پڑی عالم درختی ہوگدے
۶۲	۳۳	۳۴	بہار	کھتری	۰	۰	۲۰	۰	پڑی عالم درختی ہوگدے
۶۳	۱	۲۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۶۴	۲	۳۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۶۵	۳	۳۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۶۶	۴	۳۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

ردیف	تاریخ	تخلص	نام	دلالت	توصیف	سکونت	زمانہ	تعلیمات	کیفیت
۶۷	۵	۳۸	پیشانی	پیشانی	پیشانی	پیشانی	پیشانی	پیشانی	نام نہیں معلوم ہوا
۶۸	۶	۳۹	پورن	پورن	پورن	پورن	پورن	پورن	عالم علم سنسکرت کیدی ہے
۶۹	۷	۳۹	پیر	پیر	پیر	پیر	پیر	پیر	
۷۰	۸	۳۹	پیارے	پیارے	پیارے	پیارے	پیارے	پیارے	
۷۱	۹	۳۹	پوٹو	پوٹو	پوٹو	پوٹو	پوٹو	پوٹو	ان کے شعر و سخن آمیز کہنے ہیں
۷۲	۱	۳۹	تاب	تاب	تاب	تاب	تاب	تاب	
۷۳	۲	۳۹	تابان	تابان	تابان	تابان	تابان	تابان	محمود و ہم شاگرد میر درد
۷۴	۳	۴۰	تاشیر	تاشیر	تاشیر	تاشیر	تاشیر	تاشیر	شاگرد عشق زینہ لال زار
۷۵	۴	۴۰	تجلی	تجلی	تجلی	تجلی	تجلی	تجلی	
۷۶	۵	۴۰	تحمین	تحمین	تحمین	تحمین	تحمین	تحمین	
۷۷	۶	۴۰	تسل	تسل	تسل	تسل	تسل	تسل	نوائے صفت لد و دل والی لکھنؤ کے محراب میں ہے۔
۷۸	۷	۴۰	تسلیم	تسلیم	تسلیم	تسلیم	تسلیم	تسلیم	
۷۹	۸	۴۰	تسکین	تسکین	تسکین	تسکین	تسکین	تسکین	
۸۰	۹	۴۰	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	
۸۱	۱۰	۴۰	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	تسنا	
۸۲	۱۱	۴۰	تسیر	تسیر	تسیر	تسیر	تسیر	تسیر	
۸۳	۱۲	۴۱	تخلین	تخلین	تخلین	تخلین	تخلین	تخلین	
۸۴	۱	۴۲	تغایت	تغایت	تغایت	تغایت	تغایت	تغایت	
۸۵	۲	۴۲	تغایت	تغایت	تغایت	تغایت	تغایت	تغایت	
۸۶	۱	۴۲	تغایت	تغایت	تغایت	تغایت	تغایت	تغایت	
۸۷	۲	۴۲	تغایت	تغایت	تغایت	تغایت	تغایت	تغایت	
۸۸	۳	۴۲	تغایت	تغایت	تغایت	تغایت	تغایت	تغایت	
۸۹	۴	۴۲	تغایت	تغایت	تغایت	تغایت	تغایت	تغایت	

ردیف	تلفیفات	زبان	نویس	دلیت	نام	تخلص	تلفیفات	ردیف	ردیف
۵	.	.	سکندریه	.	منشی خراسانی	جنون	۴۲	۵	۹۰
۱	.	نویسنده	.	.	جوهری	جوهری	۴۳	۶	۹۱
۱	.	ایضا	.	.	هری نام	جودت	۴۴	۷	۹۲
۱	پیشانی	جودت	۴۵	۸	۹۳
۲	.	نویسنده	.	.	سرم	جوش	۴۶	۹	۹۴
۱	.	نویسنده	.	.	سکندریه	جوش	۴۷	۱۰	۹۵
۱	.	نویسنده	.	.	سکندریه	جوش	۴۸	۱۱	۹۶
۱	.	نویسنده	.	.	سکندریه	جوش	۴۹	۱۲	۹۷
۳	ساحب دیوان	.	نویسنده	.	نویسنده	جوش	۵۰	۱۳	۹۸
۳	.	.	نویسنده	.	نویسنده	جوش	۵۱	۱۴	۹۹
۲	جمعه الزکیب	.	نویسنده	.	نویسنده	جوش	۵۲	۱۵	۱۰۰
۸	دیوانی بنویسند	نویسنده	نویسنده	.	نویسنده	جوش	۵۳	۱۶	۱۰۱
۱	.	نویسنده	نویسنده	.	نویسنده	جوش	۵۴	۱۷	۱۰۲
۱	.	نویسنده	نویسنده	.	نویسنده	جوش	۵۵	۱۸	۱۰۳
۱	.	نویسنده	نویسنده	.	نویسنده	جوش	۵۶	۱۹	۱۰۴
۱	.	نویسنده	نویسنده	.	نویسنده	جوش	۵۷	۲۰	۱۰۵
۸	نویسنده	نویسنده	نویسنده	.	نویسنده	جوش	۵۸	۲۱	۱۰۶
۱	.	.	نویسنده	.	نویسنده	جوش	۵۹	۲۲	۱۰۷
۲	.	نویسنده	نویسنده	.	نویسنده	جوش	۶۰	۲۳	۱۰۸
۱	.	نویسنده	نویسنده	.	نویسنده	جوش	۶۱	۲۴	۱۰۹
۱	.	نویسنده	نویسنده	.	نویسنده	جوش	۶۲	۲۵	۱۱۰
۱	.	نویسنده	نویسنده	.	نویسنده	جوش	۶۳	۲۶	۱۱۱
۱۱	.	نویسنده	نویسنده	.	نویسنده	جوش	۶۴	۲۷	۱۱۲
۲	.	نویسنده	نویسنده	.	نویسنده	جوش	۶۵	۲۸	۱۱۳

ردیف	تاریخ	محل	نام	دولت	نوبت	سکونت	زمانه	تفصیلات	نوع و مقدار	کیفیت
۱۱۳	۸	۴۹	محمود	نزدیک کون	کشتری	لکهنو			۵	بڑی عالمقا ضل خوشنویس اور زار لاٹنامی سہ - فن و سیف و تیر اندازی بڑی خوب ہمارے ہے
۱۱۵	۹	۴۹	خوشم	منشی جتہ	کشتری	دھلے	مختار جیس	مختار جیس	۲	
۱۱۶	۱۰	۵۰	حیرت	نزدیک بیا	کشتری	لکهنو	دولان اوچید	دولان اوچید	۱	
۱۱۷	۱۱	۵۰	حیرت	دوقی رام		دھلے	سکندر جیس	سکندر جیس	۱	
۱۱۸	۱۲	۵۰	جیت	سوقی لال	سنگھ	لکهنو	تھانی	تھانی	۱	شاگرد میر سوز
۱۱۹	۱	۵۱	خیر	نزدیک لال	کشتری	دھلے	حی القام	حی القام	۵	
۱۲۰	۲	۵۱	خرد	بالا پاد	کشتری	دھلے			۱	
۱۲۱	۳	۵۱	مزد	راٹھری	کشتری				۱	
۱۲۲	۴	۵۱	خفی	راجا پاد		خطیم آباد			۲	
۱۲۳	۵	۵۱	خلق	بادورک		حیدر آباد			۱	
۱۲۴	۶	۵۱	خوشید	سورج پاد	پندت				۱	
۱۲۵	۷	۵۱	چوہنی	چوہنی		لکهنو			۱	
۱۲۶	۸	۵۱	خوزم	منشی گونہ		سہرا			۱	
۱۲۷	۹	۵۱	خوشتر	بشیر مال	کایت	لکهنو	حی القام	حی القام	۲	
۱۲۸	۱۰	۵۱	خوشتر	منشی گونہ	کایت	لکهنو	راہین و ہراگوت	راہین و ہراگوت	۴۰	
۱۲۹	۱۱	۵۳	خیالی	نوشی رام	ایضا	ایضا	حی القام	حی القام	۳	
۱۳۰	۱	۵۳	داس	سنگداس		سنگداس	حی القام	حی القام	۲	سنگداس و ہراگوت
۱۳۱	۲	۵۳	دانا	دیش لال	کایت	لکهنو			۲	
۱۳۲	۳	۵۳	دانا	سویہ رام		کلکتہ	علاقہ واکریش	علاقہ واکریش	۱	
۱۳۳	۴	۵۳	دیش	دیش لال	کایت	لکهنو			۲	
۱۳۴	۵	۵۳	دایم	نایم لال	کایت	لکهنو	سنگداس	سنگداس	۱	

ردیف	تعداد	تصفیات	زمانه	سکونت	قومیت	ولایت	نام	تخلص	تخلص	تخلص	تخلص	تخلص
۱۳۵	۱	۸	محقق و دفتر راج کوہ پٹن	لکھنؤ	کشمیری	پنجاب	پنجاب	دربا	۵۴	۱	۱۳۵	
۱۳۶	۱	۱		لکھنؤ			دربا	دربا	۵۴	۱	۱۳۶	
۱۳۷	۱	۱		لکھنؤ			دربا	دربا	۵۴	۱	۱۳۷	
۱۳۸	۱	۲	می القایم	لکھنؤ	کشمیری	پنجاب	پنجاب	دربا	۵۴	۱	۱۳۸	
۱۳۹	۱	۱	انجمنی	لکھنؤ	کشمیری	پنجاب	پنجاب	دربا	۵۴	۱	۱۳۹	
۱۴۰	۱	۱		لکھنؤ	کشمیری	پنجاب	پنجاب	دربا	۵۴	۱	۱۴۰	
۱۴۱	۱	۳	انجمنی	لکھنؤ	کشمیری	پنجاب	پنجاب	دربا	۵۴	۱	۱۴۱	
۱۴۲	۱	۳	انجمنی	لکھنؤ	کشمیری	پنجاب	پنجاب	دربا	۵۴	۱	۱۴۲	
۱۴۳	۱	۱	انجمنی	لکھنؤ	کشمیری	پنجاب	پنجاب	دربا	۵۴	۱	۱۴۳	
۱۴۴	۱	۱	انجمنی	لکھنؤ	کشمیری	پنجاب	پنجاب	دربا	۵۴	۱	۱۴۴	
۱۴۵	۱	۱	انجمنی	لکھنؤ	کشمیری	پنجاب	پنجاب	دربا	۵۴	۱	۱۴۵	
۱۴۶	۱	۱	انجمنی	لکھنؤ	کشمیری	پنجاب	پنجاب	دربا	۵۴	۱	۱۴۶	
۱۴۷	۱	۱	انجمنی	لکھنؤ	کشمیری	پنجاب	پنجاب	دربا	۵۴	۱	۱۴۷	
۱۴۸	۱	۱	انجمنی	لکھنؤ	کشمیری	پنجاب	پنجاب	دربا	۵۴	۱	۱۴۸	
۱۴۹	۱	۱	انجمنی	لکھنؤ	کشمیری	پنجاب	پنجاب	دربا	۵۴	۱	۱۴۹	
۱۵۰	۱	۱	انجمنی	لکھنؤ	کشمیری	پنجاب	پنجاب	دربا	۵۴	۱	۱۵۰	
۱۵۱	۱	۱۸	دیوان	لکھنؤ	کشمیری	پنجاب	پنجاب	دربا	۵۴	۱	۱۵۱	
۱۵۲	۱	۱	انجمنی	لکھنؤ	کشمیری	پنجاب	پنجاب	دربا	۵۴	۱	۱۵۲	
۱۵۳	۱	۱	انجمنی	لکھنؤ	کشمیری	پنجاب	پنجاب	دربا	۵۴	۱	۱۵۳	

لیبر مرز میں تو لکھنؤ تھیں
تھے اور نواز میں غریب اور
راج کوہ پٹن میں ہو گئی تھیں

نشا نامہ انجمنی ہو گئی تھیں

لیبر مرز میں

ردیف	تاریخ	محل	تخلص	نام	ولایت	توبیت	سکونت	زمانه	تقیقات	تعداد	کیفیت
۱۵۳	۴	۶۲	راج	ابو کاشان	کاشان	کاشان	کاشان	.	.	۱	.
۱۵۵	۵	۶۳	راج	۱	.
۱۵۶	۶	۶۳	راحت	پیرکون را	دیندال	کاشان	کاشان	زیر بزم اولم	.	۱	.
۱۵۷	۷	۶۳	راحت	پیرکون را	.	کاشان	کاشان	تقصید اهل قریه	.	۱	.
۱۵۸	۸	۶۳	راحت	رام دال	.	کاشان	کاشان	دکتر بخت نور	.	.	.
۱۵۹	۹	۶۳	راضی	دیوان طائی	پایان	کاشان	کاشان	عاشق باغش	کاشان	.	.
۱۶۰	۱۰	۶۳	راقم	بندران	.	کاشان	کاشان	عاشق باغش	دیوان	۵	.
۱۶۱	۱۱	۶۳	رام پرواز	رام پرواز	.	کاشان	کاشان	عاشق باغش	.	۳	.
۱۶۲	۱۲	۶۳	رام چند	رام چند	.	کاشان	کاشان	عاشق باغش	دیوان	۳	.
۱۶۳	۱۳	۶۵	رک	شیو سبک	.	کاشان	کاشان	عاشق باغش	.	۱	.
۱۶۴	۱۴	۶۵	ربط	تغیغی	کاشان	کاشان	کاشان	عاشق باغش	.	۲	.
۱۶۵	۱۵	۶۶	ربط	سبک	کاشان	کاشان	کاشان	عاشق باغش	.	۱	.
۱۶۶	۱۶	۶۶	رحمت	پندت	کاشان	کاشان	کاشان	عاشق باغش	.	۳	.
۱۶۷	۱۷	۶۶	رحمت	لازم	کاشان	کاشان	کاشان	عاشق باغش	.	۳	.
۱۶۸	۱۸	۶۶	رسان	نشدی	کاشان	کاشان	کاشان	عاشق باغش	.	۸	.
۱۶۹	۱۹	۶۶	سبک	دکتر	کاشان	کاشان	کاشان	عاشق باغش	.	۱	.
۱۷۰	۲۰	۶۶	رسوا	رای	کاشان	کاشان	کاشان	عاشق باغش	.	۱	.
۱۷۱	۲۱	۶۷	رسوا	ای	کاشان	کاشان	کاشان	عاشق باغش	.	۲	.
۱۷۲	۲۲	۶۷	رسوا	پندت	کاشان	کاشان	کاشان	عاشق باغش	.	۳	.
۱۷۳	۲۳	۶۷	رشد	رشد	کاشان	کاشان	کاشان	عاشق باغش	.	۱	.
۱۷۴	۲۴	۶۷	رقم	عکس	کاشان	کاشان	کاشان	عاشق باغش	.	۱	.

محمد شاه پادشاه که بعد از این

طیب است بڑی سطح

ردیف	تاریخ	تخلص	نام	ولادت	قومیت	سکن	زمانه	تصفیات	اشعار	کیفیت
۱۷۵	۲۵	۶۶	رند	گلشن	کهنو	کهنو	.	.	۶	شاگرد جرات تھے
۱۷۶	۲۶	۶۶	رند	کرمین	کهنو	کهنو	آجمنی	.	۲	حبیب بھی تھے
۱۷۷	۲۷	۶۷	رنگین	بود لال	کاسکینہ	دھلے	.	سنگا سرتی نظم	۱	.
۱۷۸	۲۸	۶۸	رنگین	نگار لال	کاسکینہ	کهنو	حی القایم	.	۱	.
۱۷۹	۲۹	۶۸	رونق	سہاوی	کایت	کهنو	آجمنی	.	۴	.
۱۸۰	۳۰	۶۸	رونق	گلشن	کاسکینہ	بریل	دہلی کلکری	.	۱	.
۱۸۱	۳۱	۶۶	ریحان	دیکارن	کاسکینہ	کهنو	آجمنی	دیوان نیرنگ	۴۲	.
۱۸۲	۳۲	۷۰	رئیس	بانوخی	.	چرا آباد
۱۸۳	۱	۷۰	زار	گلشن	کاسکینہ	کهنو	آجمنی	تصفیات کا نام	۵	.
۱۸۴	۲	۷۰	زار	نیکو	کاسکینہ	کهنو	آجمنی	افق گلشن	۳	.
۱۸۵	۳	۷۰	زاہد	برجی	برہن	دھلے	حی القایم	.	۵	.
۱۸۶	۴	۷۱	زعفی	پرست	کاسکینہ	کهنو	والیسا	.	۳	.
۱۸۷	۱	۷۱	ساتی	گلشن	کاسکینہ	کهنو	سہارن پور میں	.	۴	.
۱۸۸	۲	۷۱	سالک	گلشن	کاسکینہ	کهنو	موجود	.	۲	.
۱۸۹	۳	۷۱	سایل	گلشن	کاسکینہ	کهنو	برلم پور میں	.	۰	.
۱۹۰	۴	۷۱	سبز	گلشن	کاسکینہ	کهنو	موجود	.	۲	.
۱۹۱	۵	۷۱	سجائند	گلشن	کاسکینہ	کهنو	کابل میں	.	۴	.
۱۹۲	۶	۷۲	سحاب	گلشن	کاسکینہ	کهنو	کابل میں	.	۲	.
۱۹۳	۷	۷۲	سحر	گلشن	کاسکینہ	کهنو	کابل میں	.	۴	.
۱۹۴	۸	۷۲	سحر	گلشن	کاسکینہ	کهنو	کابل میں	ساقیاد	۱۰	.
۱۹۵	۹	۷۲	سحر	گلشن	کاسکینہ	کهنو	کابل میں	.	۱۵	.
۱۹۶	۱۰	۷۳	سمن	گلشن	کاسکینہ	کهنو	کابل میں	معتاد	۱۵	.

ردیف	تاریخ	محل	نام	دولت	قومیت	سکونت	زمانه	تغیفات	اشیاء	کیفیت
۱۹۴	۱۱	۴۳	سرخوز	دولت منگ	کایت	حصه	ایمنانی	.	۱	.
۱۹۵	۱۲	۴۳	سرخوز	لاریو کوند	.	لکهنو	.	.	۱	.
۱۹۶	۱۳	۴۲	سرخوز	بندت خان	کشتری	لکهنو	راوی و ده اقلید	فایز آباد	.	.
۲۰۰	۱۴	۴۲	سردور	لاریک رام	کایت	فتح گزده	فتح آباد میریز	.	۱	.
۲۰۱	۱۵	۴۲	سردور	.	کایت	.	جی بومین	.	.	نام زمین معلوم بود
۲۰۲	۱۶	۴۲	سعد	لاریو الیاد	کایت	اجمیر	جی بومین	.	.	.
۲۰۳	۱۷	۴۲	سعد	لاریو الیاد	کایت	اجمیر	جی بومین	.	۱	.
۲۰۴	۱۸	۴۲	سلیم	لاریو الیاد	.	پهوپال	جماعت ایم	.	۳	.
۲۰۵	۱۹	۴۵	ساجت	لاریو الیاد	کایت	لکهنو	.	.	۵	.
۲۰۶	۱	۴۵	شاد	منشی نوال	دوتی رام	حصه	پشاور میریز	.	۱	.
۲۰۷	۲	۴۵	شاد	منشی نوال	کایت	اجمیر	سرخوز	سرخوز	۳	.
۲۰۸	۳	۴۵	شاد	منشی نوال	.	سهبانچو	.	.	۳	.
۲۰۹	۴	۴۵	شاد	منشی نوال	۱	.
۲۱۰	۵	۴۵	شاد	.	بهرن	.	.	.	۱	.
۲۱۱	۶	۴۶	شاد	منشی نوال	.	حصه	حصه دیوان	.	۱	.
۲۱۲	۷	۴۶	شاد	منشی نوال	.	حصه	.	.	۱	.
۲۱۳	۸	۴۶	شاد	منشی نوال	کایت	لکهنو	بلار میریز	.	۲	.
۲۱۴	۹	۴۶	شاد	منشی نوال	کایت	لکهنو	پنج طرح میریز	.	۵	.
۲۱۵	۱۰	۴۶	شاد	منشی نوال	کایت	لکهنو	پنج طرح میریز	امیر زامرد	۴	.
۲۱۶	۱۱	۴۶	شاد	منشی نوال	کایت	لکهنو	پنج طرح میریز	.	۱	.
۲۱۷	۱۲	۴۶	شاد	منشی نوال	کایت	لکهنو	پنج طرح میریز	.	۲	.
۲۱۸	۱۳	۴۶	شاد	منشی نوال	کایت	لکهنو	پنج طرح میریز	.	۱	.

دیوان در برسد آنها فکر
ای او اب او نمی پوس
فرمود پشاور دیوان میریز

کتاب	جلد	تخلص	نام	ولایت	قومیت	سکونت	زمانہ	تعینات	تعداد	کیفیت
۲۱۹	۱۴	۶۶	خدا دلیل	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	حال ہفتالی	۳	۰	علم فارسی سنسکرت انگریزی
۲۲۰	۱۵	۶۷	شہنشاہ	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	حلی لغت	۳	۰	طبیعت موسیقی اور طرح طرح کی سنسکارت وینیز ہرٹ
۲۲۱	۱۶	۶۸	شاگرد	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	کوشن ہرٹ	۱	۰	کبھی ہرٹ ایک ساز ہی
۲۲۲	۱۷	۶۹	شایان	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	کوشن ہرٹ	۱	۰	تیار ایجاد کیا ہے۔
۲۲۳	۱۸	۷۰	شایان	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	کوشن ہرٹ	۱	۰	
۲۲۴	۱۹	۷۱	شایان	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	کوشن ہرٹ	۱	۰	
۲۲۵	۲۰	۷۲	شایان	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	کوشن ہرٹ	۱	۰	
۲۲۶	۲۱	۷۳	شایان	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	کوشن ہرٹ	۱	۰	
۲۲۷	۲۲	۷۴	شایان	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	کوشن ہرٹ	۱	۰	
۲۲۸	۲۳	۷۵	شایان	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	کوشن ہرٹ	۱	۰	
۲۲۹	۲۴	۷۶	شایان	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	کوشن ہرٹ	۱	۰	
۲۳۰	۲۵	۷۷	شایان	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	کوشن ہرٹ	۱	۰	
۲۳۱	۲۶	۷۸	شایان	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	کوشن ہرٹ	۱	۰	
۲۳۲	۲۷	۷۹	شایان	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	کوشن ہرٹ	۱	۰	
۲۳۳	۲۸	۸۰	شایان	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	کوشن ہرٹ	۱	۰	
۲۳۴	۲۹	۸۱	شایان	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	کوشن ہرٹ	۱	۰	
۲۳۵	۳۰	۸۲	شایان	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	کوشن ہرٹ	۱	۰	
۲۳۶	۳۱	۸۳	شایان	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	کوشن ہرٹ	۱	۰	
۲۳۷	۳۲	۸۴	شایان	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	کوشن ہرٹ	۱	۰	
۲۳۸	۳۳	۸۵	شایان	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	کوشن ہرٹ	۱	۰	

ردیف	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانه	تصفیات	اشعار تعداد	کیفیت
۲۳۹	شکفته	ذوالکمال	ذوالکمال	کاشغری	کهنه	ایرج وطن بزم	.	۰	
۲۴۰	شمسی	شمس	شمس	کاشغری	فرخ آباد	فرخ آباد	داخت شمس	۲	
۲۴۱	شعب	شعب	شعب	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۱۵	
۲۴۱	شمس	شمس	شمس	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۰	
۲۴۲	شکر	شکر	شکر	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۳	
۲۴۳	شور	شور	شور	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۲	
۲۴۵	شور	شور	شور	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۱	
۲۴۶	شوق	شوق	شوق	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۲	
۲۴۶	شوق	شوق	شوق	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۲	
۲۴۷	شوق	شوق	شوق	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۵	
۲۴۸	شوق	شوق	شوق	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۱	
۲۴۹	شوق	شوق	شوق	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۲	
۲۵۰	شوق	شوق	شوق	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۲	
۲۵۱	شیدا	شیدا	شیدا	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۲	
۲۵۲	شیدا	شیدا	شیدا	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۵	
۲۵۳	صداق	صداق	صداق	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۱	
۲۵۴	صداق	صداق	صداق	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۱	
۲۵۵	صبا	صبا	صبا	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۱	
۲۵۶	صبا	صبا	صبا	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۳	
۲۵۷	صبر	صبر	صبر	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۵	
۲۵۸	صبر	صبر	صبر	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۶	
۲۵۹	ضریع	ضریع	ضریع	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۱	
۲۶۰	صفا	صفا	صفا	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۱۵	
۲۶۱	صفا	صفا	صفا	کاشغری	کاشغری	کاشغری	کاشغری	۴	

موسیقی و ساز و آواز بهین یکتا

شاگرد مصحفی

ساز و آواز بهین و ساز و آواز بهین

[illegible]

ردیف	تخلص	نام	دلت	قبیله	سکنت	زمانه	تصفیات	اشعار	کیفیت
۲۸۵	۹۲	عابد	نذری دلال	کایه	قوج	حی القایم	دیوان و عابد کج مخبره ۱۲ اردو و فارسی	۳	
۲۸۶	۹۳	عاجز	نذری دلال	کایه	قوج	حی القایم	.	۵	برادر عابد
۲۸۷	۹۳	عاجز	رای بخت	ایضا	لکهنو	ایضا	.	۱	
۲۸۸	۹۳	عاجز	رای بخت	خیز آباکی	چند و تیان نظم	.	.	۱	
۲۸۹	۹۳	عاجز	سجده	مصلی	.	.	.	۲	
۲۹۰	۹۳	عاجز	زور دلال	کهری	ایضا	.	.	۲	اندام خلص کے پوتے ہیں
۲۹۱	۹۳	عاجز	لار دلال	کایه	مصلی	.	علی غر و مخمر چند منتخب	۲	
۲۹۲	۹۳	عاشق	دلال	فیض آباد	.	.	.	۱	
۲۹۳	۹۳	عاشق	دلال	کشمیری	مصلی	.	.	۱	
۲۹۴	۹۳	عاشق	دلال	کشمیری	مصلی	.	.	۱	
۲۹۵	۹۳	عاشق	دیارام	کشمیری	مصلی	.	.	۱	
۲۹۶	۹۳	عاشق	سدا	سجده	.	انجمنیانی	.	۱	
۲۹۷	۹۳	عاشق	بکلی مبارک	.	.	فتح آباد میں ہیں	.	۱	
۲۹۸	۹۳	عاشق	نجنی ناہار	کشمیری	.	.	.	۲	
۲۹۹	۹۳	عاشق	رام سدا	کشمیری	.	.	.	۱	شاگرد شاعر و نقیر
۳۰۰	۹۳	عاشق	سوامی	سیالکوٹ	.	.	.	۱	
۳۰۱	۹۳	عاشق	دوگر سنگھ	.	فتح پور	.	.	.	
۳۰۲	۹۳	عاشق	پنڈت لال	کشمیری	مصلی	سیرشتی سبک گروہ امیتی تین	دیوان عاشق یاغ عاشق بحر الدرد میں بغاف و چند عبد نامیات	۱۲	
۳۰۳	۹۵	عاشق	کلنک شمس	کایه	عظیم آباد	انجمنیانی	دیوان	۱	مہاراجہ شستا لال کے صاحب عمر می شانی تین
۳۰۴	۱۰۳	عاشق	پنڈت لال	کایه	حصار	جی پور میں	.	.	

ردیف	تاریخ	تخلص	نام	ولایت	نوبت	سکونت	زمانه	تصنیفات	اشعار تعداد	کیفیت
۳۰۵	۲۱	۱۰۳	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	بعد از قتل شاهرود	.	۴	.
۳۰۶	۲۳	۱۰۳	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	۱	.
۳۰۷	۲۳	۱۰۳	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	۱	.
۳۰۸	۲۳	۱۰۳	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	۴	.
۳۰۹	۲۵	۱۰۳	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	۴	.
۳۱۰	۲۶	۱۰۳	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	۴	.
۳۱۱	۲۷	۱۰۳	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	۴	.
۳۱۲	۲۸	۱۰۳	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	۴	.
۳۱۳	۲۹	۱۰۳	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	۱	.
۳۱۴	۳۰	۱۰۳	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	۴	.
۳۱۵	۳۱	۱۰۳	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	۱	.
۳۱۶	۳۲	۱۰۳	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	۱	.
۳۱۷	۳۳	۱۰۵	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	.	.
۳۱۸	۳۴	۱۰۵	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	۶	.
۳۱۹	۳۵	۱۰۵	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	۱	.
۳۲۰	۳۶	۱۰۵	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	۱	.
۳۲۱	۳۷	۱۰۵	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	۲	.
۳۲۲	۳۸	۱۰۵	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	۳	.
۳۲۳	۳۹	۱۰۵	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	۴	.
۳۲۴	۴۰	۱۰۶	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	۳	.
۳۲۵	۴۱	۱۰۶	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	۱	.
۳۲۶	۴۲	۱۰۶	عاصمی	کاشانی	کاشانی	مصلی	کاشانی	.	۱	.

کتاب	تاریخ	تخلص	نام	ولادت	توفیت	سکونت	زمانہ	تصفیات	اشعار تعداد	کیفیت
۳۳۸	۱۰۶	عیدش	عبداللہ	کاکلہ	۰	فرخ آباد	۰	۰	۳	بعد عذر اس سلمان بخودت کے تعلق میں سلمان ہو کر رہی
۳۳۹	۱۰۶	عیدش	رامی	۰	کایتہ	۰	آبجہانی	۰	۳	۰
۳۴۰	۱۰۶	عیدش	پارل	۰	۰	سہارن	۰	۰	۶	۰
۳۴۱	۱۰۶	غافل	راجی	۰	۰	۰	۰	۰	۱	حبابانی میں کیا تھے
۳۴۲	۱۰۶	غافل	بھنگیہ	۰	۰	مراد آباد	اگر وہیں جی میں	۰	۳	۰
۳۴۳	۱۰۶	غالب	خوشی	۰	۰	دہلی	میر میں ہیں	۰	۵	۰
۳۴۴	۱۰۶	غبار	کھیل	۰	۰	بندہ	۰	۰	۱	۰
۳۴۵	۱۰۶	غریب	بھنگیہ	۰	۰	۰	۱۹۳	۰	۰	۰
۳۴۶	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	آبجہانی	۰	۲	۰
۳۴۷	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	زندہ ہیں	۰	۱	۰
۳۴۸	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۴	۰
۳۴۹	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	زندہ ہیں	۰	۱۰	۰
۳۵۰	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۵۱	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۵۲	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۵۳	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۵۴	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۵۵	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۵۶	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۵۷	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۵۸	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۵۹	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۶۰	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۶۱	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۶۲	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۶۳	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۶۴	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۶۵	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۶۶	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۶۷	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۶۸	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۶۹	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۷۰	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۷۱	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۷۲	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۷۳	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۷۴	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۷۵	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۷۶	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۷۷	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۷۸	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۷۹	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۸۰	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۸۱	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۸۲	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۸۳	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۸۴	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۸۵	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۸۶	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۸۷	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۸۸	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۸۹	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۹۰	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۹۱	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۹۲	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۹۳	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۹۴	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۹۵	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۹۶	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۹۷	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۹۸	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۹۹	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴۰۰	۱۰۶	غلام	رام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

ردیف	نام	دولت	قومیت	سکونت	زمانه	تصفیات	اشخاص	کیفیت
۳۵۰	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۵۱	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۵۲	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۵۳	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۵۴	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۵۵	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۵۶	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۵۷	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۵۸	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۵۹	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۶۰	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۶۱	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۶۲	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۶۳	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۶۴	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۶۵	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۶۶	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۶۷	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۶۸	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۶۹	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۷۰	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۷۱	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۷۲	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۷۳	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۷۴	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۷۵	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۷۶	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۷۷	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۷۸	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۷۹	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۸۰	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۸۱	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۸۲	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۸۳	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۸۴	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۸۵	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۸۶	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۸۷	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۸۸	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۸۹	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۹۰	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۹۱	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۹۲	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۹۳	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۹۴	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۹۵	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۹۶	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۹۷	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۹۸	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۳۹۹	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				
۴۰۰	لازمه	لازمه	بسیار	آباد				

نام	دولت	نویس	سکونت	زمانه	تفصیلات	تعداد	کیفیت
گلستان	۱۱۳	۲	۳۴۳	گلستان	۵	۰	۰
گلستان	۱۱۳	۵	۳۴۳	گلستان	۱	۰	۰
گلستان	۱۱۵	۶	۳۴۶	گلستان	۲	۰	۰
گلستان	۱۱۵	۰	۳۴۷	گلستان	۱	۰	۰
گلستان	۱۱۵	۰	۳۴۸	گلستان	۱	۰	۰
گلستان	۱۱۵	۱	۳۴۹	گلستان	۵	۰	۰
گلستان	۱۱۵	۲	۳۵۰	گلستان	۵	۰	۰
گلستان	۱۱۶	۳	۳۵۱	گلستان	۳	۰	۰
گلستان	۱۱۶	۴	۳۵۲	گلستان	۳	۰	۰
گلستان	۱۱۶	۵	۳۵۳	گلستان	۱	۰	۰
گلستان	۱۱۶	۶	۳۵۴	گلستان	۱	۰	۰
گلستان	۱۱۶	۷	۳۵۵	گلستان	۲	۰	۰
گلستان	۱۱۶	۸	۳۵۶	گلستان	۲	۰	۰
گلستان	۱۱۶	۹	۳۵۷	گلستان	۹	۰	۰
گلستان	۱۱۶	۱۰	۳۵۸	گلستان	۲	۰	۰
گلستان	۱۱۶	۱۱	۳۵۹	گلستان	۱	۰	۰
گلستان	۱۱۶	۱	۳۶۰	گلستان	۴	۰	۰
گلستان	۱۱۶	۲	۳۶۱	گلستان	۱	۰	۰
گلستان	۱۱۶	۳	۳۶۲	گلستان	۱	۰	۰
گلستان	۱۱۶	۴	۳۶۳	گلستان	۱	۰	۰
گلستان	۱۱۶	۵	۳۶۴	گلستان	۱	۰	۰
گلستان	۱۱۶	۶	۳۶۵	گلستان	۳	۰	۰
گلستان	۱۱۶	۷	۳۶۶	گلستان	۸	۰	۰
گلستان	۱۱۶	۸	۳۶۷	گلستان	۲	۰	۰

ردیف	تاریخ	نام	دولت	قومیت	محل	زمانه	تعلیمات	تعداد	کیفیت
۳۹۸	۱	مایل	لاهور	کایت	کهنو	.	.	۱	.
۳۹۹	۲	میتلا	لاهور	.	کهنو	الآبادین	.	۲	.
۴۰۰	۳	میتلا	لاهور	.	کهنو	.	.	۲۰	.
۴۰۱	۴	میتلا	لاهور	.	کهنو	.	.	۲	.
۴۰۲	۵	میتلا	لاهور	.	کهنو	.	.	۲	.
۴۰۳	۶	میتلا	لاهور	.	کهنو	الآبادین	.	۱	.
۴۰۴	۷	میتلا	لاهور	.	کهنو	.	.	۱	.
۴۰۵	۸	میتلا	لاهور	.	کهنو	.	.	۱	.
۴۰۶	۹	میتلا	لاهور	.	کهنو	.	.	۲	.
۴۰۷	۱۰	میتلا	لاهور	.	کهنو	.	.	۱	.
۴۰۸	۱۱	میتلا	لاهور	.	کهنو	.	.	۱	.
۴۰۹	۱۲	میتلا	لاهور	.	کهنو
۴۱۰	۱۳	میتلا	لاهور	.	کهنو
۴۱۱	۱۴	میتلا	لاهور	.	کهنو	.	.	۳	.
۴۱۲	۱۵	میتلا	لاهور	.	کهنو	.	.	۲	.
۴۱۳	۱۶	میتلا	لاهور	.	کهنو	.	.	۲	.
۴۱۴	۱۷	میتلا	لاهور	.	کهنو	.	.	۱	.
۴۱۵	۱۸	میتلا	لاهور	.	کهنو	.	.	۹	.
۴۱۶	۱۹	میتلا	لاهور	.	کهنو	.	.	۹	.
۴۱۷	۲۰	میتلا	لاهور	.	کهنو	.	.	۲	.
۴۱۸	۲۱	میتلا	لاهور	.	کهنو
۴۱۹	۲۲	میتلا	لاهور	.	کهنو	.	.	۱	.
۴۲۰	۲۳	میتلا	لاهور	.	کهنو	.	.	۱	.
۴۲۱	۲۴	میتلا	لاهور	.	کهنو	.	.	۱	.

میتلا شاه باوخواه کی محمد
میتلا بڑی ایریز کاندھی

ردیف	تخلص	نام	ولدیت	توفیت	سکونت	زمانه	تقیقات	اشعار	کیفیت
۳۲۲	۲۵	۱۲	شقایق	مفتی غلام	سجده			۲	۱
۳۲۳	۲۶	۱۳	شقایق	لاله بیدار	فخرالد			۳	۲
۳۲۴	۲۷	۱۴	شقایق	لاله بیدار	دهلی	اکبر آباد		۳	۳
۳۲۵	۲۸	۱۵	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۵	۴
۳۲۶	۲۹	۱۶	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۹	۵
۳۲۷	۳۰	۱۷	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۶
۳۲۸	۳۱	۱۸	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۱	۷
۳۲۹	۳۲	۱۹	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۲	۸
۳۳۰	۳۳	۲۰	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۱	۹
۳۳۱	۳۴	۲۱	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۱	۱۰
۳۳۲	۳۵	۲۲	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۱	۱۱
۳۳۳	۳۶	۲۳	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۱	۱۲
۳۳۴	۳۷	۲۴	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۱	۱۳
۳۳۵	۳۸	۲۵	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۱۴
۳۳۶	۳۹	۲۶	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۱۵
۳۳۷	۴۰	۲۷	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۱۶
۳۳۸	۴۱	۲۸	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۱۷
۳۳۹	۴۲	۲۹	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۱۸
۳۴۰	۴۳	۳۰	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۱۹
۳۴۱	۴۴	۳۱	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۲۰
۳۴۲	۴۵	۳۲	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۲۱
۳۴۳	۴۶	۳۳	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۲۲
۳۴۴	۴۷	۳۴	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۲۳
۳۴۵	۴۸	۳۵	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۲۴
۳۴۶	۴۹	۳۶	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۲۵
۳۴۷	۵۰	۳۷	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۲۶
۳۴۸	۵۱	۳۸	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۲۷
۳۴۹	۵۲	۳۹	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۲۸
۳۵۰	۵۳	۴۰	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۲۹
۳۵۱	۵۴	۴۱	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۳۰
۳۵۲	۵۵	۴۲	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۳۱
۳۵۳	۵۶	۴۳	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۳۲
۳۵۴	۵۷	۴۴	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۳۳
۳۵۵	۵۸	۴۵	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۳۴
۳۵۶	۵۹	۴۶	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۳۵
۳۵۷	۶۰	۴۷	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۳۶
۳۵۸	۶۱	۴۸	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۳۷
۳۵۹	۶۲	۴۹	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۳۸
۳۶۰	۶۳	۵۰	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۳۹
۳۶۱	۶۴	۵۱	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۴۰
۳۶۲	۶۵	۵۲	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۴۱
۳۶۳	۶۶	۵۳	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۴۲
۳۶۴	۶۷	۵۴	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۴۳
۳۶۵	۶۸	۵۵	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۴۴
۳۶۶	۶۹	۵۶	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۴۵
۳۶۷	۷۰	۵۷	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۴۶
۳۶۸	۷۱	۵۸	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۴۷
۳۶۹	۷۲	۵۹	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۴۸
۳۷۰	۷۳	۶۰	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۴۹
۳۷۱	۷۴	۶۱	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۵۰
۳۷۲	۷۵	۶۲	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۵۱
۳۷۳	۷۶	۶۳	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۵۲
۳۷۴	۷۷	۶۴	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۵۳
۳۷۵	۷۸	۶۵	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۵۴
۳۷۶	۷۹	۶۶	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۵۵
۳۷۷	۸۰	۶۷	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۵۶
۳۷۸	۸۱	۶۸	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۵۷
۳۷۹	۸۲	۶۹	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۵۸
۳۸۰	۸۳	۷۰	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۵۹
۳۸۱	۸۴	۷۱	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۶۰
۳۸۲	۸۵	۷۲	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۶۱
۳۸۳	۸۶	۷۳	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۶۲
۳۸۴	۸۷	۷۴	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۶۳
۳۸۵	۸۸	۷۵	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۶۴
۳۸۶	۸۹	۷۶	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۶۵
۳۸۷	۹۰	۷۷	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۶۶
۳۸۸	۹۱	۷۸	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۶۷
۳۸۹	۹۲	۷۹	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۶۸
۳۹۰	۹۳	۸۰	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۶۹
۳۹۱	۹۴	۸۱	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۷۰
۳۹۲	۹۵	۸۲	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۷۱
۳۹۳	۹۶	۸۳	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۷۲
۳۹۴	۹۷	۸۴	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۷۳
۳۹۵	۹۸	۸۵	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۷۴
۳۹۶	۹۹	۸۶	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۷۵
۳۹۷	۱۰۰	۸۷	شقایق	لاله بیدار	سجده	بجانب		۳	۷۶

ردیف	تاریخ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکنیت	زبانہ	تقیقات	اشعار تعداد	کیفیت
۲۱۵	۴۸	۱۳۳	منشی عجمی			زند آباد	آجھانی	-	۱	۵۰
۲۱۶	۴۹	۱۳۴	منشی ہوجہ		کایت	جھلی	ایضا دیوان شایع	-	۱۸	
۲۱۷	۵۰	۱۳۵	منشی بابا کھنڈ			بنارس	پرسنہ دار بول راج کھنڈ	-	۳	
۲۲۰	۵۱	۱۳۶	منشی کریم لال		کایت	زند آباد	حمی القام	-	۲	شاگرد شاہ نصیر
۲۲۱	۵۲	۱۳۷	منعم مولیٰ لال					-	۲	
۲۵۰	۵۳	۱۳۸	منعم کمال		کایت	جھلی		-	۱	
۲۵۱	۵۴	۱۳۹	منشی شاد کمال		کایت	کھنڈ	پرسنہ دار بول قضا	-	۲	
۲۵۲	۵۵	۱۴۰	سوجی موہی ام		کایت	کھنڈ	آجھانی دیوان	-	۹	ناظم عظیم آباد
۲۵۳	۵۶	۱۴۱	مزدون مہاراج		کایت	جھلی	ایضا دیوان سری	-	۱	
۲۵۴	۵۷	۱۴۲	مزدون پتھر سنگھ		کایت	جھلی	آجھانی	-	۱	
۲۵۵	۵۸	۱۴۳	نورین بڈھو		برہمن			-	۱	
۲۵۶	۵۹	۱۴۴	مہاراج راجہ لال					-	۱	دیوان نوای رحمت خان کپورتہ
۲۵۷	۶۰	۱۴۵	مہجور منشی بھوپال		نیشتری	جھلی	آجھانی	-	۱۶	نیشتری اجنٹی راجپوتانہ
۲۵۸	۶۱	۱۴۶	مہجور لالی		سرہند			-	-	
۲۵۹	۶۲	۱۴۷	مہجور منشی جلال					-	۲	
۲۶۰	۶۳	۱۴۸	مصر مصرچند			فرخ آباد		-	۱	
۲۶۱	۶۴	۱۴۹	منشی شاد کمال		کایت			-	۴	
۲۶۲	۱	۱۵۰	منشی شاد کمال		کایت	جھلی	آجھانی	-	۶	خندہ دیوان نورین بڈھو کاپورتہ کاپورتہ
۲۶۳	۲	۱۵۱	منشی شاد کمال		کایت	جھلی	کوالیابن	-	۳	کاپورتہ کاپورتہ کاپورتہ
۲۶۴	۳	۱۵۲	منشی شاد کمال		کایت	جھلی	کوالیابن	-	۱۲	کاپورتہ کاپورتہ کاپورتہ
۲۶۵	۴	۱۵۳	منشی شاد کمال		کایت	جھلی	کوالیابن	-	۱۲	کاپورتہ کاپورتہ کاپورتہ
۲۶۶	۵	۱۵۴	منشی شاد کمال		کایت	جھلی	کوالیابن	-	۱	کاپورتہ کاپورتہ کاپورتہ

ردیف	نام	ولایت	قومیت	سکونت	زمانه	تقیقات	اشخاص	کیفیت
۱	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۲	۱
۲	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۳	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۴	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۵	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۶	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۷	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۸	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۹	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۱۰	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۱۱	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۱۲	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۱۳	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۱۴	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۱۵	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۱۶	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۱۷	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۱۸	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۱۹	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۲۰	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۲۱	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۲۲	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۲۳	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۲۴	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۲۵	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۲۶	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۲۷	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۲۸	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۲۹	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱
۳۰	سوال	تهران	لکبری	تهران	تهران	تهران	۱	۱

ردیف	تاریخ	تخصص	نام	ولدیت	نوبت	سکونت	زمانه	تصفیات	اشیا تعداد	کیفیت
۲۹۱	۳۰	۱۳۳	نور	بنی مده	لاچند	بسال	دلی مین برین	.	۳	.
۲۹۲	۳۱	۱۳۵	تهال	سپاس	لاچند	میرخ	.	.	۱	.
۲۹۳	۳۲	۱۳۵	تهال	بنال چید	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	۳	لاچند
۲۹۴	۳۳	۱۳۵	نیاز	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	۱	.
۲۹۵	۳۴	۱۳۵	نیاز	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	۴	.
۲۹۶	۳۵	۱۳۵	نیاز	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	۲	.
۲۹۷	۱	۱۳۵	وامفت	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	۱	.
۲۹۸	۲	۱۳۵	وامفت	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	۵	.
۲۹۹	۳	۱۳۵	وامفت	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	۱	.
۵۰۰	۴	۱۳۶	وال	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	۲	.
۵۰۱	۵	۱۳۶	وامفت	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	۱	.
۵۰۲	۶	۱۳۶	وامفت	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	۱	.
۵۰۳	۷	۱۳۶	وامفت	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	۱	.
۵۰۴	۸	۱۳۶	وامفت	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	۲	.
۵۰۵	۹	۱۳۶	وامفت	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	۱	.
۵۰۶	۱۰	۱۳۶	وامفت	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	۳	.
۵۰۷	۱۱	۱۳۶	وامفت	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	۲	.
۵۰۸	۱۲	۱۳۶	وامفت	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	۲	.
۵۰۹	۱۳	۱۳۶	وامفت	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	۲۰	.
۵۱۰	۱۴	۱۳۶	وامفت	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	۲۵	.
۵۱۱	۱۵	۱۳۶	وامفت	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	لاچند	۲۹۹	.

نوع	نمبر	تخلص	نام	دولت	نویس	سکونت	زمانه	تقیقات	اشیاء	کیفیت
۵۱۳	۱۶	۱۳۱	ولی	ولی ارام	۰	کایت	ن. ایچ	-	۲	
۵۱۳	۱	۱۳۴	برجه	برجه	برجه	دلی		دولان برجه	۳	
۵۱۲	۲	۱۳۵	مست	مست	مست	بیانی			۱	
۵۱۵	۳	۱۳۵	مست	مست	مست	کایت	مست	دوست	۹	
۵۱۶	۴	۱۳۵	مست	مست	مست	ارایا	مست		۳	
۵۱۷	۵	۱۳۵	مست	مست	مست	مست	مست	مست	۵	
۵۱۸	۶	۱۳۵	مست	مست	مست	مست			۵	
۵۱۹	۷	۱۳۶	مست	مست	مست	مست			۳	
۵۲۰	۸	۱۳۶	مست	مست	مست	مست	مست	مست	۳	
۵۲۱	۹	۱۳۶	مست	مست	مست	مست	مست	مست	۳	
۵۲۲	۱	۱۳۶	مست	مست	مست	مست	مست	مست	۱	
۵۲۳	۲	۱۳۶	مست	مست	مست	مست	مست	مست	۱	
۵۲۴	۳	۱۳۶	مست	مست	مست	مست	مست	مست	۲	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلبل شیراز را ترا انداختا گلستان
 برین باغی طویان بند بیتی واریان
 گویان فارسی شیرین شال سجد
 چو بند برین بر زری دہ میں کیا

شالیقین سخن کو شہرہ ہو کہ یہ ہر دو سر احصہ مذکورہ الشعر اے ہر دو کا ادبی خدمتیں پیش کیا جاتا ہے اور
 مزلوف کا مقصد اسکی تالیف کی سولے بقاع نام بنائے جس کے اوپر کہہ ہیں ہے ہندو کی فارسی شاعری کا احوال اور
اول حصہ میں جو الفلم ہو چکا ہے اور اس جلد میں ادبی اردو شاعری کا بیان ہے اول اردو شاعر ہندو
 میں نشی ولی رام دلی تخلص تو م کا تہہ ہوئے ہیں یہ حضرت شاہجہان بادشاہ کے عہد میں تھے اوکے بعد
 اسے اند رام تخلص اور عمار احمد رام ازین موزون نے اس شاعری کو کچھ وسعت دی مگر جو ترقی اور صہنری اسکی
 اسے سر سیکھ دیوانہ اور کا کا جی پر واند کی ذات کی ہوئی وہ بہت عجیب اور لاثانی تھی کیونکہ اسے سر سیکھ دیوانہ
 تو اپنی استاد سی سے اسکا اثر کو بذریعہ اپنے شاگردوں کے کہ از بخل ایک جہز علی حسرت جہان قلند بخش جرات
 کے استاد تھے دور دور ہو چکا اور کا کا جی پر واند نے اپنی قدردانی اور فیاضی سے اسکی مرئی گری کی پھر تو
 یہاں تک نے بت ہو چکی کہ اسکا جابجا رواج ہو گیا اور دلی و کلہنودو بڑے مرکز اس کے قراہے جہان بادشاہوں
 کی سرپرستی اور صلہ بخشی سے بڑے بڑے استاد اہل زبان پیدا ہوئے جنکی بحر طرازی اور نکتہ پروازی سے اردو
 کی شاعری نے وہ فروغ پایا کہ تمام ہندو تاجین اسکا آفتاب بھج اقبال پر چکا ہوا اور گمانوں تک کے لوگ مثل ذروں
 کے اس کے جال بالکال اور نر لایزال سے فیض پائے ہوئے ہیں چنانچہ آج صرف ہندو میں بہت ایسے
 شاعر شیوا زبان موجود ہیں کہ جنکی شاعری کو ہندو اور مسلمان دونوں پسند کرتے ہیں بہلا کون ایسا ہو گا جو قصہ

جو بہ رحمت و کفار اور دہسی وغیرہ کے دلکش اور پسند شدہ کو شکر دادندے کا ہراس بیان کو زیادہ
 طول دینا نہیں چاہتے ناظرین اس کے چکر خود دیکھ لیں گے کہ نہ کہ مشک آنت کہ خود بوی نہ کہ گھٹار گویہ بیان
 آتنا ضرور ہے کہ مسلمانوں کی نسبت ہماری قوم میں عمدہ شاعروں کی تعداد کم ہے سبب اس کا یہ ہے کہ چاس
 برس قبل تو ہماری قوم کے لوگ معاش کی ضرورت سے اردو کی نسبت فارسی کو زیادہ پسند کرتے تھے اور اب
 انگریزی بہت پسند کرتے ہیں پس اردو کی شاعری جقدر ان چاس برسوں میں ہم لوگوں کے اندر فروغ ہوئی
 گو کافی بنتی پر ہند تو ضرور تھی کہ چاس برس قبل جو مسلمانوں کا خیال ہندوؤں کی اردو شاعری اور زبان دانی
 کی نسبت تھا وہ اس سے بہت کچھ بدل گیا تھا یا تو ان کے دل میں ان کا خیال رائے خان نے اپنی کتاب میں بیان
 کے کلام کو خالی از مضاحت کھا لیا کہ مرزا غالب جیسے دوست و مسلم المشرت نے ہندو و یا شکر کی
 شتوی گلزار نسیم کو بلاغت کہا اور نسیم کے بعد جو نامی ہندو شاعر ہوئے فصیح بھی تھے اور بلیغ بھی -
 اس مجموعہ میں پانچویں شاعروں کا کلام ہے گو قیاس چاہتا ہے کہ یہ تعداد باعتبار کثرت اور یاقوت علم و فضل
 ہندوؤں کے جو کج دیکھنے میں آتی ہے بہت کم ہے کیونکہ اس سے زیادہ تو اس وقت ہندو شاعر موجود ہوں گے
 لیکن جب صرف اہدق کی سخت تلاش اور شوریابی پر خیال آتا ہے تو بے اختیار یہ شعرا زبان حال سے
 نکل جاتے ہیں۔ یوں اگر اردو کو چھوٹی اور ہندو دیکھا جائے گا تو کوئی ٹکڑا اٹھایا ہر شاعر کے خاندانی حالات
 اور اس کی تصنیفات کی تحقیقات جہاں تک ممکن تھا کی گئی اور پھر یہی جو باقی رہ گئی وہ باقی ہے بشرط دریافت طبع
 میں شامل کر دی جائیگی۔ اخیر میں ہم اردو علم و دست محض خیر اور سراپا کرم شخاص کے نام کہ جنہوں نے اس
 نسخہ خود پر اپنی تالیف میں انسانی ادب میں بہادری کی بالائے شکوری کہتے ہیں اور اس دیباچہ کو اردو کے ذخیرہ خیر
 کرتے ہیں اور وہ نام نامی یہ ہیں -
 منشی کیوں رام صاحب بیار قوم کا بیہ مدرسہ چاند پور - منشی رامے جواہر سنگھ صاحب جوہر لکھنوی -
 منشی گوگل برٹا صاحب رہا ہندہ کا پور - لالہ لال بہادر صاحب زخمی سکھ کا پور - منشی
 اندر من صاحب مراد آباد - ٹکڑا کلاب سنگھ صاحب مشتاق اور سیر نہر جنم - منشی شکر دیال صاحب
 فرحت لکھنوی - منشی دیو کی نندن صاحب ہندو ہندہ اک آباد - منشی لچھی زاین صاحب
 آذر سکھ ٹونک - ہندو بشت شتر ناعہ صاحب بصیر دہلوی - ہندو جانی ناعہ صاحب اعظم
 محکمہ اہل ریاست جوہر پور -

آخر تخلص لالہ رگبہر دیال ہندو ہندہ اور حال معلوم نہیں یہ شعر ان کا ہے -

گلہنہر ہے ہندو تو دیر یا تیر گلہنہر
 اگر تیری طرح گلشن میں گر میر صاحب ہوتا

آؤر - مخلص لالہ بھی نرائن خلف لالہ سرسکھہ کے قہر کا تہہ سنا سنہ سنہ ٹونک راتم تذکرہ کے مرتبہ دارن سے بن اور انہوں نے اصلاح مولوی سید محمد احمد مخلص سے لی جو کہ کسی کسی مذہب کو کسی اپنا کلام و کھلا باکر شور و غوغا بھی مقرر کر دیا۔

نایاب دلی مرزا درویش	جادوگر کچھڑو کو فوجی	میری تیغ ابرو کا ایا عالم	میری تیغ ابرو کا ایا عالم
ایک تار گریبان سرور	عشق رستا نہیں دیا	نامہ شوق ایک فتنہ	سرس اور جانے گا کوثر کا
نہیں مومن خانی خدیو	کہیں شیعہ خرمیا و گردون	کچھ عدم کی خبر نہیں آتی	کرا شکون طوٹا اور چاہتا

آؤر - مخلص نڈت جلالہ شاہ بر جاشی ولد غشی نڈت نشن جڈان کشنڈ بن ہنٹا من خلف تارم مہر من کشمیری سن ۱۹۱۱ میں کلکتہ جاشی ہوئے عرصہ تک تھرا کے کووال اور تحصیلدار رہے تھی اور پھر دینا کے جوہر کا خطہ ایک بیج میں گوشہ یکیشیے تھی۔ کہتے ہیں کہ ان کو حبس نفس اور شغل تصفیہ قلب خور و شغف خیزی حاصل ہو گئی تھی چنانچہ اوہنہاں پہنچنے میں ایک ساعت اور باخیم پہلے ہی تادی تہی وہ شاعر ہی تھے اور دود فاری میں شعر کہتے تھے فارسی کلام نوا و کھاندہ سیا لالشعرا میں ہنود میں درج ہو چکا ہے اور اردو میں **سراچی** دنیا میں غم عورت سے چھو

عجبی میں بے نصیب سے چھو	ہر جہاں فکر شکستے دم و خال	عزم ترین فکر شش چھو
-------------------------	----------------------------	---------------------

آرام - مخلص کہن لال قوم کا تہہ ہشندہ دہلی ایک مرد کی من اور پھر شعرا کی انکار نادر سے ہے۔

آرام - مخلص یکم ناخہ لکھتری ہشندہ دہلی تیر اندازی خوشنویس میرا پادخل کہتے تھے اور صاحب دیوان گزیرین شہزاد کا

تو ان کہنوں کی نکلتا ہی را	دل کا خوار اچھلتا ہی را
----------------------------	-------------------------

آزار - مخلص رام شاہ ہشندہ دہلی جو بعد تحصیل علم اندھے ہو گئے تھے کرفن شعر میں بڑی مصروف تھے چنانچہ ہشندہ شعرا کا اونکی روشن سواد کی علم شہرہ ال ہے۔

انہوں بے تری طرنگہ اور	لو جہاں سے وضع تہ اور
------------------------	-----------------------

آزار - مخلص لالہ جلالہ شاہ درخ آبادی لکھتری۔

شغف بے تری طرنگہ اور	ابھی کیا گم ہو صبا کی دیا
----------------------	---------------------------

آسان - مخلص لالہ سحر رام ہشندہ لکھتری آبادی ہشندہ شاعر تھے تیر اندازی میں سحر کا ذکر کوئی کلام انہیں تھا۔

اشقت - مخلص گلاب سنگھ لکھتری شاہ جہان آبادی عین عالم شباب اور ایام خواستگی میں خبر عشق کے شہبہ آہر اس مرض املا میں ابنا سر کاٹ کر مر گئے مرزا قادر بخش صاحب مخلص شاہزادہ دہلی اپنی کتاب بھٹان سخن میں لکھتی ہیں کہ ادھی مرگ کو پھینک برس گزرسے مگر تیک دنوں پر وہ صد مرتبہ زہر ہے یہ چہند شعر

ادب کو جو ہم پہنچے تو پہنچ نہ کرے کون سے کون سے کون سے کون سے	ادب کو جو ہم پہنچے تو پہنچ نہ کرے کون سے کون سے کون سے کون سے	ادب کو جو ہم پہنچے تو پہنچ نہ کرے کون سے کون سے کون سے کون سے
ادب کو جو ہم پہنچے تو پہنچ نہ کرے کون سے کون سے کون سے کون سے	ادب کو جو ہم پہنچے تو پہنچ نہ کرے کون سے کون سے کون سے کون سے	ادب کو جو ہم پہنچے تو پہنچ نہ کرے کون سے کون سے کون سے کون سے
ادب کو جو ہم پہنچے تو پہنچ نہ کرے کون سے کون سے کون سے کون سے	ادب کو جو ہم پہنچے تو پہنچ نہ کرے کون سے کون سے کون سے کون سے	ادب کو جو ہم پہنچے تو پہنچ نہ کرے کون سے کون سے کون سے کون سے

اس وقت - مخلص نیت امرنا تھ شیریں شاکر تویر ایک مرد لوجوان و بڑے خوش فکری غدر سے پہلو
دہلی میں تھے تھم گرات لاہور میں کسی علاقہ پر ممتاز زمین کلام الکامات کا لکھو اور پتھنوں سے وارنہ لایا کہ
انہوں نے موت کچھ کہا ہے کہ کچھ جتنے ہتھار دے کے ایک ہتھار سے لکھو سب یہاں لکھے جاتے ہیں -

غیر مکر سے کچھ ہوا دیکھو کون سے کون سے کون سے کون سے	غیر مکر سے کچھ ہوا دیکھو کون سے کون سے کون سے کون سے	غیر مکر سے کچھ ہوا دیکھو کون سے کون سے کون سے کون سے
غیر مکر سے کچھ ہوا دیکھو کون سے کون سے کون سے کون سے	غیر مکر سے کچھ ہوا دیکھو کون سے کون سے کون سے کون سے	غیر مکر سے کچھ ہوا دیکھو کون سے کون سے کون سے کون سے
غیر مکر سے کچھ ہوا دیکھو کون سے کون سے کون سے کون سے	غیر مکر سے کچھ ہوا دیکھو کون سے کون سے کون سے کون سے	غیر مکر سے کچھ ہوا دیکھو کون سے کون سے کون سے کون سے

آگہ - پندت جوالا تھ غلف و تارام کہن فارسی ہی کہتے ہیں اور کلکتہ میں رہتے ہیں -

جان جانی بڑے پناہوں پڑا ادب کو جو ہم پہنچے تو پہنچ نہ کرے	جان جانی بڑے پناہوں پڑا ادب کو جو ہم پہنچے تو پہنچ نہ کرے	جان جانی بڑے پناہوں پڑا ادب کو جو ہم پہنچے تو پہنچ نہ کرے
--	--	--

اشتر - پندت زنجن تھ غلف و تارام کہن فارسی ہی کہتے ہیں اور کلکتہ میں رہتے ہیں -

کریم حنفیہ تھ غلف و تارام کہن فارسی ہی کہتے ہیں اور کلکتہ میں رہتے ہیں -	کریم حنفیہ تھ غلف و تارام کہن فارسی ہی کہتے ہیں اور کلکتہ میں رہتے ہیں -	کریم حنفیہ تھ غلف و تارام کہن فارسی ہی کہتے ہیں اور کلکتہ میں رہتے ہیں -
--	--	--

اس - مخلص نیت امرنا تھ شیریں شاکر تویر ایک مرد لوجوان و بڑے خوش فکری غدر سے پہلو

کریم حنفیہ تھ غلف و تارام کہن فارسی ہی کہتے ہیں اور کلکتہ میں رہتے ہیں -	کریم حنفیہ تھ غلف و تارام کہن فارسی ہی کہتے ہیں اور کلکتہ میں رہتے ہیں -	کریم حنفیہ تھ غلف و تارام کہن فارسی ہی کہتے ہیں اور کلکتہ میں رہتے ہیں -
--	--	--

پندت جوالا تھ غلف و تارام کہن فارسی ہی کہتے ہیں اور کلکتہ میں رہتے ہیں -

اولیٰ آفرنگ ایک ہی قافیہ میں کتاب ختم ہے اور پھر لطف پیہ کہ لطف شاعری ہاتھ سے نہیں جانے پایا یہ چند شعور کے دیباچہ سے منتخب ہیں۔

اوس فرات کی گویا گویا کہ جس کا کہ نہیں دم توں کی ریا	کہ کھینچے نام کس کا کہا پنی عین	تیرے تیری تیرے تیری تیرے تیری
کرنی میں مقامات میں ہی طرفہ لاف	سنگر کوئی کوئی طرفہ ہے بدالی	پراکسی صفت جہاں کی کوئی
گود پنی چوہنودی بھلی گالی	عین توں کا گلی تم خج میں آئی	

احقہ - تخلص بلد پور شاہ دل بہا سکھ راسے فرخ آبادی اور حال معلوم ہوا یہ شعر اور کلام ہے۔

فرق بادیں میں جھفتا توئی اگر کیرا تخت نکل ہو دنا ہو کورا اگر باقیں دنا تو دین کا پی تاملتا کیا بات کرو اور صبر نہ ہو کورا

اس - تخلص گرداری اصل بن رام دیاں کتہہ کہری سری بشت ساکن ہر شہر ضلع اکرام الملو حکمہ کلکڑی لکھنؤ انہوں نے سداناں جہر کا سمیٹا میں نظم ترجیح ہے اور منظوم فرخ نام کہا ہے یہ چند شعراؤں کے اور سے منتخب کئی جاتی ہیں جسے اونکی ناکر خیالی دشمن یا بی ثابت ہے۔

کر ہتا تہاں امان ایک بہن	برنگ گل جہاں پاکد سن	گلستان شاد و کتاہد گل
زبس تہاں بوسہ کسا ساز	خارہ ساختا خانی تہاں	سراپا شکل سوزن تہاں
	بہاں تک پہنچ تہاں	اگر کہنا تھا فقط ایک تار تار

سہارا و صفت پیچہ

گوارا مثل آب زند گانی	کر شکر شرم سے ہو جکے پانی	خبار راہ سے دھویا بدن کو
		اور دواتن سے خالی ہر من کو

ارمان - تخلص راجہ جی متیرہ راجہ نمبر شاکر دھانڈا اکرام محمد ضمیمہ حوالی شہر کلکتہ میں بمقام سونتری شہر بن اور پورن ایک تذکرہ ہی اردو کے شاعر دن کا نام ہے یہ دو شعر اس کے ہیں۔

کام اپنا دیکھو بھی میری جان	تن سو جان کھلی گرو لکانا	ات پیرا کیرا ناموں کیون کو
		چوہن کیا جھفتا میری ذات کی

اظہر - منشی جگناتھ غلط منشی گرداری اصل شاکر دھانی صاحب جوہر تخلص پہلے چواؤنی چکرتہ میں بعد وہ سب اور کسے ملازم تھے بعد شہر شہر تعلیم چمچ منشی سکول کلکتہ میں ملازم ہو کر وہیں امتحان منشی لاہور یونیورسٹی کا کالم کاپس کیا اور اب بھی لاہور میں ہی مقیم ہیں اور شعر خوب کہتے ہیں۔

یہ کہتے ہیں سوا ایداراں	سر سوادے لطف حسیناں	در حسن خطاں کیا کہ پر عشق
نطق سے میرے طبع عاشق زار	شہر حیاں ضنون ہر زحسیناں	دور کہا تہاں نہ کوئی لائے
چاہا کہ کب دلدار کی کہ کو تو تھم	اور مضمون سے اور اجاں ہی لہر کاغذ	اور نام حسن کی کہ کو کس طرح

افق - تخلص منشی دارا کپڑا دلہنوی غلط منشی پورن چند مالک طبع و اجازت عالی نوجوان خوش فکر

اور عالی طبیعت میں علم انگریزی و فارسی میں طاق اور طرح سخن میں شیخ ناسخ اور خواجہ وزیر کے پیر و شاگرد منشی
 شکر دیال زحمت -
 بہار شاہ جاک پر کف پناہ میں
 حبیب جاک پر کف پناہ میں
 در غلط صند پر چڑھنے، غلط
 در عشق پناہ کی جویر و صدف
 بہر لوگنا کار او چر گیا کلام ہو گیا
 تفسیر سے اگے لیا کرتے ہیں
 خال پر کر دودھ برکا ہو گئیں
 او چار کھینچے ہیں چار کھینچے
 تہ بی بی دلیہ دیا کی لینے
 کر دیکھ کر چشم دیا جان

ہر شاہ جاک پر کف پناہ میں
 حبیب جاک پر کف پناہ میں
 در غلط صند پر چڑھنے، غلط
 در عشق پناہ کی جویر و صدف
 بہر لوگنا کار او چر گیا کلام ہو گیا
 تفسیر سے اگے لیا کرتے ہیں
 خال پر کر دودھ برکا ہو گئیں
 او چار کھینچے ہیں چار کھینچے
 تہ بی بی دلیہ دیا کی لینے
 کر دیکھ کر چشم دیا جان

ہر شاہ جاک پر کف پناہ میں
 حبیب جاک پر کف پناہ میں
 در غلط صند پر چڑھنے، غلط
 در عشق پناہ کی جویر و صدف
 بہر لوگنا کار او چر گیا کلام ہو گیا
 تفسیر سے اگے لیا کرتے ہیں
 خال پر کر دودھ برکا ہو گئیں
 او چار کھینچے ہیں چار کھینچے
 تہ بی بی دلیہ دیا کی لینے
 کر دیکھ کر چشم دیا جان

ہر شاہ جاک پر کف پناہ میں
 حبیب جاک پر کف پناہ میں
 در غلط صند پر چڑھنے، غلط
 در عشق پناہ کی جویر و صدف
 بہر لوگنا کار او چر گیا کلام ہو گیا
 تفسیر سے اگے لیا کرتے ہیں
 خال پر کر دودھ برکا ہو گئیں
 او چار کھینچے ہیں چار کھینچے
 تہ بی بی دلیہ دیا کی لینے
 کر دیکھ کر چشم دیا جان

افکار - شخص شہسہ اندر سب چٹکا چلے اسے بدوں کشن آنری جیٹریٹ مراد آبادان کا قلعہ تاریخ دیوان
 وقار سلطوبہ ۱۲۹۱ ہجری میں درج ہے -

اکبر - تخلص رام دین قوم گجراتی ابن بھگوان دین آدمی ذی لیاقت بہن مگر ولد اور مکن اور نا معلوم
 مندرجہ ذیل تاریخ ہائے جنگ روم و روس کی تعینات سے بہن -

دکھن میں تاج و اخبار بہن	بہر بی بی بھان مل عباد	امی صدائے بیجا اکبر رسال	ہو تمام قہر کا قوم جادو
--------------------------	------------------------	--------------------------	-------------------------

ایضا صحیحہ امین اخبار و شہسہ در معراج العلوب ۲۰۲۰ ہجری شمس

دیکھتے ہیں تاج و اخبار بہن	رو میں روم کو غارت کیا	قتل کیے مرد مسلمان تمام	عورتوں سے کئے بہن دیکھی نا
لکھتے ہیں حال کرانی بہر شہر	ظلم بہن اسلام پر پایہ برلا	روح خلیہ کیا بہر سال	خاتمہ روم پر ہو گیا

الف

لوگ لکھتے ہیں صلیب عیان	سب بادشاہ کے دشمن	آپلہ روم لڑی ہو حصہ ہو	سلطان ہندوستان سواکان
باقی تمام باتہ انتظام بہن	اجا شاہ ہندوستان	لوگوں نے اس کی جان داؤدا	سلطان طبع قیصر ہندوستان

جنگ شہسہ مارچ ۱۲۹۱ ہجری شمس

چو بی جاویں بہن کو کھل	نظر روم کو کار و سیاہ	کھاہو گیا کار و سیاہ	۱۲۹۱
------------------------	-----------------------	----------------------	------

	<p>تاریخ گریخت غازی احمد مختار پاشا جو بہاؤ شاہ مختار پاشا غازی لایا گیا تھا اس کا سرخ غازی تہ پہنا</p>	
اور	<p>الفت - مخلص سنگل سین قوم کا تہہ سکنہ عظیم آباد جنہوں نے دہلی میں آکر جرات سے اصلاح لی تھی اور ان کے اس شعر سے مترشح ہوتا ہے کہ اپنی طبیعت کہتے تھے - ہر قدم پر پائے گئے تھے ہر گام میں کیا کہیں گے جاگے شام ہر جاگے</p>	اور
اور	<p>الفتی - راجہ پارسہ لال عظیم آبادی ولد راجہ سکنہ جی عظیم آباد کے مشہور صوبہ دار راجہ رام نرائن موزوں مخلص کے وارث ہیں اور پیش عظم اوس کا تہہ کہیں غازی ہی کہتے ہیں اور اردو میں ہی داؤد سخن کہتے ہیں خانیجہ شہزادہ کا دیکھی کلام کی صفائی کا عمدہ نمونہ ہے - خاکساری سے شال غرض با جھگڑا بیٹے دہن کے ہوتے</p>	اور
اور	<p>امانت مخلص کے امانت راسے جو محلہ دربر واقع دہلی میں رہتے تھے اور حال اوتھا معلوم ہوا شاید یہ وہی تھے ان کے ہون کہ جنہوں نے رام نرائن اور بھاگوت کا فارسی منظوم ترجمہ کیا ہے - انشرفین ہلا دلاؤ زما میر تو بھو اٹھ تو خیر تیری نئی خبر تو بھیج</p>	اور
اور	<p>امیر - مخلص جی الاٹنکو دہلنگاوت قوم کا تہہ سکنہ باشندہ بریلی ایک ذی ہمتا دار نیک نفس آدمی ہیں ان کی تصنیفات سے پیش کے کھاست زراں سہمی بدافع عذاب کی ہے جو رشتہ اعم میں چھپی ہے کھتا دہلی دھپک پرت قابل دیکھنے کے جو اوسکی نظم بہت سلیس اور شیریں ہے خانیجہ یہ چند شعر بطور نمونہ آئین سے بیان درج کر کے جاتے ہیں زبان بہت نازاں کا ہی نام کہ جس سحران کو نین مرارام اوس کی ہر طرف جلاؤ گری جمال اوسکا تماشا دربر ہے کہ جن من گل گل من گل را بہر حد ہے سب لک ہے در لکھا دہلی سے دوسرے کیا ہے کیا بیان کیا کر کے نہیں کیا خاک بجز اسکے کہ یہ وہ ایزد پاک</p>	اور
	<p>اندر من - مخلص نام خود زبدہ متحقان نو دہکن قدوہ موصلاں فخر من نشی اند من جو آج علم و فضل میں اپنے وقت کو کیا ہیں اور جکی علیت و فضیلت کا شہرہ تمام ہندوستان میں پہلا ہوا ہے یہ قوم سے جہاں میں اور مراد آباد کو کو انکی سکونت سے شرف حاصل ہے اور جو جہد و عبور مذہبی علوم اور کتب شاستر میں ہے اور سید مسلمان اور انکے دین کے علم دین میں بھی ہے انہوں نے مباحثہ مذہبی میں بڑی شہرت اور مامری پائی ہے اور اب تک مذہب ذیل کتب اردو اور فارسی میں تصنیف کر چکے ہیں - ۱ - تحفۃ الاسلام - بجا اب کتاب تحفۃ الہند مولوی عبد اللہ - ۲ - ابطال التخاصیم - بجا اثباتہ الامام مجاہد محمدی - ۳ - حملہ ہند - ۴ - صولت ہند - ۵ - مصصام ہند - ۶ - عباد ہند - ۷ - صوامر ہند - ۸ - بادشاہ سلام بجا علیہ العہد - ۹ - اصول دین احمد - بجا اب اصول دین ہندو - ۱۰ - اندر بکر - بجا اب سوطا البجا مولوی محمد علیہ حبیب</p>	

ان کتابوں کی عبارت بہت صاف شیریں عام فہم اور زینتیں ہے اور کتب مطالعہ سے ہر ایک ہندو اپنے اصل ممالک میں کی حقیقت اور اسیت کو دقت ہو نیکا فائدہ اٹھا سکتا ہے علاوہ اسکی بہت کچھ عمدہ ذکر اور کئی خوارق عادت کا بھی سننے میں آیا ہے اور ان کا دم کی زمانہ ہندوستان میں مستغنیات سے ہے اور کئی تصنیفات نے بہت سو کم علم اور ہندو سے ناواقف ہندو کو مسلمان اور رشتہ دار ہونے سے محض نظر رکھا ہے مولے کتب مباحثہ ذہنی اور کئی تصنیف اور کئی حارسہ دیکھیں بین نہیں آئی اور مذکور کی کلام نظم مغم غزل و شہر وغیرہ سے ممانہ اور مجموعہ ہوا لہذا ہر جہت شہر اور کئی جو خاکساری کی صفت میں میں کتاب اصول دین احمد سے بغیرورت یادگار منتخب ہو کر بیان درج کیے گئے۔

جہاں خاک رہا ہوتا میں	سبھی خاک ہی کو گیا ہوں	جو ہر خاک کا حضرت پاک	سو ہو اس کا آلودہ خاک
جو ہے خاک یہ کوئی دلدار	اور ہے خاک سے ہر دم فرکار	جسے ز خاک کس حاصل ہوتا	باو خاک اس کے کھنکھانے
تو جا کر کیا یونان پوچھو خسرو	کہ جو خاک اس کو سوئیے لدا	نہ کہ خاک اوتے ہو بون	کہ جو خاک ہی کہنے دین
نہ اصلا خاک پر کھنکھانے	کہ دنیا اول و آخر میں جو خاک	بیاعت خاک ہی باغ و بستان	بیوت خاک کے ہی کلخ و دیوان
عیان ہو خاک سے لعل و شفا	ہو خاک کے ایات و مران	ز گل خاک ہی کہ ہے یرون	دیا ہو خاک ہی میں گنج و قارن
میرے خاک ہو میں غزائیں	اسے میں فن تر بہین دفائیں	ہو ہے صلیو نکا خاک کے افسر	رکھا ہو جسے اپنا خاک بر سر
بظاہر کہ ہے اچھ خوش فراموش	کہ دیا ہو کیا ہو خاک ہی خوش	طفیل خاک ہی دریدگی سب	بدولت اس کا میں خیر و لبالب
تو خود ہی خاک ہے اس خاک پر	خروا تانہ دشت خاک پر کر	غرض ہے خاک ہی سب پر گل	سمجھ ہے اسی سے ترافل

الغرض - تخلص بذات شبنم یا تھہ کہنہ ہوی و لکھنہ نامہ شاکر آقا فاضل خرا عشق و معصوم طری -

مجھ پر جو گزرتی ہو شہر ہے آباد	خود حال اندیشہ کوئی کیا فریاد	کیون شرم سے کہہ رہے ہر صفا	سنو سے کہہ کر جاوے کچھ نہ پتا
زلفوں کی یاد دیکھ کر کیا تو آج مجھ	تار نفس ہی تہہ ہے بارگراں شہ	نسبت ازل سے عاشق ہو شوق و کرا	وہ بدین ہو تو کیا نہ زبان مجھ
سکھ ملے ہیں ہم ہر جہت میں	کئی بختو میں نالہ دار و خان مجھ	بار و قافا سے کئی شہر و دین	سر ہوئی کر گزرتی کہ وہ ان مجھ

اویاس - تخلص شہی چہ نوال ریختی کو سکنہ دہلی کی کلام افغانی رکار بر شاہ صاحب نادر نے بجا تھا از انجیل
یہ چند شعرا سے تذکرے کے لیے منتخب ہوئے ہیں
اویاس تیری حال کو پہچان میں
تو نے کہا کہ میں کیا تو میں تھا

اہل - تخلص چلی بی بی صاحبہ پدہ نشینان شہر اکرا آباد سے ہیں اوشاید کہ تو م کی کا تھہ ہوں اور شہر و صحت اس حال
ہم اس بات کا ہی غور کر سکتے ہیں کہ شاعر و عورتیں ہماری قوم میں ہی موجود ہیں - و دلوغزلین انکی ہر کئی غزلیات
کی معرفت پہچان اور طرز کلام سے واضح ہے کہ بی بی صاحبہ محمودہ شہی خوش فکر اور صاحب ذہن سلیم بن او
اون کو اس فن میں خوب سلیق ہے -
تو نے تو کہا کہ یہ دیا زلف و دنا
ہم جانتے جاتے ہیں یہ تیری ہی بات

لہا ہے وہ مضمون ہمیں نہیں کے کبیر فتنہ شمس کی طرح جازن لایا جو شب چہر میں اہل زبان سنا جیتا ہے تیری زلف دو لیک کر کھینچ کر کسی جھگو نہ بدم	سج تاج ہے چونندش کا شعرا دشوار سہل تاج ہے نعتیں تائیر ہم آخوش موتی آنکی عجا دڑنا ہمارا دل دھچک بلا اتنا حفظ خوف سے درد حنا سج پوچھنے تو خاک دریا رہ چکو	اُس کل کا نہ کبھی سنا ہم آتا ہے نظر ماہر میں سن خاک مارا ہی چندین اپنے آنکھوں کی آتشہ جدا ہون میں جس لقا باقی مرغی ہنس مادہ کو کھو آرام ہے بڑ کر کہیں نکلے پاس	شتر مندہ کبھی میں ہوا با جگا ہوئی ہو گل ہزار گن سنا ہے ایک جھولا گلاب ہزار نماست خوش ہے اگر میں تیری ہی خدا یہ پس کچھ ایسے جو ساقی صلا
--	--	---	--

بائع - تخلص - لالہ ہر کے ہر سنس را قوم کا تہ بہت ناگرساکن گلا دھنی ضلع شہر وکیل عدالت منصفی فاری
بین انجی اسعد اور کہتے تھے دو برس ہوئے کہ گزر گئے یہ شعرا ون کا ہمارا گلیک مساق فیضی بہت سوانح

کیون نہیں کرتی جو خارج غیر سے بولا وہ شوخ بین
نام بایں کا مری فہرست میں داخل نہیں
سرج لال - تخلص - باسم خود وکیل کا پند کوئی صاحب ہیں جسکا ایک قصیدہ منشی السیری پرست درشتہ دا
عدالت ضلع کا پور کی مع میں دیکھا گیا اس سے بہرہ دو شعر منتخب ہوئے۔

کو محمول دہر کا ہے اور ایک لیل
نہیں ہمارے دم و خرد کی گہرا
نہرا شکر ندیر گاہ حق تعالیٰ ہے
مگر فضل اپنے سے اُس کی کشتہ

برق - تخلص - نالہ سید سہامی ساکن یہ رہہ وکیل عدالت منصفی شاگرد غلام محی الدین بخش و مبتلا - اس
عمر ان کی ساہتہ سے زیادہ ہے۔

بیکل - تخلص - پنڈت موتی لال - اکثر اسسٹنٹ کمشنر دیر میں نواب لغت گورنر ہادر ملک پنجاب
باشندہ دہلی - رونق افروز لاہور میں - قوم کشمیری انگریزی زبان کی فاضل اور فارسی میں بھی اچھو
ماہر ہیں اور شعر بھی موزونی طبع سے خوب موزون کرتے ہیں - چنانچہ یہ شعرا ون کا ہے۔ اور یہ صاحب
اس زمانہ کے نام برآوردہ اور لائق فائق شخص ہیں

اگر پرانی سی کتاب چلا ہوا
اس پر آتا ہوں اور ادا ہوا
یہ نہیں تاؤں میں طفل برین
اگر کہتا ہوں یا بیہوش ہوا
چندہ رحان میں دست کی کی
یہ شکر انگلیاں یہ دم کی انگلیاں
سرمجمن تخلص - نام نام معلوم - یہ دو شعرا ن حضرت کے گل و صنوبر کے اردو ترجمہ مصنف جم جیسے
یہ نہ جانو کہ مر اکہ ہے انکو
انہر عشق کا سب سے کھوکھا
برین عشق تباہ کی چوڑا

پریان - تخلص - پنڈت کشنی لعل اور حال معلوم ہوا اور بہید و شعرا ون کے ہیں۔
خیر کی بہد منہا ہوا پھر چڑھ گیا
پاؤں سے ہم آہو پھر چڑھ گیا
شاہ خندان ہمیں نہیں مانتا
میں پناہ میں ہم آہو پھر چڑھ گیا

باشش - تخلص - اصناف العباد دی پرشاد مولف تذکرہ ہذا - ہر چند کہ شاعر بہنیں گشتا و عین کا نام لیا
ہے اور کبھی کبھی اسد و فارسی کی بھی نیک بندی کر لیتا ہے اس لئے دوستوں کے اصرار سے لاچار ہو کر کچھ حال
اور کلام اپنا بھی یاد گاری کے واسطے لکھتا ہے - یہ مسکین قوم سے کاہتہ سکنہ ہے وطن بزرگوں کا ہوپال
ہے مگر دولت سے اجیرمین آب و دانہ کے تقاضے سے قیام ہے بندیکے دادا کے پردادا منشی نرنگہ داس
ریاست بہوپال کے مغرر ملازم تھے اون کے صاحبزادے منشی عالم چند بہت لائق اور عالم ہوئے اونکے
صاحبزادے منشی گہاسی رام علمیت اور خوشنویسی میں اپنا جواب بہنیں رکھتے تھے چند کتابیں ان کی لکھی
بخط تعلیق و شفیقہ و شکستہ وغیرہ ہندہ کے پاس موجود ہیں اور اون سے اون کا کمال فن خطاطی
میں ظاہر اس وقت چہا بہنیں تھیں اور قلمی کتابوں کی بہت قدر تھی اس سبب سے آپکی خوشنویسی سے
بخوبی آگاہ ہو جاتی تھی اور آپ بلا کیسی نوکری چاکری کے خوش گزراں تھے مگر بعد وفات آپ کے جلال
کشن چند دادا راقم کے نور و سال رہ گئے اور ریاست والوں نے رشتہ داروں کی خلیج خوری سے کمی یا
کھر لوٹ لیا اس سبب سے دادا صاحب اور اون کے والدہ ماجدہ کی اوقات تنگی اور تکلیف سے
سیر ہونے لگی نواب امیر خان جو بعد کورسٹیس ٹونک اور بڑے نامی شخص مہندوستان میں ہوئے اوقت
مالوہ میں نجات آزائی کرتے پرتے تھے اور اس عرصہ میں وہ بہوپال میں تھے چونکہ دادا صاحب کی
شادی ان کے نجی دولت راسے کے صاحبزادی سے ہو گئی تھی اس لئے اسد فوہ دادا صاحب کو
واسطے تعلیم تربیت کے اپنے ساتھ لے گئے اور جنابہ دادی صاحبہ خور و کلان بہوپال میں ہی رہیں -
کچھ عرصہ بعد ناگپور کے راجہ نے بہت سی فوج لا کر بہوپال کو گیر لیا اور ہم گہر بہت دنوں تک سختی کے
ساتھ لگا رہا جس سے شہر میں غلہ کی قلت یہاں تک ہوئی کہ سیر بہر چانول پانچ روپیہ کو آتے تھے اور
غریب لوگ بہو کون کے مارے مرتے تھے اور حکمو موقع ملتا ہوا وہ شہر سے نکل بھی بہا گئے تھے آخر
اسی طرح ایک دن بھی دادی صاحبہ کو بھی بے سرو سامان جان لیکر نکل جانا پڑا اور وقت وہ گہرا اور چوٹان
اُس میں تھا اپنے رشتہ داروں کو سوئی آپی بہنیں سو وہ دن کے ہی قبضہ میں رہا مگر افسوس یہ ہے کہ
اون حضرات کے کتبہ دستخطی جناب دادا صاحب گہاسی رام جی جو دو صندوق میں بند بہنیں چھپچھ
زور ہوا لیا دادا صاحب کے پاس جو دو چار کتابیں رہیں وہ وہی بہنیں جو انکے خزانے کے پڑا گئے
کے لئے آئے تھے خیر و نوداد ہی صاحب بہوپال چھوڑ کر شہر و پنج علاقہ مالوہ میں جو آب شامل ریاست
توٹک ہے آ رہیں اور وہاں اٹھارہ برس تک اتفاق سکونت کار رہا اور دادا صاحب کشن چند جی نواب علی
کے چلے پرتے لشکروں میں بفر اغت اپنا اور اپنے متعلقوں کا گزارہ کرتے رہے مگر بعد جنگ پنڈلارہ جو

سرکار انگریز بہادر نے تمام غارت گروں اور مرہٹہ سرداروں کو ایک جگہ بٹھا دیا اور ملک میں ہر جگہ امن ہو گیا تب جناب مدوح کو البتہ ایک گونہ عتلاقی ہوئی کیونکہ وہ زیادہ تر بڑے لکھے نہیں تھے اور ان کا شوق اور رجحان طبیعت اس زمانہ کے تقاضے اور مناسک کے بموجب زیادہ تر سپاہیوں کی طرف تھا اور اسی عہد یعنی جنگ پندرہ سال کے قریب بمبئی میں میرے والد بزرگوار فشی نہیں لال صاحب کی ولادت شہر سرور بمبئی ہوئی اور چند سال بعد اسکے جناب دادا صاحب اپنے قبائلی کو لیکر ٹونک میں کہ جہاں نواب امیر خان نے سکونت اختیار کی تھی اپنے خسر بخشی دولت رائے کے پاس چلے آئے اور وہاں جناب والد ماجد نے نعل تربیت اپنے نانا صاحب کے علم کی تحصیل اور کسب کمال کیا اور بعد وفات نواب صاحب مغفور اور بخشی صاحب مدوح کے جو ششہ العجری میں واقع ہوئی صاحبزادہ عبدالکریم خاں صاحب خلف صفیر نواب مرحوم کی سرکار میں عہدہ منشی گری و پیشکاری کا داران میں نوکر ہو گئے اور عرصہ چند سال تک جناب صاحبزادہ مدوح کے ہمراہ واسطے پیروی مقدمہ تقسیم ریاست کے جو جناب مدوح نے اپنے بھائے نواب وزیر الدولہ بہادر مہرور کے اوپر سرکار انگریزی میں دائر کر رکھا تھا ہتھیال کو الیاء و بی اگرو متفقہ اور جمیع وغیرہ ہوتے رہے اور آخر بعد الفضال مقدمہ حب صاحبزادہ صاحب بہادر مغفور نے اجیر میں رہنا اختیار کیا تو والد موصوف نے ہی وہیں مکان بنا کر تمام متعلقان خانہ کو منتقل میں ٹونک سے وہاں بلوایا منتقل کی ماہ سودی ۵ کو راقم آتم کی ولادت مقام سے ہوئی اپنے نانا حکیم شکر لال کے گہر ہوئی جو ایک بڑے نیک دل اور فقیر دوست آدمی تھے دادا صاحب کش چند منت کے بیٹے ہیں راقم آتم کو اجیر میں لے آئے اور سب سے پہلے انہوں نے ہی راقم کی تعلیم تربیت میں ہدایت فرمائی چنانچہ الفابی تے پڑھانے کے بعد دادا صاحب گہاسی رام جی کے ہاتھ کا لکھا کر کیا پڑھایا بعدہ جناب والد بزرگوار نے اپنی اوقات گرامی کو راقم کے نوشتہ خواند میں صرف کیا منتقل میں راقم کے نانا صاحب نے راقم کو اپنے پاس جے پور میں بلوایا اور وقت راقم گلستان پڑھاتا تھا جناب مدوح کو بخوبی پڑھا لکھا کتے تھے لیکن بنظر تبرک اپنے اُستاد زادوں کے پاس لیگئے اور سپرد کر آئے چنانچہ راقم نے عرصہ قریب ڈیڑھ سال تک دامن مولوی امان اللہ وحفیظ اللہ وغیرہ سے جو بڑے ہریان و ذی علم اشخاص تھے تحصیل علم کیا اس عرصہ میں جناب نانا صاحب کا انتقال ماہ کانیک سن ۱۱۹۱ میں ہو گیا اور ماہ سبائہ سمت ۱۵ میں جناب قبلہ گامیہ صاحب جے پور شریف لیجا کر راقم کو اپنی ہمراہ اجیر منتقل آئے اور وقت جناب دادا صاحب جایہ تھے اور ان کی بیماری طویل کھڑی جاتی تھی یہاں تک کہ کوئی دوا کارگر نہ ہوئی آخر ماہ کانیک میں وہ بھی جان بحق ہوئے۔ عمر آپ کی ساٹھ برس سے کچھ اور کچھ

اور عجیب مشین اور بزرگوار شخص تھے راقم کو ان دن کے اطفاف و مکارم زندگی نہ اب تک بخوبی یاد ہیں اور یہ جو کچھ خندہ بدہ راقم کو حاصل ہے اوہنیں کی برکت سے ہے الحاصل یہ کہ چند سولہ برس کی عمر تک بڑے ہی جناب والد بزرگوار سے لکھنا پڑھنا سیکھا اور بعد اسکے کچھ صورت ناخن بندی کی صاحبزادہ عبدالکریم صاحبہ مغفور کی سرکار میں ہوئی اور سمیت ۱۹۲۱ء میں کسب قدر رضا مذہبی ہوا اور سرکار محمود و حیدر خان صاحبہ کے راقم سے بھی خوشنود اور رضامند رہتے تھے اور ان کے صاحبزادے محمد خالص صاحب اور حامد خان صاحب اور محمد سعید خان صاحب بھی بچپن سے راقم کا لحاظ اور خیال رکھتے تھے اور ان تینوں لائق صاحبزادوں کو نواب وزیر الدولہ بہادر رئیس ٹونک بہت پسند کرتے تھے اور مثل اپنے حقیقی صاحبزادوں کے اپنے پاس رکھتے تھے اور کوئی ٹونک میں نہیں رکھنے پاتا تھا کہ یہ حضور کے پیچھے ہیں اور بعد انتقال نواب صاحب محمود و ح کے جو نمٹ ۱۹۲۲ء میں ہوا ان کے جانشین نواب محمد علی خان بہا بھی ان صاحبزادوں کی بہت خاطر کرتے تھے نمٹ ۱۹۲۳ء میں صاحبزادہ محمد خان صاحب ٹونک سے اجڑیں آئے اور راقم کو اپنے ساتھ لے گئے بشرطی طرف راقم کو شوق تو پہنچے ہی تھا لیکن یہاں اگر بسبب فراموشی قافرانہ انداز کی طرح غزلین کہنا اور مشاعروں میں جانا پڑا چنانچہ یہ اتفاق پہلے پہل صاحبزادہ احمد علی خان صاحب رونق تخلص کے مشاعرہ میں ہوا طرح یہی لکھی بن آتی نہیں لکھیے اس پر جو غزل راقم نے صاحبزادہ محمود و ح کے اصرار سے لکھی تھی اسکے چند شعر حاضرین جلسہ کو بہت پسند آئے اور یہ باعث حوصلہ کا آئندہ کے لئے ہوا۔ صاحبزادہ صاحب نے تو تخلص حریقی جو لکھا تھا مگر والد ماجد نے بتناش رکھا راقم نے بڑے جھجکدو تو فی تخلص حال رہنے دئے۔ نمٹ ۱۹۲۶ء میں صاحبزادے عبدالکریم خان صاحب تیس برس بعد حسب الطلب نواب ابراہیم خان صاحب بہادر رئیس حال ٹونک کی جو نمٹ ۱۹۲۷ء میں بعد مغزولی اپنے والد نواب محمد علی خان صاحب بہادر کے مسند نشین ہوئے تھے اپنے خاندان سے ملنے کے لئے ٹونک میں شہ لپ لائے اور ڈیڑھ مہینے بعد فقدا آگئی سے ہدیہ میں مبتلا ہو کر جان بحق ہوئے اس واقعہ سے چند عرصہ بعد جو ان کے صاحبزادوں میں تقسیم ترکہ وغیرہ سے باہم صفائی ہوئی تو والد ماجد کو تو انگلش دینی اور راقم کو صاحبزادہ حامد خان صاحب نے اپنی طرف لے لیا چنانچہ سمیت ۱۹۳۴ء تک راقم کو سرکار میں رہا مگر چونکہ وہاں ریاست کی طرف سے بنظر تعصب مذہب جو لازم دین اسلام سے ہے ہندو اور بدھت سخت قید میں لگی ہوئی تھیں جیسے مندر نہ بنائے پائین اور پورا اے مندروں کی مرستہ وغیرہ وغیرہ اور اسکے سوا سے مسلمان لوگ بنظم حکومت عموماً ہندوؤں سے سختی کے ساتھ پیش آیا کرتے تھے اس لئے راقم کو ہمیشہ وہاں کے رہنے سے دل میں کراہیت رہا کرتی تھی کیونکہ اس آزادی اور

روشن ضمیر کی کزمانہ بین کوئی نہ خود کیسی غلامی میں رہتا چاہتا ہے اور نہ اپنی قوم کا رہنا گوارا کرتا ہے اور اسی خیال سے بعض اوقات مجبوراً وہ قیدوں کے اوٹھا دینے کی کوشش ہی درپردہ زبانی گفتگو اور دہر بار میں عرض معروض کرانے وغیرہ سے کیجاتی تھی اور ہم اسی باعث بدظنی رئیس کا ہوا جسے کہہ کے شروع میں دفعتاً راقم کی نسبت حکم ہوا کہ یہاں سے چلے جاؤ راقم کو یہی یہی منظور تھا بلا عذر و ثل و مان کار و کار چھوڑ کر اور اپنے آقا صاحبزادہ صاحب سے بچنا ہی کی کچھ لیکر اجمیر چلے آئے اور آئے راقم کے راقم کی تمام کوششیں شکور ہو گئیں اور یہیں نے حالات زمانہ سے اندیشہ نہ ہو کر ہندوؤں کو شرعی قیدوں سے آزاد کر دیا۔ دیکھو اوہ اخبار مطبوعہ ۵ مارچ ۱۹۳۵ء۔ یہاں صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر نائب ریاست ٹونک کے فرزند ارجمند صاحبزادہ عبدالعظیم جونو اسے صاحبزادہ عبدالکریم خان صاحب مرحوم کے بین میو کالج میں بضرورت تعلیم انگریزی تھے اور انکے اتالیق منشی رام چندر کو ایک محراب دان کی ضرورت تھی اسوجہ سے پوچھا گیا سابقہ کے وہاں میرا روزگار ہوگی لیکن سال بہر کے اندر ہی تنخواہ بقدر کثرت تخفیف ہو کر بہت وعدہ وعید آئندہ ترقی و پرورش کے لئے ہوا وہاں تنخواہ کو پہلے ہی تحلیل تھی مگر راقم اس خیال سے کہ ایک مدت تک جناب والدین کی خدمت سے مجبور رہا ادب جو یہ سعادت حاصل ہے تو ہر تقدیر قلیل پر قناعت کرنا چاہئے تاکہ تلافی مافات ہو بیخفا و کفرا مگر اوقات کرتا رہا پر اب جو بہا تنگ نوبت ہو چکی تو ناجار باہر چاہئے اور روزگار تلاش کرنے کی ضرورت ہوئی لیکن اسی عرصہ میں سیکر چوٹے بہائی بابو بہاری لال کے ذریعے سے بھارتی پیڈٹ نرائن سہاسے جی و ماہو پرشاد جی کہ یہ دونو بڑے بامروت اور باوضع آدمی ہیں ریاست جودہ پور میں صورت روزگار کی ہو گئی چنانچہ اب تک کہ چار برس ہو گئے راقم یہاں محکمہ اپیل میں نائب سر مشہ دار ہے اور سب لوگ بفضل الہی راقم سے خوش ہیں۔ اور اب تک مندرجہ ذیل کتب تصنیفات راقم سے منطبع و شہر ہو چکی ہیں۔

- ۱۔ لطائف ہندی۔ پیشالہ میں چھپی۔
- ۲۔ افسانہ خرد افروز یعنی قصہ بہرام و بہرہ۔ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپی اور کئی سوجلدیں ابھی سرکاری اسکولوں اور کتب خانہ جات میں لی گئی ہیں۔
- ۳۔ تاریخ میاڑ ترجمہ راج پرستی۔ مطبع منشی نوکشور لکھنؤ میں چھپی۔
- ۴۔ رسالہ جیل جواب تاریخی ایضاً ایضاً
- ۵۔ کارنامہ نوابین نیچے آتو موند المورضین ر ر مکر

ہنگامہ تراش اب ایک صلیب میں سوڑ کر گورنٹ مالک مغربی سے انعام ملا اور مطبع نوکلشور لکھنؤ میں چھپی ہوئی ہے۔

- ۷- خواب راجستان - مطبع نول کشور میں چھپی -
- ۸- سوانح عمری نوشیروان بادشاہ - مطبع خیر خواہ عالم دہلی میں چھپی -
- ۹- جواہر التیغ ترجمہ سنسکرت سپن چٹانسی " " "
- ۱۰- نفائس التوارخ - حالات حکماء سلف میں - " " "
- ۱۱- تاریخ ترک ہند " " "
- ۱۲- تقدیم النساء - اکھلا لایف میں ہی گورنٹ مالک مغربی سے سو روپیہ ملا تھا - مطبع مذکورہ بالا لاہور میں

مندرجہ ذیل کتابیں تیار ہیں مگر ابھی چھپی ہیں

- ۱- توارخ ماٹواڑ - ایک صلیب میں مین سو روپیہ گورنٹ مالک مغربی سے عطا ہوا ہے
- ۲- عجائب التوارخ - واقعات عالم بعیت مسین ہبوط آدم -
- ۳- احکام نوشیروانی - ترجمہ توفیقات کسری -
- ۴- معیار الشعراء ہندو - ہندو شاعروں کو فارسی کلام کا تذکرہ -
- ۵- ماری نورتن - عورتوں کے پرانے کی ہندی کتاب -
- ۶- مضامین دلشیں - متعلق ترقی و بہبود قوم کا مکتبہ -
- ۷- مصائب زندگی - سوانح عمری راجہ کرن باگہلا والی گجرات سمجھ علاء الدین خلجی -
- ۸- حل لغات حقائق الموجودات -

مندرجہ ذیل کتب نام تمام ہیں

- ۱- خلاصہ مہا بھارت ۲- ترجمہ مہا بھارت ۳- سنین ہجری - تاریخ عام اہل اسلام بقید ہجری سنہ ہجری
- ۴- اسوقت تک ہم - سنین عیسوی - یورپ و چین کی توارخ سلسلہ سے اسوقت تک - ۵- سنین ہجری
- ۶- ہندوستان کی توارخ سست آکبرگم اسوقت تک - ۷- تاریخ جے پور کے توارخ ریاست سرہوی
- ۸- توارخ ٹونک - ۹- توارخ ریاست اودے پور - ۱۰- توارخ ریاست الور - ۱۱- توارخ ریاست
- ۱۲- توارخ ریاست بوندی ۱۳- توارخ ریاست کوٹہ - ۱۴- توارخ جہا لا واڑ - ۱۵- توارخ
- ۱۶- توارخ بیکانیر - ۱۷- توارخ جیسلمیر - ۱۸- توارخ مفصل ماٹواڑ - ۱۹- توارخ
- ریاست بالساواڑہ - ۲۰- توارخ ڈوگرہ - ۲۱- توارخ دیولہ پربت گڈہ - ۲۲- توارخ اجمیر -
- ۲۳- توارخ ریاست کش گڈہ - ۲۴- توارخ راجوٹان مشرق جواب رئیس اینہیں ہیں -

پہاڑی دی خوشی میں اسی پہاڑ
 جو کوئی گدا دیکھ کر نہ کرنا
 ہر قسم سے بدلتا پر خدا ان کے
 وہ بچوں میں مصلو کوٹا جو سچا
 خدا تو میں سے خوشی کی حقیقت کو
 ختم عالم شراب میں دونوں
 کو نہیں میں تری سوا میں
 کو کو کر کو قتل کر یا خوش
 آتش میر حریق اب تود
 دل چاہتی دیکھتے تیر جہان
 بیکارک جن میں آدھا شہ
 کیسے ہو کہ دونوں کے ختم نہ ہوں
 دو جہاں جن فانیوں میں
 دن کرنا ریناں نو بار دیکھ
 دیکھ کر آؤ دو دن کے آدھان
 کر جو حیرانی کی میں دنیا جو
 کیا خوشی اے لیکو مہا اچل
 حضرت مہا تہا نیک ہونے کی
 تے قد بالا کا باد مہو من
 زنگی کے عشق اب دل میں آ
 سچا کہ بل دغا چاہتا ہے
 کئی تھک رہی ہے جو بیکلی سے
 عشق ہوئی یہ کسے عشق کی
 نہیں ہے نام کوئی سبب جو
 چہاں جو میں نے نہ نکالت تو نہیں

ہجوم آدھان ہو کر ہر تار ختم
 نہیں ہے ہر خوشی سو خزانہ کی
 سنجیدگی تو را او گل کی جہاں
 کہیں کی خوشی میں نہ رہا
 تیر چشم پر آب میں دونوں
 ہم نے دیکھا جو اگلی کو
 وصل میں جگر ہے جدائی کا
 دیر میں بہرین حرم میں
 کہیں کی کسیرے دیکھ کر
 ہے تیرے کمر کی سیرینہ کا
 یہ ناکت لطافت کی کیا
 تیر تیرا جو حرم کو گرداب نا
 قد الماس باغ کی میں
 سرور شہان تیر کی وقت میں
 حریفی جیسا تیری جو حسن
 رنگ میلا دیکھا جیسی ہے
 ہے خود کو تیر عرش پر کا
 نکہا ہے جو کر کر کی صف میں
 دل سو قد کو ہے اب تیری
 ہوس شام کی کہی عاشقی
 ہر آسمان ہے آتش کا عشق
 میری یاد رہا نہیں ہے
 جو ہر تار کے نیکی خبر ہوئے
 حلائی ہو کر کیسے مل تیر ہو
 کیا گل کو گل کی تیرا

جیستہ وہی چاک گریبان ہے
 زمین کی چٹان کی کیا فلاح
 وہاں یہ بھی کوئی مگر اسرار جہاں
 پہاڑ ان کون رہ رہا عانی
 کہ عشق کا نہیں تو زانی کی کیا
 ایسے عالم شراب میں دونوں
 خان مل ہر کاب میں دونوں
 یہ تو کار ثواب میں دونوں
 کا و دل کباب میں دونوں
 کیا کرنگی جہاں اور میر جہاں
 اوہی تیر کی کو اکی مقرر جہاں
 ایسے جن میں میں دیکھ جہاں
 کہ میں یہ آسمان کا اندر جہاں
 آؤ مہا مجھے اپنی دیکھ جہاں
 مانگے میں جسے اب سرور مہو من
 فوج ہر کسیرے میں جہاں
 ہو کر کوں کوں جہاں جہاں
 کیا ہوا کوں نہیں ہے تیر جہاں
 حلال بلا ہوا چاہتا ہے
 کہ جو کس جہاں چاہتا ہے
 کر کے قاتل شفا چاہتا ہے
 کہ جسے معلوم کرا گل کھلا چاہتا ہے
 کہ جسے گل زنگی ان کی جہاں
 کر کی قتل تو کوئی نہ کر کی
 کر ان کے ہر ایک دین کو نافرین

ہر کسے حریف کیسے حریف
 کہیں کی کسیرے دیکھ کر
 ہے تیرے کمر کی سیرینہ کا
 یہ ناکت لطافت کی کیا
 تیر تیرا جو حرم کو گرداب نا
 قد الماس باغ کی میں
 سرور شہان تیر کی وقت میں
 حریفی جیسا تیری جو حسن
 رنگ میلا دیکھا جیسی ہے
 ہے خود کو تیر عرش پر کا
 نکہا ہے جو کر کر کی صف میں
 دل سو قد کو ہے اب تیری
 ہوس شام کی کہی عاشقی
 ہر آسمان ہے آتش کا عشق
 میری یاد رہا نہیں ہے
 جو ہر تار کے نیکی خبر ہوئے
 حلائی ہو کر کیسے مل تیر ہو
 کیا گل کو گل کی تیرا

<p>اور لیں جو بہن خجائی ہوا ہے ہم جیت ادائی پلین گج ادی بت ہوا ہے ہم لشمن بات بات باہر باد صبا ہم عادی جو جو کئے کے ہوں گئے ہم</p>	<p>نکھت کلک کلک ناک میں سے جھپٹیں آفت ہی تیرے پٹے مانگی ہے نیا بن لاقی ہنسی اب جو تیری لکھی ہے آواز دل پہ لکھی کی کیا کہے دو</p>	<p>آفت کو مول لیتے میں کی بلا ہے ہم یہ نہ لکھتے تیری سیکھ گج درد ہوا ہے ہم مر جائیگی طوبت تو تیری دوا ہے ہم ہمارے سنا کے بت جو ہوا ہے ہم یہ نہ بت جو کہتے تیرے نہیں درد ہے ہم</p>	<p>دانتہ چیم کر کے ہیں لغو دیا ہے ہم کچھ لگیا تو تیرے ہی میں ناس لگا کر نہیں میں لکھنے کا نہ تو شربت موال گجرا یہ شہب کو کہ میری جان پانی کیوں نہ لکھتے ہیں دل کی گج</p>
<p>یہ سطر اڑا دیا ہوا اسی لکھی کا لیتا نہیں لیا ہم کوئی ناس میری کا ان کی ہر جیسے تاش گزری کا</p>	<p>چلے گا سیدہ ہاں کہاں لکھی کا خود بخسے سنایا ہے یہ کچھ نہ لکھی بازار کی مانند زمانہ ہے اولدین</p>	<p>لیتا نہیں لیا ہم کوئی حشر میری کا ہے غبار کی فضا میں انداز میری کا پہلو میں میری دل پر کشتہ میری کا جب غف نہیں لکھی تیرے پردہ دلی</p>	<p>ہر نرم میٹ، ذکر تیری جلوہ گر کیا لکھا ہوں جو میں وصف تیری جلوہ گر رہا ہے شبہ درد حسین کا کیا ہو گیا صبا نام میری تجھے ہی</p>
<p>میرے ہر خوابے یوسف کو پناہ لکھا سات کو خواب میں جو خجور ان لکھا پردہ اوستا ہے اس کے محل کا شیع ہی پاک دماغ ہوا دل کا پردہ گھٹل جائے حق باطل کا تیرے بن ہوا بہ حال محل کا تشنہ لب میں شہر بہ دیدار کے بس نکال اوستا اسے اس کو مار کے بہول چہرے میں نہا اپنے مار کے یا تو ہوئے طاقت رفتار کے</p>	<p>میرے ہر خوابے کو بہان لکھا اس کے تیرے ہی ہی کہوے صحت لکھا ہے جو روشن سواد منزل کا کیا جدا ہے مجھو جی شب سانے اوس کی کچھ آئے جو حور شیع روتی ہی تو مٹی ہے ہم مر رہے ہیں بچر میں دلدار کے مار لکھا جسے زلف یار کو بیلٹوں لطف میں لگا کر کے بعد مدت اوستا بولا تو کاے</p>	<p>تو نے اور گج کیوں مری مٹی خور کیا جھک جو فی میں غبار خود دین لکھا تیرے چہرے پر یہ دھکا لکھا</p>	<p>کب نہ رہے کہنے جو بخار دیا رکھا تیرے چہرے پر یہ دھکا لکھا</p>
<p>میری ہر شہرہ بان اگلی میں ہو چو ہے کیا قیامت ہے جتنا شکر مضمون ہوا وہ ہی کہندے ہوا اور وہ اخلاص ہوا ہے عجب صبر گریہ ہوا برقی خزان دیکھ کر نشانک بوجھ جائیگا لبسان دیکھ کر مار و لعلی میں ہے کچھ انجوان دیکھ کر</p>	<p>ماز لعلین میں یہ درد ان مار کے کیا جین سیکھ سیکھ سہو بہہ مار کے بار گل پشکین نہ کیوں وہ مار کے نرخ میں بیل تری شفا کے دوچہ دیکھتے انکھنوں میں یہاں مار کے جب تیرے جنون کی کتاب پر شہر جنون مار کے ماہ پیمان ہو گیا ہر شتان دیکھ کر ہر شس لیل کے اورے جھکے خون دیکھ کر جیسے ہوتا ہے کوئی خواب پریشان دیکھ کر</p>	<p>جسے دیکھا ہے زخم سہل کا آیت ابرو ان قاتل کا عطش ہی کر لیں تو ہو گل کا</p>	<p>کب ہیں موتی زلف میں لگا کر قل کرتے ہو جہان جاتے ہو بوی گل سے تاری سے ان کو مار کب گل لالہ میں ہیں انور اچھا یہ دیکھ کر کچھ لکھ کر جسے دیکھا ہے پری کچھ مقرر ہوا سوز شیشہ ہوا دکھا مار کے باغ میں خون دیکھ کر یو کہ تیرے میں جانی لعلیں ہوا</p>

<p>جانِ خدمت کی ایک مجلس تھی قیامینہ جو چھکرا کر بیان ستین میں</p>	<p>دیگر ہے خونِ حمول ہی پائسا را پرین اور شکوک میں کچھ گھر گھر میں تیرا</p>
<p>دیگر دیگر</p>	<p>دیگر ہے نیک سے تیری پی پی پی پی ہے یہی ہے غنیمت کہ سرِ مصلح خیار</p>
<p>گر یہ سیرے اش عزت ہی بھادے وہ دن ہو کہ بہ قاتل پر حکم ہو گیا ہے وصل ہی محمودیاد کا پیغام ہزاروں ہر گئے اس آرزو میں خانہ زبور ہے اپنی بچی گھر پر عقدا جو لے تو کہوں مغفون کہ</p>	<p>جلے نہیں خیار ہی دے کے کٹر بہر تیغ کا بدسلو بن نہ جاگے خط اکوئی جگہ پہنچا ہے سیرے گھر جیسا کوئی قاتل نہ پایا جب ہوا آبا و غارت ہو گیا چشم عقدا جو لے تو دہن اوکا سچے</p>
<p>بیسے لگے تو کیا دے دے کی یا جبین میں تیرا کہو کی جان تھی شہ وصل آنی نصرت لگی تھی گئے دلین ہی نہ شمع فروغ کے صال نشیرہ اس دے میں بے بار کو نہ ہے ہمارا بد رکھ جی کی ہے کمر تیری کمر میں ہم دکان کہ نہیں ہے صل</p>	<p>ناما صانع کو خلق بتا کر جھوکا جب کہ ایک کھنڈن رقم ہو جائے ایکے ہر سننے میں کر کے نہ ملنا سیرے منہ پی پی پی پی پی پی خط مصلحت کو راہ عدم کلکلا ہی ہے</p>
<p>دیگر دیگر</p>	<p>دیگر دیگر</p>
<p>بہر کیفیت ہی وقت کو کچھ ہی غور عشق میرج ان کو بھی ہے حاصل عاشقوں بھار کہا کہ پاگل کا تو بولی گر زنی کو دکھا دین بایں تصویر عشق کی دولت ہوئی ہوا زبان باغبان دین کر تو تھکان نہیں</p>	<p>کے شمع یہ وقت مسو سہا سوی میان باد کا عند نہیں کھلا زلف سیر کو چھو ہی اندر ہو گیا سنا نہیں ہے کوئی ہی عمل کی جی ہو گی عاتوں کے جب کو نزار دینا</p>
<p>دیگر دیگر</p>	<p>دیگر دیگر</p>

<p>تم ہی کہلا دو گراں کے کمر کو شعر بردار تیرے جھل میں شکر کا گراں</p>	<p>ہم جاں نوریہ دو کر چھپا ہے بہت دیکھ ان باتوں میں ترا سر کا پایہ بہت</p>	<p>کاش وہ اپنا رخ روشن کیا کر اوسکی تیرے چشم کا عالم میں چوچا ہے</p>	<p>شع کو بلند گری پر ہے دھوا بہت اودھان رنگ کا ہر جا پر چاہیے بہت</p>
<p>یہ ہے چند شعر ایک قصیدہ شمسید بہ عین</p>			
<p>میں فصیح ہوں شہسازان کو شگفتگی سے طبیعت میں ہمدرد</p>	<p>کہ نہ دست ہوئی آج گرس خیر خوار ہوئے شہساز کے زرد ہے دستان</p>	<p>شہسید گل ہی پر ہے، میں کی جو ہے کرسے بہت کھت گل عطر طراز کیا</p>	<p>نیم چرخ ہوا ہے طیلہ عطا ہزار طرح کی حضرت اور ایک ہی عطا</p>
<p>میری غول سول پرالم کا غول میری قصیدہ دست کو مگر ملے</p>	<p>اور ایسا ہے طراز سخن ہزاروں بار شگفتہ نگاہ میں غول شگفتہ ہزار</p>	<p>جہاں میں ہجر مائل اور دود ہے لہو میں جو سلسلہ لطف شکر کا</p>	<p>کہ شمع خاستہ چہرے میں سر پر ہے تو داد و اپنی کو لب بولی ہوئے دیلا</p>
<p>بلبلو لال ہر دم بن منشی کشوری کہتے تھے ادب سے واقف تھے قوم کا</p>	<p>بلبلو لال ہر دم بن منشی کشوری کہتے تھے ادب سے واقف تھے قوم کا</p>	<p>بلبلو لال ہر دم بن منشی کشوری کہتے تھے ادب سے واقف تھے قوم کا</p>	<p>بلبلو لال ہر دم بن منشی کشوری کہتے تھے ادب سے واقف تھے قوم کا</p>
<p>بندہ را بن قنصل ہمدون عرف کر بیا مذاق ہی کہتے تھے اہل فکر ایک طریق</p>	<p>بندہ را بن قنصل ہمدون عرف کر بیا مذاق ہی کہتے تھے اہل فکر ایک طریق</p>	<p>بندہ را بن قنصل ہمدون عرف کر بیا مذاق ہی کہتے تھے اہل فکر ایک طریق</p>	<p>بندہ را بن قنصل ہمدون عرف کر بیا مذاق ہی کہتے تھے اہل فکر ایک طریق</p>

جسے بعد ایک مختصر سا دیباچہ مصنف کی طرف سے ہے یہ کتاب سب علم میں بہت مستند شمار کی جاتی ہے اور سین الفاظ کے سننے ہی میں لکھن میں لکھنؤ کی استحال کا طریق ہی بنایا ہے اور ہر موقع اور محل پر وہ دھار اور لطیف اشعار و سادہ دکان لکھن میں لکھنؤ کی ہر فاضل شعردن کو ہی یاد دلاؤ گی تو میل ہزار دوستان اور عدلیہ شہنشاہان ہوجا بہرہ نگر علاوہ فارسی اور زبان میں ہی شاعری چنانچہ ہر شعرا کی ایک کٹی شیریں کلاسیکیت اچھا نمونہ ہیں۔

وہی ایک ایسا جگہ جو تم تار کھینچا
کہیں تو کاش کہیں نہ تار کھینچا
اگر جلوہ بینش کفر کا اسلام ظاہر
اسلامی کھنڈ کو دیکھ لکھنؤ کی تاریخ
بہار شخص لار کا پرشاد و دیاری لال فتح آباد سے تار گرد مصنف یہ ہر شعرا کا ہے۔

وہ میرا کہ آئین تو کہہ دینا
تقدیر کے نکلے کوئی صورت اگر ایسے
کہہ دیا کلام تہمت میں باکی
اگر نہ پہنچ گی کہی تہمتی کر ایسے
محببت مخلص منشی آئین لال تو م کا تیرے کینہ و لدا جبراقم مذکرہ خدا۔ ولادت آپ کی شہر سر و ج ضلع مانوہ علاوہ باست
تو لکھن میں سہا دون بدی و شہادت کو واقع ہری اور تحصیل علم اور کب کمال شہر تو لکھن میں بطل تہمت اپنے نامنا مختصر
دولت سے لکھن اور شہر سہی بیٹے ۱۹۰۹ کے بعد نواب محمد امیر خان والی ریاست کے صاحبزادہ خان عبدالکیم خان صاحب کے سرکارین
بعیدہ ہر مقدی گری و شیکاری کارپردازان سرکار مروج ملازم ہوئے اور شہر سہی مطابق ۱۹۲۲ تک کاروبار متعلقہ اپنا
اسن نایت امانت اور خوش دیگی سے انجام دیتے رہے کہ علاوہ آقائے نامدار ایک ایک آدمی اس سرکار کا خوشنود اور فرزند
مگر نہ کو مین بعد وفات صاحبزادہ صاحب مروج کے جو فرزند ان جناب مغز ایسے ہنشن متور کردی تو درگاہ خواجہ معین الدین
جشتی کے تونین میرحفظ علی اور میر وزیر علی نے نظر شہر جس لیاقت کا گزاری و دیانت داری آپ کے اکو درگاہ خواجہ مروج
میں بعدہ نائب متولی کہہ لیا چنانچہ ایک کہ عرصہ قریب چودہ ہند سال کے ہوتا ہے آپ درگاہ موصوفین اپنے تعلق کام
کرتے ہیں اور بان کے نام جو ہے بیٹے آدمی ہی آپ کے اخلاق و خارق عادات سے خوش میں اور مزید بان تمام شہر جو میں کہہ
عہدہ تہمت چلیس برس قیام ہے آپ کی بہت کچھ نیکنامی حسن معاشرت وغیرہ کی ہے اور آپ کے علم و ہنر سے وہاں اکثر لوگوں کو
فیض پہنچا ہے اور پوچھتا ہے کہ لکھن آپ اپنے وقت کا بہت صاحب علم و باعقلوں کی افادت کے لئے وقف کر رکھا ہے اور سوت جو
شخص چاہے وہ کتاب لیکر آجائے اور سب پر جہ جائے امیر غریب کوئی ہو کسی انکار میں ہے میری یاد میں بہت لوگ آپ کے کچھ
اپنے دکان کو پوچھتے ہیں کہ کسی علم پر آپ نے کسی خط کی اصلاح لی ہے کسی صاحب کیا ہے کسی سروسے لکھن میں کسی شہر و کھانا
میں کوئی ہندی پڑا ہے کوئی میزان منشی سابق لکھن ہے کسی شعور و فایہ لکھا ہے اور شہر فیض فضل الہی سے آج تک چلی
ہے اسطر سے خط اور عینہ وغیرہ جو لکھن کو آئے اس کو مفت لکھ دیتے ہیں اور پڑھانے لکھانے میں کہیں کسی کچھ نہیں لیتے
پہلے تو مسکرا رہا مگر دین نامی وغیرہ ہی مفت لوگوں کو لکھ دیا کرتے تھے مگر جب سے وہ ایک فو اس عرصہ میں کوئی کے لئے ہند
میں جانا یا اس قسم کے کاغذ لکھنا چھوڑ دیا ہے مزاج میں مسکریا۔ سکنت اور خرافت و غیروں سے بالکل ہشتاد
بی پر دای ہے ہمیشہ قوت حلال کے کوشش ہی ہے کہیں نا جائز طور پر نہ کہہ کر بھی لیا اور اس کا خیال کیا صاحبزادہ لکھن

کی سرکار میں پیش میں سے زیادہ عرصہ تک کارپردازی کی اور دوسرے کا بہت قرضدار اور زیر بار رہا کرتے تھے جس سے اکثر لوگوں نے فائدہ اٹھایا اور قرضوں ہونے سے مل کر عیالت کی لیکن اپنے اپنی دیانت اور ایمانداری سے کبھی ایک کوئی ایسے اور دوسرے میں کی حال نگہ خود ہی ہمیشہ قرضدار سے اور سرکار سے ہی قرار واقعی قدر و منزلت اس دیانت داری کی بنیاد ہوئی اور جو تہوڑی سے نشپن عمر ہر کی محنت خیر خواہی اور جانفانی کے صلہ میں ہوئی تھی اب یہ وہی بنیں ہے یہ حال ہندوستانی سرکار کا ہے جو کسی مذات میں یا بیٹوں تک اپنے رفیقوں کی پرورش کرنے والی مشہور نہیں علاوہ دیانت کے آپ کی بہت گویا بھی ہو ہے خیا پنچ ایک دفعہ صاحبزادہ عبدالکیم خان صاحب بہادر کے اوپر قرضداری زیادہ ہو گئی تھی اور قرضداروں کو کاروں کی فول فوس کا کچھ اعتبار نہیں رہا تھا تب یہ بڑی کہ انکو سرکار کے روبرو بچلین اور وہ ان تسلی کا دین صاحبزادہ محمد خاند صاحب کہتے تھے کہ جب یہ لوگ سرکار کے روبرو آئے تو سرکار نے فرمایا کہ کاردار سے کہتے ہیں غرض یہ تمہاری فکضہ سیل ہو جائیگی سو تم غلط جمع رکھو اور ہنوں غرضی کی سرکار کا مدار تو بہت دنوں سے یوں ہی کہتے ہیں ان جو لالہ نتھن لال جی کہدین کہ اتنے دنوں میں تمہارے دیو کی سیل ہو جائیگی تو پھر کچھ غدر نہیں ہے تب سرکار نے کہا جہاں جاؤ ہم لالہ جی سے تمہاری تسلی کرادو گی پھر لالہ جی کو لاکر کہا کہ تم ہمارے جنوں سے کہدو کہ اتنے عرصہ میں تمہاری ادائیگی کی صورت ہو جائیگی پھر لالہ جی نے کچھ دیر تامل کر کے کہا کہ یہ بات کسی اور سے کہلا دیجئے اور مجھے معاف کہئے کیونکہ اتنے مدت میں انکی سیل ہو جائیگی محکم معلوم نہیں موتی ہے غلط ایسی ہی ایک سے میں سمجھتی شیں ام کے تین ہزار روپیہ صاحبزادہ صاحب مدد کے خیریاں محمد منو خان کے اوپر قرض آتے تھے اور کہیں صاحبزادہ صاحب نے کیسوت اس سے دینے کا اقرار کر لیا تھا وہ اجیر میں آیا اور ربوں کے سسے اور اسبیل قرض کا موار نا آؤ اور سنے کا مدار و سسے کہا اگر ایسی روپیہ کی صورت نہیں ہے تو جھوٹا کہہ دیا کہ دیانت داران سے سرکار سے غرضی تو فرمایا کہ جب اسکے روپیہ دینے کے لئے میں تو مشک کہہ دیتے ہیں کیا میرج ہے کہدو و خاندانوں اگلے ساری تسکین محمد منو خان کے لیکر ایک نیا تسکین ہزار روپیہ کا خاندان تمام پر کہدو یا چند روپہ و نہ شخص ہی رہ گیا اور اوپر سرکار میں محمد سبحان نام کے ایک صاحب کا داموی پیر بڑی قانونی تھے انہوں نے اس تسک پر اعتراض کیا اور کہا کہ وہ خارج السیاد قرض کا ہے اور برعین کو کر کے وارثوں کو اوہیں کچھ وصول نہ دیا اور تین برس کے قریب تک لیت و مل کر کے رہی جب سید اکر گئے گئی تو برہمن مذکور کے دادا نے بہت چالاکیاں کرنا بہت جو واسطے حفظ سید کا بلجائی اوسکو کافی سمجھ کر جب کچھ فائدہ دیکھا تو ناچار محکمہ صاحب اسٹیشن کشنریں بعضہ دیوانی ناکش کردی کا مدار تھا اسکو عین اپنے منہ کے موافق سمجھ کر قانونی دلائل سے جواب دینے کو متحدہ ہوئے اور دادی ایام کے عذر و نوکری طوطی سے کہہ دیا اسوقت سرکار سے کہا کہ اگر آپ شکایت آئے تو آپ ہی کہدینا یا نا قرضہ ہے اور شک بلا تفری جاری کا مدار و سسے نا جائز نظر پر کہہ دیا ہے اسوقت سرکار نے فرمایا کہ پہلے ہتھن لال سے ہی تو پوچھو کہ وہ ہی اسکا بیٹا ہے یا نہیں کیونکہ شک نامی نا تھا کہ کہا ہوا ہے اسپر جواب آپے گفتگو ہوئی تو اپنے صاف کہہ دیا کہ ہم ہر ہتھن ہتھن و لیں گے شک ہٹنے سرکار کے کہنے سے کہا ہے اور قرضہ لے لیا اور عدلیان محمد منو خان کے ذمہ کا ہے لیکن سرکار نے اسکا دینا خود قبل کر لیا تھا اور اسکو کوئی غرض

عدالت میں پیش نہ جای گا بہتر ہے جواب دہی کو انھی کر لیں مگر کار مدار صاحب تو جو ابدیت کو گئے۔ لگج صاحب بہادر
 تنک کے کہلا کر پوچھا کہ ہزار دستخط لکھ کر مجھے عین یا نہیں تو پھر جواب نہیں بن آیا اور معذرت فرمے دگر کی کر اگر آپس آئی اور
 انوی صاحب کے پیام سوا میں کر آیا کیونکہ بر وقت حکم غیر صاحب ہا در نے کہا کہ بہر ذب صاحب کو زبان نہیں تھا کہ سطر میں تنک لکھ کر لکھا
 اور دست آپ کی سبائی کی سرکار سے لکھوا دی تو لکھ کر لکھنے تعریف کی۔ سبط حسین بنجی نام ایک شخص اسی سرکار میں ملا تھا
 بعد مو قف وہ جب کہیں نہ دگر کی تلاش کر جانے لگا تو آپ کے کہل گیا کہ ایک صاحب میں میری تین سو روپیہ امانت میں وہ آپ لے گیا اوس
 مہاجن نے وہ روپیہ تھوڑے تھوڑے کر کے دو تین برس میں دئے اور آپ کی صرف میں لکھے باج سادات بس بعد جب وہ شخص آیا تو اسکے
 سو روپیہ کا دسوی تنک اس کے ضمانتی سے بعد ازاں منافع ما جب کے لکھ دیا وہ پہلا گیا اوس سطر اور کئی دفعہ تبادلا تنک اس کا درجہ
 قضیہ کا اتفاق پرا آخرین ایک دفعہ اوس شخص نے اپنے کل تنکات ایک شخص کو دے کہا کہ ان میں آپ کا ایک تنک کا قافی میعاد گذر چکی ہے
 شخص کو نے اسکو دیکھ لکھا کہ یہ روپیہ تمہارے دو گئے کیونکہ تین برس سے زیادہ عرصہ کے طور پر لکھا اور پھر کچھ وصول نہیں ہوا
 اب اسکی کہیں سماعت ہوگی مگر حسین بنجی نے اسکی پھر پروا نہ کی کہا جس شخص کا یہ تنک اسے چھو گیا اسی امید پر کہ نہیں ہے سہرا و شخص
 کو مبرا تعجب ہم اور اسکی بات کا یقین نہ کیا لیکن کچھ عرصہ بعد جواب اسکی تنک بے اداسکو لکھا کہ کیا اور کہا کہ اس قدر محو و
 ہی ہو چکا ہے تو اسوقت اوس شخص کے تعجب کچھ انتہا نہ ہی کیونکہ اپنے بلا لحاظ قادی امام تنک سے بدل دیا تھا اور اسکا سو ہی چکا
 دیا تھا۔ اور بعد تعجب کہ سرکار لکھنے نہ سبائی رعایا پر انکم ٹیکس جاری کیا تھا اور اس شخص کو کر چکے امدنے دوسروں سے لانا
 سے کم ہی سستی کر کے واسطے تحفہ امدنے اور تنوع سالانہ ہر شخص کے بیچ سفر کر دئے تھے اور وہ غیر دگر گار پشہ لوگوں پر باعتبار خواہ
 کی اور بل حرف پر انکی آمدنی کی تخمینہ پر ٹیکس لگاتے تھے تب اپنے باوصف اسکی کو تنخواہ مقرر بل میں دوسروں سے کم ہی حق اخیر
 کی رقم مثل دستور و غیرہ کو جو کہیں کہیں ہتی ہی خواہ کے ساتھ جمع کر کے اسکا تحفہ کیا تو اسکو قابل ادائیگی محصول سرکار کے دیکھ
 خورا انہا نام نقشہ میں لکھا دیا کہ تو کو گنج کہا کہ حق اخیر کے آمدنی اول تو جہان ظاہر نہیں اور دوسرے ایسی ہی کہ کہیں
 اور کہیں نہیں آئی اسکو مانا نہ کہ رقم فرض کر کے خواہ میں جو دنیا اور اسبہ محصول دنیا نقصان سے خالی نہیں اور لوگوں نے تو اپنے
 ظاہر آمدنی کو ہی حق الامکان چھپایا ہے اور آپ ایسی آمدنی خود ظاہر کرتے ہو۔ مگر اپنے بنظر دیانت داری کو خیال نہ کیا اور
 چند سال تنک بخشی خاطر ٹیکس دیتے رہے۔ علاوہ اسکے آپ کا چال چلن ایسا عام بند اور مرغ و مرغیان ہے کہ تمام بند
 آپ سے خوش ہیں اور سب آپ کا لحاظ اور ادب کرتے ہیں عرض طبع با کسی قسم کی بے اطمینانی آپ کے نفس میں نہیں ہے صرف تو کمال
 اور شادمانی آپ کا مدھر ہے آپ کی کسی بات میں کذب اور یا کا اثر تک نہیں ہے ظاہر باطن صفای کا جلوہ نظر آتا ہے
 کہیں کوئی بات ایسے نہیں کرتے کہ جس کے کیا دل چکے اور کوئی جو کچھ سوال کرنا ہے تو حق الوبح اسکو مایوس نہیں جانے دیتے
 صلاح ہر ایک کو ہمیشہ نیکیت میں رہنا کہ کہیں کہیں کہتے آپ کی ان عمدہ عادتوں کا اثر مسلمانوں تک پہنچا ہوا ہے
 محمد خان صاحب نعلت صاحب زادہ علی اکرم صاحب مرحوم کہا کرتے ہیں کہ لا رہی میں نام اوصاف تک موجود ہیں ایک سہری نہیں ہے

کہ وہ مسلمان بنیں اگر مسلمان ہوتے من اوینین کا مرد بوجا تک کو آئے اعر سے ہر مذہب کو مسلمانوں کی محبت رنجی اور مسلمانوں کی ہر چیز
 زیادہ تر عاقبت پیدا کرنے کا کام لیا اگر عہد میں خرافوں میں ان کے لیے ہندو اور سیکھ میں بن بکار و زور اکثر رہے کہ وہ بھی سے
 کیا وہ بچے تک طالب علموں کو پڑا کرتے ہیں اور پھر شہان کے پوجا میں میٹھا جاتے ہیں جبے ٹھڈی لگان کی پوجا اور شوشو سہن نام کے
 پاپ سے خارج ہوتے ہیں تو درگاہ کی پجری میں اپنے نوکری پر چل جاتے ہیں اور شام کے قریب وہ ان سے اگر کہا نا کہانے میں شام
 سند میں درشن کرنے کو شہر لے جاتے ہیں اگر کہیں کہنا ہوتی ہے بعد درشن جا کر کہنا سنتے ہیں گیاس کمارت رکھتے ہیں گوشت
 شراب اور دوسری ممنوعات سے مطلق پیرتے ہر عام میں بالکل سادگی ہے دنیا کی طرف بہت کم خیال لیکل ہر عاقبت کا زیادہ دوسرا
 رکھتے ہیں اور بیش خوش نشان یا شہتے ہیں ان کی بات کا افسوس اور نہ کسی چیز کی ہوس سرگن اور شہا کا عقیدہ اور پھر گز
 بیگوان کا اشت ہے ہر وقت اوینین کی یاد دلیں اور انہیں کا نام زبان پر ہے بلکہ ایک کتاب ہی اوینین کی حمد
 شان میں بطور شہادت کے تصدیق کی ہے جو بنام تصادیر فریادہ ریلے متشی لوگنو صاحب میں چھپ کر شہر ہو گئی ہے اور سی
 مذہبی رتی اور ترک کیا جتنے سے آپ کے زبان میں ہی کچھ انہی کے کہ جسے جو بات کہتے ہیں وہ اکثر موعانی ہے کہ تہو اہت کچھ
 نجوم میں ہی دخل ہے لیکن عمر کے رہت کوئی رہستانی اور پرہیزگاری ہی تو ان کا بچا اثر رکھتے ہے اعر میں چند شخص
 ایسے موجود ہیں کہ وہ کہات کی تصدیق کر سکتے ہیں ان کا ایک محمود سادات ہے وہ کہتا ہے کہ جب مجھ کو کسی تکلیف ہوئی
 اور میں نے لالہ تین لال جی سے پوچھا ہے اور انہوں نے کوئی مدت بتادی ہے تو اس کے بعد ضرور مجھ کو خلاصت ہو گئی ہے یہ تو
 میرے سامنے کا ذکر ہے کہ لکھنؤ شہر میں سادات مذکور نے آپ کی پوس لکھا کہ بیت دین سے بکار ہوں اور اب
 قضیہ ہی نہیں ملتا تو آپ نے فرما دیا کہ حساب کر کے لکھا کہ ستائیس دن میں غم ہو جاوے گا سو ایسا ہی ہوا کہ عرض ہے
 ایک مہینے کے بعد میں ایک دن سو کا پڑا جو جانا ہوتا ہے میں ایک کو بی بی ہوئی دیکھ اوس میں سے محمد نے لکار لکھا کہ کو
 صاحب سلام اور جب اس کو پوچھا تو کہنا کہ لالہ جی نے فرمایا تھا ستائیس دن روز مرہ ابان بند رہو یہ ہمیں ہوا گیا ہے اور
 میں خوش ہوں مجھے اوسکی خوش اعتقادی اور اس کے موجب اس کے عین وقت پر متبع ہونے سے بڑا تعجب ہوا آپ کے
 فرما میں زندہ دلی اور حاضر جوابی ہی موجود ہے ایک دفعہ صاحبزادہ عبدالکریم خان صاحب نے اپنے اول کار کو دوم اور دوم
 کو اول کر دیا تھا جب یہ ذکر حکیم نظام علی نے جو امیر کے نامی بیٹوں میں سے تھے سنا اور آپ سے برفاقت ہو چکا کہ کیا
 آپ کے یہاں کا مدار تغیر بدل ہو گئے تو آپ نے فرمایا نہیں مقدم موخر ہو گئے ہیں۔

صاحبزادہ عبدالکریم خان صاحب رحمہ کے پاس میان احمد علی جو امیر کے پیراؤ دن میں سے ہیں اکثر اوقات
 وقت اکثر تنہا بجا کرتے تھے ایک اہل کتب میں ہر کار مدوح کی طبیعت حاضر نہیں ہتی یا واقع میں میان احمد علی نے
 ہی خواب اور پرستار بجا یا غرض اور سوت مزاج مقدس ایسا بیڑہ ہوا کہ میو تک اسکا اثر باقی تھا اور دوسری دن جب
 دربار ہوا تو والد صاحب ہی حاضر تھے سرکار نے وہی مدت کی استمار کا ذکر چیرا اور فرمایا کہ کل رات تو میان احمد علی نے

عشق نمان میں ضایع ہوئی ہے زہر ہے کہ گھر پہ مثل نبات ملازم عشق کی موقوف بالکل لحوت دال لٹکے دریا میں جیسے دختر ناکہ مت کا بہت شان آگئی کیونکہ نہ غم نہ شایاں صلحہ درگوش چاند داری میں ہم تو اس گد زبیت سے بد ایک بدخشن کاموں طالب پیشکے دوپول جو گر کس فیض کو	اگر تیرے فکر کو اپنی ہی نفس میں میری سہرات نا صفا میں اگلا اوس شہ کی تھک پڑھتوں مثل سرخاب ببار کرتے ہیں اس ہی سوخت ادھار کرتے ہیں جیت ہم تری جھٹکڑ کو دیکھتے ہیں در بار کیا ہے گوشارے میں کیسے صیبت میں آہ مادی ہیں دل ہی میں مضطرب کرتا ہوں ایسا ہوا میں گمانہ بھی بدکھتے ہیں	میں ہوں ہمارا دس کرب کا کر خواہ لگا دی جو کئی نہ اوروں ہم جوتن سے ہی لاکرتے ہیں انکے تہمتی نہیں یاد دہانے کا م ہے نہ لاپس سے بھوت تجربہ ہی جڑا میں دیکھیں ہر گناہ ہے بطلانہ بازی اب و شیش آج زہم شراب کرتا ہوں شوخی تھوڑے جو گرسنے لگے ہیں بیکار نہ نہیں دھن میں انکھتے ہیں ہے قتل عام جو میں ان میں کھتا ہوں بندہ میں بت کی پرتھکا ہر دم دوش پر کھکھکایا کرتا ہی ہوتا ہوں کیا خوشنما ہر باو میں سرکے ہر آفتاب کسے کیا ہو میں تنہا ہو کر رہتا ہوں انفصل گل میں کیا میں کچھ ہر چاہی دیکھ گشت میں پتھر پتھر اٹھاتا ہوں	دیو جان بچے دو اشیرین کڑی ہی دختر زلی خجائیں سیر دیدار خدا کرتے ہیں بہت اسیطہ کیا کرتے ہیں اور حقوق کو کما کرتے ہیں گلزار چاک گیان جو کھو دیکھتے ہیں دس جلائی تو پس لاری میں شوخی کو حجاب کرتا ہوں عمر بربت قدم ہی ادھار کرتے ہیں دید کو ادھار نکلتے ہیں بھلیکے ہیں کڑی شرب تابے کسی پتھر بندہ ہمارا عشق ہی لہو کو چھیندیں پتھر دل پر میری کین کھو گروا دیکھا نہ ہے ہا کوئی اکڑ گئے ہیں جیسے ہر جاکھل شوخ جو اگلا گلا دست جھٹک چاک ہے سہرا فوٹول صدا نکھ لیکم میں طرہ بسک کبل
---	---	--	---

دیکر

ماند ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی کیا کیشیتہ میں شہینہ کی ہم دل تو تے جانیو ہر صفت کا کھنڈ سنگہ دس نہ ہے معاملہ اتو رات نہ آئی سیر کھانے اکوٹ ہے رنگت دل ہے فرما دیتے ہیں بہار دل طالب دیا بھت میں ماری انا ہا کو شہ فونگڑے میں آنا جو کھیر جو نہ شکرے میں چتر ایک شیف جیسے ہے چتر گر از فرور کو موند لگا اکوٹوں میں اکوٹوں میں	ہے بطلان میں کہ کوئی کھنڈ کوٹ میں شہ نام کیکا لیکر یعنے ہر دم نہ ہے شکر توار یعنے ہر دم کہ کوئی شہینہ ادبے ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی پر تو میں عشق کو کھانا چاہی دل کھڑکھڑا دیا بھت میں کوئی کھنڈ برا سو رفت جلا یا بھرتے ہیں ذالی ہو چاکہ لگ خیرت میں میری میں کھانا میں چیتے ہیں شہ کو سواری کی ڈرنا ہوں صنم کے کھ کھ کھ اگر ہادی تو	صنم کا کھ جو ہم لپٹتے ہیں ہی ہر گلوں اچھا ہے دیا ہر سدا کیو کر کوئی اپنا کوئی ہاں اوس بچہ کے تصد میں کسی بھٹک لیکو صنم ہادی تو	آلی باباں کبابس دی لٹکے نہیں روتا ہوا چھان شیش میں ہوں میں ہر گناہ ہے جابے ہر گناہ میں آہ جیتا ہوں میں زہر ہا ہوں ہنا دی لہو کو کھینچے ہو لٹکے تو
---	--	--	---

دیکر

چہا چوں کیونکہ اوس پردہ نشین کی عشق نہاں کو غضب میں ہوں ہر اس دے ایک کھ کو دن ہا کو	فغان کو سوز دل کو نہ گسٹ کو جیشم گراں کو لگدہ کو ناز کو ابرو کو لب کو رخ کو خراگان کو
--	--

بخجود منشی بکلیت نراین غایت لال قوم کاتبه بیست اگر باشند سکندر آباد ضلع بلند شهر مال سرشبه دار

عکس دینی کشمیری اچھر کہ، اء محی ذکی اور زمین بین اور کبھی کبھی ایک آدھ شعر سی موزون کر لیتے ہیں

شب بہتاب میں گرہ مہیا کی کہ
بغل میں ابرو تو سی انی لدا رکھو
گر انکی سوا دوسہ کچا نقل اگر ہو کہ
علین اس شکستہ عیا تب باہر ہو کہ

پندرہ برس کی کسن سے انہیں شعر کہنے میں فارسی اور اردو میں موزوں غالب کے شاگرد ہیں صاحب دیوان اور تصنیفات

منعذہ جبکی تفصیل تذکرہ معیار اشعار ہے ہنودین کہ جہاں فارسی کلام انکا درج ہوا ہے فلم بند ہو چکے ہے ، ابر

کی عمر سے، ہر برس تک مناصب اور جنگی و منشی گری وغیرہ سب کار اگریزی پر مامور ہر کرب پستندار میں اور اس کے

نوکر چاکر سوسے علم رسمی فارسی عربی اور کچھ سنسکرت کے جملہ فن شاعری و علم الہی و تاریخی و جغرافیہ و نجوم و منطق و

خدا پر جیلے واقف ہیں و مذہب خدا پرستی کو وحدانہ تسلیم ہیں اور ذوق مومن غالب لفتہ اور سیفتہ وغیرہ سمجھا

نامی کے معصوم اور ہم ستارہ بین راغم مدکہ سے یہی خط لکھا ہے اور سند جہ دین ظلام خود او کا اس مدکہ

جیسے بیچا ہوا ہے اور جسی کہہ ہے کہ ہماری قوم میں تعلیمت میں اور قابل الحارہ۔ دیوان عام سے

[illegible][illegible]

دگر

رشته رنگ گل بونه چنباک خنبل از زخم سینه بیل کامیکور فو موگا

اتنی میں کب کا حسن خاکو نکلا
اگل میں شمع کی گونگر گل کا رنگ دیا
سودا گویا جی جیبر آہ قتل وہاں شہنشاہ
تو ہو گئیں ہم گھامیں ہنسنے کا تو ہو گیا

و دیگر همیان جیب اپنا فروغ جمال توئی کیا
تمام کر دیا مدھ کو کمال توئی کیا

بنیاد سرور اخلاق بود و نوع اسی عشق
بس این تو جمع حکمرانان توئی کیا
فتاب یکیکه محبک بود با فتن یکیکه
آتشک این عید کو کافر مال توئی کیا

قدم کو ہاتھ لگایا تاہم ہر عرصہ گناہ
 بچاؤ دلیس عبت اقبال نونی گنا
 مرا خوشی میں تیری سبب تصویر
 شب افاق کو عقد وصال نونی گنا

کیسے کرتے دلا و صفا اب سہو
زبان کو میری جہنم سے لے کر
جو دہ خواہ میں آئے گی اس خواب
مگر زید علی ہی خیال توئی کیا

نه ایاده بین ای و مرگیا یه خبر
بهیسی بی جو کار فعال می

مربسا فاضلی می آید بابر مرغوبیا
ابریسان می را جو لعل و کبریا
حالت او سیاه چو خاک افریونیا
ناله تنه در دهن و سکه گشایا

لفظه واحد است که تکی بر حرف اول
از آنجا که این حرف اول است
در هر دو بیت که در این بیت
تکامل یافته و به یکدیگر پیوسته

حال میں بربروں کے ہاتھوں میں آگیا
 یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں میں آگیا
 یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں میں آگیا
 یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں میں آگیا

و کوه چاهو | صفای پرور | سید سید الهی پرور چاهو | سیدی پهلوی ای بی بی | و کوه چاهو

مرکب ہی ہستی پر نشوونگہ و فوٹو کر سکا ہرگز نہ عوامی جگہ کی ہستی کینچن لایا سینہ میری ان گنت گیسٹ	خجینہ خاں کیا جب ٹٹا نشتر مرگ گھسی ہستی پر میری جھوٹ گھسی بر تو رکھا مہن نہا بدلا دیا مرگ	جو نہ خود دیکھ کلام ہندو ہاں نہ رنگ نہا تو ترشہ ہر مرگ گر چہ شب و شب کمال ہلکے مرگ
--	---	--

اشعار متفرقات

جانبہا بجمہ و دوازہ ہر ایک صبر بیارائی خدائے اعلیٰ خدش کیا کیا ناپرا جو غم نہ دے فراق کا	خندہ پہلانا قیامت ہو اوٹھنا بدل میں جن شمری میں فی وقت الف تے در سند کو گھنڈ ہو گیا	گورنے مردم دینہ ہجو ہا ہا ہا یا حضرت خجہ ہے یہ تو ترشہ دم ہے عائی خندہ کو نکندہ ہو گیا
تنگے نہ ہند اسی آپ کو بس سیریا خاک در اس میں صبح خاک کا کہا میں او دین میں او کو دعا	پانور کی ہی ہادی کو جہاں ہکا ردناک دشنام کے نو کہ میں ہم نیر بار انت خجہ میں ہم	ہر اکھضر جام ہی جا آب شراب گری ہی گھنچے کی جطر جسے در تیر پہنچے تیرا اور سنن پر چار
گر موئی سر سے سیکو نشی تو آب خودا کی چشم جادو گر ہے ہار سوزن ہدی کی کو میں ان لیر کا	نیر بار انت خجہ میں ہم ڈا ہے اوٹھ اوٹھ اوٹھ جادو عمر کی نشی داک و مار تیر کے	اسپر تے میں کو فنا میں ہم کر دیا حجاب ہے اوٹھ کر طاق دیکھ لو آئینہ دیکھو ویر آئینہ
گر ہے گھنڈ قتل کار ناموں مستعار و ان خاص	قندیل او کو ہوا ایک غنچہ اوی کی کشتی ہی ہر میر کی کشتی کئی جیتی ہی جیتی عورتی غنچہ	چھ سے دو کڑی کوئی کڑی ہو گیا خودا ہا ہا ہا ان کا زونکا لرم تو سنا ہا سخن تغیر و تابی ہو گیا

مستعار و ان خاص

جسٹا ہی سینہ میں غنچہ شہین دائیں ہاتھ کی غنچہ شہین کڑی کی چوٹی ہی غنچہ شہین	نظر میں غنچہ شہین و غنچہ شہین سینہ سوزن میں غنچہ شہین پر دایرہ میں سبب ہو گیا	خونچہ دیکھ کلام ہندو ہاں نہ رنگ نہا تو ترشہ ہر مرگ گر چہ شب و شب کمال ہلکے مرگ
غدی کی وجہ سے ہو خود گن زیں ہجرت کی قدر و قدر توئی رتبہ یوسف و زلیخا کیا	ہو جیو رشادی شہین غنچہ شہین دہ گنہ او سکی ہ غلام اوٹھ ابھی غنچہ شہین ہا میں ادا	تو شلایہ خجہ کدہ یہ قدم ہا کہ دہن ہی ہر ہا میں ادا سوئے غنچہ شہین ہا میں ادا
سبک کیا خطا کی گھنڈ اوٹھ نہا یوسف جاکو عزیز سوزن	میں غنچہ شہین ہا میں ادا بھا کی غنچہ شہین ہا میں ادا	کہ کو سپر نہ گھنڈا رچہ

مکتبۃ الشعراء الهند

<p>دور ہنرمیں سی برنگ گل پہ چھایا گیا جسم لونا کو جو کسرا دوسرے نکال گیا اس ہی کا جو کسرا جو کسرا ہی ہوا گیا میں نے دیکھا ہے آب و مینا خاک ہی میری کشتہ کو نہ کیا گیا نصبت اور ہونہار کو نہ کیا گیا اس قدر ہی چھلکا توئی ان کی کشتہ تہا بہت بہک ہی میری تختہ چلے پڑے نہیں جتنی سڑا ہوا گیا دیکھنے کا بیان تو دیکھو سرور خان میں سرور گزشتہ گیا پیدا ہوا تھا تھوڑی جہیں کے ساتھ ختم ہو دودھ پی میں غنم کے ساتھ مدون میں تیرے دار نگہ کرے خوشنیکہ جیتے ہی تھوڑی لکڑی کے جن میں موسم گل کس نہ تھا گیا دلا تو مینا کوئی ان کو دیا ہی گیا بچے سے ہے گرانی میرے اور بہرہ دہی زبانی میرے دو دل کی مہربانی ہو گئی نوجوانی جی پرانے ہو گئے بات چوڑے تھے جانی ہو گئے جان خدای جسم فانی ہو گئے تلاش میں ہو گیا ہم کہاں سے بس ایسی ہی جی میں ہو گئے تھے</p>	<p>کے سوسو چوڑے دیا خاد کو جو سونگئی ایسی خوشنیکہ کے ہم ایک شرب جو نہ تو شہنا نک جلو میں رہو قریب کی کسیر زندگی تڑپان نک کہ کو بند ہو نہ کہ کام اور کس ہوا دل کو شہنا کجا میں ان کو نکھیں نہ لکھا کہ کہ جو کو قتل وہ مغرور دلا جو کہ میں انہا ہوں کہ میں کہ میں غور کو دیکھنا بخشہ عتاب پناہ الی میرے جوان میں گستا کدرا ہی خوشنیکہ کو شہنا ریشہ ابرو شہرہ آفاق ہے قیس کے بعد جو پڑا لان پیدا جھٹ جھٹ جھٹ جھٹ جھٹ جھٹ سرور خان میں سرور گزشتہ گیا ابھی گزشتہ میں ان کی کشتہ اپنا ذلت سی ہو بار غلط بھیجے غالب کو دیکھو بیام دھوپ میں محشر کی مایہ میں کسا سستہ بن بی بی ہی دھون شہ کے پنے سے کیوں دم میرے برین آیا جب جان زین کے اہل ان کے ان کے وہ گھر میرے آئے سوئے تھے</p>	<p>روشن تہہ گزشتہ عاشق کی لاکر بعد دن کے سوسو چوڑے اس کی جو کسرا کا جادو شہنا جان کو میں پر دلی پر شہنا خندہ کا خندہ کش جو بیام کا غنیمت پر جلا یا ہوا میرے ان لکھا لکھا لکھا لکھا لکھا در نہ کہ نہ کا جادو شہنا تم کو لکھا جو شہنا کا دھنا اب کہا جانتے ہو کو شہنا گزشتہ خود ہی تہہ گزشتہ احوال اور کس گزشتہ شہنا خال مان کو کسرا دوسرے نکال گیا تو میں کیوں نہ نکال گیا تیرے تیرے تیرے تیرے گزشتہ نے اختیار ناہے ابھی خیر کو کسرا دوسرے نکال گیا حیف میں اور مردانی میرے آبرو دھو گئی پانے میرے آبرو دے ابر پانی ہو گئے تھوڑی نوجوانی ہو گئے میرے عمر جادو والی ہو گئے آتش آب زندگانی ہو گئے بادرا دیکھ دیکھ گئی ہو گئے جہاں ہی ہو چکا نہیں ہو گئے</p>	<p>کے سوسو چوڑے دیا خاد کو جو سونگئی ایسی خوشنیکہ کے ہم ایک شرب جو نہ تو شہنا نک جلو میں رہو قریب کی کسیر زندگی تڑپان نک کہ کو بند ہو نہ کہ کام اور کس ہوا دل کو شہنا کجا میں ان کو نکھیں نہ لکھا کہ کہ جو کو قتل وہ مغرور دلا جو کہ میں انہا ہوں کہ میں کہ میں غور کو دیکھنا بخشہ عتاب پناہ الی میرے جوان میں گستا کدرا ہی خوشنیکہ کو شہنا ریشہ ابرو شہرہ آفاق ہے قیس کے بعد جو پڑا لان پیدا جھٹ جھٹ جھٹ جھٹ جھٹ جھٹ سرور خان میں سرور گزشتہ گیا ابھی گزشتہ میں ان کی کشتہ اپنا ذلت سی ہو بار غلط بھیجے غالب کو دیکھو بیام دھوپ میں محشر کی مایہ میں کسا سستہ بن بی بی ہی دھون شہ کے پنے سے کیوں دم میرے برین آیا جب جان زین کے اہل ان کے ان کے وہ گھر میرے آئے سوئے تھے</p>
---	---	--	---

صبا نے جو اد کو سحر لگادیا سو جگر یہ پناہ نہیں دے جو زور دست بخت باقی ہی کی آئین ہو چروٹے جھا جھکے جھا جو جھوٹے پوسا قہر پر اسات میں جس کا شبخت دزدے ہم جو ہم آتش کمر نہیں کہ تو ذکر اد کا ہو کیا گرا تھا ہے عشق کا عاشق ہے طبیعت آئی زہرہ جو بات پکڑا ہندین جابر تیرے تھیں سننے کو کہ چشم دیوانہ ہوا شکل شکست آبی مکن ہو طرح آہ نے دل ہی جب نہاک کیا دکشت پکڑی تکی کیے ہیں	گئے لوٹ گھبراہٹ ترہینے ہجر یا لگ کر تھیک لکھی ہوئی ہے تربت آنکھ کی جلائی ہوئی ہے یہ بات کو سیکل جلائی ہوئی ہے ہوئے سے حوت انکھ بجائی ہوئی ہے ایسے زمین آئی کی بوش چکے دہن پہن تو پر زمین لکھی ہے ہندین جو میں تیری دیکھ کے تو گرا نوشک بولے کہ تیری آرزو کیا جو جگر کی گئی دیکھی چوکی ہے حیف قانون چھوٹا ہوا سار شکرانہ گرہان کا ٹوٹا لا کہ لگ کر جلا کے خاک کیا او نہیں کیسے کوڑاں اوہا پیسے مربع غم کو تیری کہ پھر نہ تو گرا	کہہری کیسے کہتا ہوں تیری قاصد کو کہہ رہے کہ تیری کس فن کی شب لگوں میں ہر چہ رہنے لگا جو جسے غبار کوئی دلت بھیر دتی جن پہ نکلتی نہیں ذرا تم کہو کہ بوسہ و نہشت نہ کرنا وہ خوش غم نہیں مچا جو گرا رکا جگالی ہی میں انکی تھاپا دکانہ دولہا میں جو اس کی گرا تا کہ میں اپنی لکھ رہے تھیں ہوئے میں پادیر ستاری و مجھ کہہ دو لمین و نام میں آپ ادبنا نہ پھر خدا کو ای سنگ یاد بہر چرخ جہاں پہ چاکے جیشین	اپنی طبیعت کیسے کہتا ہوں تیری کہہ رہے تو بات اس کی نہائی ہوئی لکھا و محو میں بسائی ہوئی ہے یہ خاک قصبائی آتشا ہوی ہے رفت کہہ ای میں جلائی ہوئی ہے نفس کو کہنے دو کہ نہ جھکے نہ نکلتے تو کہے جو کہ وہ ہو گیا جو کہ تو شوق ہی ہی تیری بار پیا ہماری غم کو چاہت رہو کیا ہے
محض زبان بہا کہا بطور اشت پدی سسی بہ رام بان بر عشق نل فارسی امیر خسرو دہلوی			
سورت چھیلی من لبی سندر سونی سافوری ماتے کٹ کا نہ ہے کٹ جہنا کے ت کہہ بانہ دی	وچن بال او کہہ بیاں آبن کے مات سہا ہی اے چہرہ زیباے تو رشک تان آذر سے	ہر چند وصف سیکم در حسن زمان بالا تری	
سافل ہرن مافدن کو مل چون بن جوی غیون میں چہل سینون میں بن چہل جلی	کہہ پہ لنگ لنگن کی تک نکرہ کہہ سے جھک تری تو از پری چاکتری و زبرگ گل نازک ترے	و زہرہ گویم بہتری حفا عجب دلبرے	
نو کہند ساتون دیو پین بہرمت بہر اے لے جنم ترچہ نہشت دیکھ کوڑا بیکے نہشت دس کم سے کم	دھونڈا او دے سے است دن ہر ملک بن کلاو تم گرم آفاق را گردیدہ ام ہر تان ورنیدہ ام	بہار زبان دیدہ ام لیکن تو چیز دیگرے	

چون چہل پہر کی گئی کینو کو نہ جیکو بہا ہے تو	جہل چتر تلی کر کیوں کو نہ من پس جا ہے تو
عالم ہمہ نیماے تو خلق جہاں شیدا ہے تو	انجری کے گیسے رہے مکاری سپہ دو بہا ہے تو
دان زگرے رعایاے تو اور درسم دلیری	
انہیں میں دانوں کی جگہ کاو نہیں کنڈل کی دھک	ہونٹوں پہ لالی ات دیک گیسے کاہتے پہ تلک
تا نفس می بند فلک کس ہا نہ دادہ این تلک	صورت سلونی سا فوری بکھری کچوں پہ الک
حری ندانم یا ملک فرزند آدم یا پری	
مومن سہوہرین ہر من منوہ ستاری گنور	بالک بھی دیکھے اور ترن اجل برن چنچل چستر
ہرگز نیاید در نظر صورت زردیت خوب تر	دیکھے انوکھے سراسر دردمرث کو دہیان ہر
شمسی ندانم یا مہر یا زہرہ و یا شتری	
حبس دہی ہی گشت گشت بسن دہی مچہ میری ہدے	سورت وہ تیری دہیان سی سوچکے من میں گد گدی
من نوشدم نوم شندی من تن شدم تو جان شد	رہتی ہی لندن جت چڑی ہوتی بنین چمن بل جدی
تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگرے	
جب لون ہی میری دم من دم چو توں جھکوتا ہوا	سے کرشن ہی جود ماندن ہے نندست اب کردیا
خسر و غریب ست و گدا افقادہ در شہر شدا	ہوں ایک تو پرسائے میں پیصیر میں اور دوسرا
ہا شد کہ از پھر خدا سوسے غریبان نگرے	
بی فکر تخلص لالہ من مومن سرد پ چرشتہ دار اور شاگرد لالہ ہری پیرس ای مانع کے تھے	
کیوں پیشے ہو بیکرتا دینین	تدیر میں ہی وہ بت پہر جا کر
بسیغم تخلص منشی بہتای ہی برادر زادہ منشی ام آدمین ہسنت مال توین محال ٹوٹا کو گنہ و ضلع برناب گنہ اودہو	
خاکین عاشق کچا تیر دی گشت	گلوکار خوش تر ہی عشق جاں کھلا
بال سن چہ زگرے سوزہ تلک	گلشن جرم می مانع و نواں طرح
یعنی پر شاو اور حال معلوم نہیں ہر دوشہر ادنی حضرت نادنے کتاب محبوبہ من کے جلد اول سے لکھ کر بھیجے تھے۔	
سکند آیا جان ناپتا جاگد گر	صدایہ کلان میں بھی مانع ہے
یہوش تخلص منشی گوریال ہاشمندہ لکھنؤ مختار عدالت فوجدار سے اور حال معلوم نہیں ہوا۔	کہ اب لکھیے کام کہیں کس پائش
در جود میں از یک قاعہ موی	دست پا عاشق کے آنہ نظر ہو
نور کو دیدہ عاشق میں مہا قی نیر	استدہ کی من شمس کی گشت
یا اپنی کوئی یا کرکس جو چھنے	خضر حاکم لہ بہتا آب ہی گشت
دیکھ کر جھکودہ جا کرے یا مومن	لغضہ صلا کی غضب میں ہے برادر
ہنس کے نوا ہر دہ چڑی لکھ کر	موس سیکس سول اوجیب کتا ہوز
سبے رونو کتے سیر لایا دیا	خاموش اس پر نہ کئے شکل دیکھ کر

قہر بان کہی صفت بنے ظہر من	خداہ آسمان کا زمین ہی ملا دیا	یکدہ رخ و دین کہار کا جھانکنا	نہو کی نصیب صفت بہت پریشان بچہ
ہر چہ میں کا حسن بے شکاں حال مرد	خود کو حسن لطیف کھنڈاں بچہ		
<p>سروانہ مخلص راہ جو تے شگہ عرف کا کاجی بن اجہی بیاباد قوم کایتہ اعظم ان کین نواب شجاع الدولہ بہادر علی اودہ ہی ایک جوان خرم و شگفتہ خوش نشال و بڑی جال تھے اور وہ لودو زبان میں صاحب دیوان گزشتہ میں اکثر محقق لوگ اذ کو سب سنگد دیوانہ کے شاگرد دن میں سے خیال کرتے ہیں اور بعض ہر حسن اور مصحفے کا شاگرد لکھتے ہیں اور سباعتبار زمین اردو کی شاعری کو حضرت پروانہ نے اپنے عہد میں خوب تر سے دی وہی اپنے استاد سرب سنگ دیوانہ کے برے حامی اور بری اس زبان کے تھے اور فارسی کی شوگر کوئی میں ہی بڑا لکھ رکھتے تھے چنانچہ ایک دھند شیخ علی حنین صفہائی کی طافات کو گئے شیشیم نے نازک مافی سے کہلا بھیجا کہ سطر درین بزم مہبت بگاڑ را کا کاجی نے خود جواب دیا سطر کہہ دیا لگی اور پروانہ را حنین اس لطیف فی البدیہہ کے سننے سے بہت محفوظ اور مسرور ہوا اور طراک نہایت تعظیم و تکریم کی مندرجہ ذیل اشعار پروانہ کے روشن مانی سے ہیں۔</p>			
نیم آہ نے شایر کیسے کی تاثیر	شگفتگی سے تیری بچہ دان سے	جو گری عاشق کو اکی نہ گزرتا	نہ لکے خون راہوں کو تصور کرتا
سدا جامی ہر شہزادہ چشم تیرے	طرحی ہی میں ہے اس کی تصویر کرتا	کیا جاتا ہدم کو دیکھتے ہم تو	ہر جذبہ سہا پہی بدل خوش تھا
آئینہ سان صبا جو ہرگز رنگ علم	اس میں عین عجیب ہر ذوق و آئینہ	کبھی ہی خند لبت میں بیکار	ابھی ہی ان ہرچیز میں بیکار
صادق بھو کو محبت میں کا کا	جو صوفیہ چال گریبان نہیں ہے	میں بن اور جو ہے مجھ کو کا کا	وہی ہی وہ رنگ ہے کہ کا کا
<p>سروجن لالہ انگد را سی ٹھٹھ پریشہری داس متوطن فرسے آباد۔</p>			
تیشا دشتن مہو تیا جی فرخ	وہ دکھائی جو اکے لب ج کر ن		
<p>پریمی تخلص جو میں بنی گوارا شہدہ دہلی شاگرد مزار حیم الدین حیا۔ یہ دو شعر ان کے ہیں۔</p>			
ابھی مرے دین غا باز دیونا	لکے ناش میں خدا جاکر ہو	دکھو ہی زانا ہا نیچہ ماہ صیام	دکھو مرد و میری موزر قضا ہو
<p>پریشان تخلص مولال شاگرد شاہ نصیر اور حال معلوم نہیں۔</p>			
خون کی لہو کی کپڑا سی خالص	ہر بات پیچھے ہی ہر چیز پگالی تا	ہم ان کو اچھا و غیر ان کو اچھا	یہ وضع فی جاہان کیا تم نے دکھائی
<p>پریشان تخلص ہند دہ بندت جوالا پرشاد آذر کشمیری نام نہیں معلوم ہوا۔</p>			
میرے نہیں ان کہ عجز نہ ہو کہ	سہک ساری بصیرت سنا کا ہر کہا	بہت ہی ناواؤں میں یہاں ہیں	بہت میں ہی اگر شہ جاسکا کہا
ہوئے عین میں بیکر یہاں ہیں	ای صبر ہر جا خرقہ کی سیکی	راہت تعش اپنی کو ایک گل	بہت عجب از دہلہ پتہ میں تو کا
جہاں رات میں شام خلیں چور	کبھی میری کہ جہاں کی ایک چوکا	وانہ خود خود صوفیہ جو صوفیہ	تھک جہم کہتا کہ بڑا ہی جادو کا
	ہیا ہا ہا عشق میں جس نہ چنے	خل میں کہتا ہا ہا ہا کہتے ہے	

پورے غلصہ کیوں کہ قوم کا یہ سنگین حکم تھا کہ ہر شاعر و شاعرانہ ہمارے علم و حکمت اور طبابت کے
میں چھارت کا دل کھینچنے کی سبب بن کر رہی کے بار آور میں ان کی طرف کو انصاف کرتے تھے اور بدیدہ و خجہ کی کچھ
بہنیں تھے جو شراب کی صحبت سے بالکل اکتاہٹ تھا حالانکہ کاشتر تھے فارسی میں بھی کچھ قداد کو ضروری
دست لگا چکی مگر شعر زبان پر یہ نہیں کہتے تھے اور گواہ کی زبان بہت شستہ و صاف نہ تھی لیکن بعض شعر سے طرز سے
نبدی عیان ہے اور یہ شعرا انکی ذکرہ گلستان سخن سے بیان کیے جاتے ہیں۔

ہم نام نہادی ہی ہزار میں ہی عالم	دل چاہو نہ خندہ ایچ چہ ایشیا	خیز تو وہ ماہر کوں یہ جلاشی	چو راہی کہ ظالم تو ہی کسی دنیا
اس کا ہر دین لڑوئی لڑوئی چوئی	اسماں منور کی تیار فقیر ایشیا	یہ جو ہم کا کل جنت جانیوں کی	اس میں حاکم کو نہ دغا کی

بیر غلصہ مہاراج سنگہ برمن سنگہ قدیم تہرا دایل میں جوان غلصہ کرتے تھے اور ادا و جو دیکر ذات کے جو بے تھے جو بر خوری
میں شہر میں مگر گرات دن میں ایک فوسے زیادہ کہا نا بہنیں کہاتے تھے اور وہ ہی لغز جند کے سوائے طبیعت کو گوارا
نہ تھے اور نگین کہا نوں کچھ علاوہ اور سب قسم کے الطبع سے اجراز ہوتا تھیک تہ خط بہت درست لکھتے تھے اور جلد لکھنے میں بہت تیز
تھے وطن میں کبھی کبھی اور دلی میں اکثر آکر تھے تہ مندر ذیل شعرا انکی صاحب ذکرہ گلستان سخن نے لکھے ہیں وہ

بیان فضل ہوتے ہیں			
رات کافی ہی تر آئندہ ایشیا	اس کا کچھ کھاکہ ہے حال نہائی	میں وہ خاک تر افروزہ چون کھائی	داغ خورشید سے بیکر کو ایشیا
غیر روزاد کوں کہی تو ہرگز نہ	بیر کب بھیا چنا رخسار کی	بیر کب بھیا چنا رخسار کی	بیر کب بھیا چنا رخسار کی

پیارمی غلصہ لا راد ہے لال سنگہ نہرا۔

لگا جب بیان یار کا تو تاف غیب کہتا	بجو آہ رسا کے کون اپنا رہ غاموٹا
------------------------------------	----------------------------------

چو تر برینی لال قوم کا تہ پانی پتی کبھی کبھی نسخہ کے شعر موندن کرتے ہیں اور جب اچھی شعر کہتے ہیں تو صغیر
غلصہ لاتے ہیں۔ یہ ایک شعر ان حضرت کا نا در صاحب نے کہا تھا سو بیان درج ہوا۔

کتنے کمال کیج جوئی کو موٹو	بہر نامی اہل بیت کی جو تمام رات
----------------------------	---------------------------------

تاب غلصہ شتاب ای برمن کشمیری باشندہ دہلی اکشتاوشیرن سخن قی اول علم شعرین باغ میں جیا بنو شعرا ذیل سی حکایت
خبر تہ پیشہ سی شہر اگر ایسی تو کا بیکوئی برنی قی کہ ہے یا ناگہ نا صندوان مجھے ہوا یا جوں کے کہتا کہ دین سا کہ ہے

تا بان غلصہ نڈت تہا نامی بارہ برس عمر ہی کر اہون نے برورد کے شاعر میں کو غزل پر ہی جلا سطح	شاعر کراد ہا یہی رنگ داغ	آو کو ال گنگنی کر کے جریجے
--	--------------------------	----------------------------

اور سو فوہ گلچین مہل پنے ہوئے تھے اکشتاوش نے طرک راہ سے کہا کہ نڈت صاحب کو ی شعرا پنے ہی ہیں

عرف گلو کی شان میں ہی کہا ہے جواب دیا کہ بہنیں گراب کہتا ہوں اور دو تین لمحہ کی بعد یہ مطلع پر ہاں شاعر

تہا نامی بارہ برس عمر ہی کر اہون نے برورد کے شاعر میں کو غزل پر ہی جلا سطح

سکرول اول اوٹے کہ خدا تمہارا حافظ رہے	امیر علی گڑھ کے منشی میر حسین شاہ	ہندو لائق کے بانی میر گڑھ
تاسیر تخلص لال کنیا لال ولد کیول کشن بابٹندہ فرخ آباد گد رشید اسماعیل حسین میر۔		
نیری گل میں چنے کے ایک بار تہ شع خزان سید پیر گھنڈا کھجور کی پٹنہ میری گھنڈا ادھک پٹنہ صفت پٹنہ غار	انجمنی لکلی پٹنہ گڑھ نیر گھنڈا پٹنہ ادھک پٹنہ صفت پٹنہ غار	نیر گھنڈا پٹنہ ادھک پٹنہ صفت پٹنہ غار
تجلی تخلص للی جی شاکر دمنشی مینڈ لال نار۔		
مٹاری دہ چاہیچھ نہ دیکھے انکھ اپنی تو ادھن تنی تخلص لکھی چرونا شاہ ذرا دھبہ لکھی	نیر گھنڈا پٹنہ انکھ اپنی تو ادھن تنی تخلص لکھی چرونا شاہ ذرا دھبہ لکھی	نیر گھنڈا پٹنہ انکھ اپنی تو ادھن تنی تخلص لکھی چرونا شاہ ذرا دھبہ لکھی
تحسین تخلص لالہ لیلہ لکھی ساکن سہارن۔		
شری شری چمن کیون لال چند خرم	جوا خوش تصویر پٹنہ گڑھ	
فلسلی لالہ میکا رام لدی بخشی گوال اسی بولہ خرد بخشی ہولانا تہہ جوا رب زیر الملک نصف الدولہ کے بخشی تھی اودا ردو من غلام ہوانی مصحف کے ادراسی میں مرزا فاخر ٹکلی کے شاکر دہتے وطن ادھکا اٹا دہ تہا اور یہ جرد گھنہ من پیدا ہوئے تھے		
دیکھی ان دوسرے ہنگبار کا ہو جاتے شکر گل ابر ہمار کا کبھی شہت ہاشم دلی کے نوید ایمانہ جو پڑھو کی شہرت کے نہ	انکھ اپنی تو ادھن تنی تخلص لکھی ابھی اس پنجاب میں کہ ہے یہ تھی گلا لکھی شہرت کے نہ	ایک پٹنہ پٹنہ فایہ امتحان میں کہ ہے
اسلم تخلص دیو پرشاد بن حاد ہورام شاکر داسمیل حسین میر۔		
بیا محبت کو شکار ہوئیں سکتی اچھا یہ رس ہی کہ وہاں ہوئیں تنگیر ماری کیون لکھی بچا	زیادی کرنا یاد دہنگار مصیبت اسلم سے ہرگز خطا ہوئیں	کچھ آہ ضعیف میں ہما ہوئیں
سکین تخلص نینت گنگا داس کسیری۔		
مصلح خود تھا اور میر شکیانی	جیسے وہاں عجب شکیانی	
منا تخلص منشی کیول پرشاد دکنہ لکھنؤ۔		
ہندو کوئی ہندو میری باغبان چمن اپنا رنگ اپنا مرد سجان اپنا کہے دینا ہی جگہ منکارت سیرا پونجی	رسمی مرغ دلی کو لکھی دکنہ نیر گھنڈا پٹنہ	نیر گھنڈا پٹنہ
منا تخلص منشی اسم سہاسی ساکن لکھنؤ محلہ زبیرہ تو مکاریہ شکیبہ منشی پور چند مالک مطبعہ اخبار ترائی علیہ فارسی و انگریزی میں صاحب استعداد ہیں اور شہادہ سے مرشد تعلیم اودہ کے صدر فرمین لازم اور کئے سال ای اخبار شہرہ تعلیم کے بہتر و متقدم آدمی بہت با اخلاق اور صاحب ہر معلم ہوتے ہیں انکی تجویز سے جو میری نام آئے تھے طرز خوشی و		

و جامعہ جیجی پٹھانہ کی ہستی دوار کا پرست و فتن اور منشی مٹا پرست و فیضان ہی بڑے ذی شوشت و اریطعت اور آدمی بین گویا این خانہ تمام آقا یکے مثل اس خاندان پر صادق آتی ہے یہ حضرت تمنا ایک مندرجہ ذیل کیفیت و منہج پر چکے ہیں اور دیوان مرتب ہو رہا ہے - ۱- رام برس پنجم ادیبائی ۲ گیتا مالا تم ۳ رسوم و تعلیمات ۴ تقدیری کرشمہ (۵) منشی سبکستان حیرت ۶ اسین ہزار ایک بیگ یاد در زیر نیال کی وفات اور او کی رانیوں کے سستی ہونے کا احوال صریح ہے اور اس کتاب کے حسن تالیف کا صلہ سرکار نیال سے مل ہی چکا ہے - ۷- گلگشت باغ کہنو - حضور بن آف و فیروز لیجد جبابہ ملکہ محظیہ کے حال میں -

۸ نظم و لہیز اردو اکا صلہ ملکہ صاحب بلام بوجھنے دیا تھا ۸ منشی گلزار فرنگ قعد عاشقانہ ۹ نافع صحبت ۱۰ یادگار ریاست الور - ۱۱ یادگار ریاست پھول ۱۲ گلدرستہ کشمیر ۱۳ چمنستان میو رہم گلدرستہ مست ۱۴ حسن التواریخ نثر اردو اسین اودہ کے تاریخ ہے ۱۵ شکار نامہ اسد جنگ ۱۶ گلدرستہ باغ فٹ ۱۷ ۱۸ - فضل التواریخ اودہ کے حالات میں ۱۹ - اشرف التواریخ ۲۰ رام لیل نظم اردو ۲۱ گلزار فرنگ ۲۲ رام لیل ۲۳ نشن لیل اردو اشعار تنابہ میں -

ہم آپ کو خدا کے چکے میں کہ سب کچھ شہ گرا چکے ہیں	ہم آپ کو خدا کے چکے میں کہ سب کچھ شہ گرا چکے ہیں
ہمارے ہی کچھ تھے خبر نہ کہ ہم ہی غفل میں آچکے ہیں	ہمارے ہی کچھ تھے خبر نہ کہ ہم ہی غفل میں آچکے ہیں
اگر تھے ہیں وہ تیغ بران تو ہم ہی گریں دن جہکا چکے ہیں	اگر تھے ہیں وہ تیغ بران تو ہم ہی گریں دن جہکا چکے ہیں
اوپنیں کو اب پر ملال دیکھا جو لطف احت اور ہوا چکے ہیں	اوپنیں کو اب پر ملال دیکھا جو لطف احت اور ہوا چکے ہیں
اوپنوں کے ہکوی آزما یا ہم اذ کو ہی آواز مایچکے ہیں	اوپنوں کے ہکوی آزما یا ہم اذ کو ہی آواز مایچکے ہیں

خود صبح کے چاند کو دما بتر	خود صبح کے چاند کو دما بتر
سر پہ چوہ شاد نہ گریں سوچ کر گریں	سر پہ چوہ شاد نہ گریں سوچ کر گریں
سنا پتہ نہال گیا پستی میں گریں	سنا پتہ نہال گیا پستی میں گریں
ہی وہاں تاشیر خاک آتش آبدہلو	ہی وہاں تاشیر خاک آتش آبدہلو

تمیز منشی کا نام دلا دی برشا د عزیز باشندہ ستم گدہ -

اچھے وہ ہیں جو کتری منظر اچھے	منشی صاحب شاہ گورو گمن کی	اوپنوں کی حیرت باندہ کیا بون اچھے	اوپنوں کی حیرت باندہ کیا بون اچھے
-------------------------------	---------------------------	-----------------------------------	-----------------------------------

نکلیں تخلص نیت بخت مل کشمیری شاگرد نیت لمبی رام فدا -

منشی صاحب شاہ گورو گمن کی	منشی صاحب شاہ گورو گمن کی	منشی صاحب شاہ گورو گمن کی	منشی صاحب شاہ گورو گمن کی
---------------------------	---------------------------	---------------------------	---------------------------

<p>بہانوں میں امین بنیدین گزگرو عبرت زکریا کیون بجوئی پیدیا خاک اڑی ہی ہی کہو کسکی خواہی زکریا</p>	<p>جان لینے کو جلا میں تیر کا تو گرو تنتے جو میں غم غل غزگرو گرد آو دین میں ہی بری گزگرو شاخوں کی ہی تیر تاج تری گزگرو</p>	<p>دیکھیں کی کی بی بی غلامی دین گزگرو اور جلا جی میں دین گزگرو کسو سو کے جاگو تیرا تو سہی ادبہ مردمی سہی ریز گزگرو</p>	<p>سیر نشی فکری ہاتھ میں بزرگ گرو طایر حسن کو گویا سوا تو گرو ای منم آج سو تھیں کی گزگرو</p>
تاہب تخلص لادہ جانکی پرشاد۔			
<p>اب جو رو بند صاف تو گزگرو اب جو رو بند صاف تو گزگرو</p>			
<p>جام تخلص کو زمین سکندرمولی علاقہ دہلی انکو شرف الدین سر دینے اپنے شاگردوں سے کہا ہے۔ خیر ہی باد کے گزگرو ہی بگو میں جو گزگرو زندہ اور کے گزگرو ہی تیر جانی کا گزگرو</p>			
<p>جگننا تہہ تخلص باہم خود قوم کا تیر کرن دلہن پرشاد وکیل عدالت ہزاری باغ متوطن قصبہ تنکاری ضلع گیا ایک لائین تخلص میں اور ایک سندھ جہیل کتب تصنیف کر چکے ہیں۔ کرشن ساگر بالیلا چر گوپت ہینا دی۔ کچھنہ کرشن اور دو۔ کہناست نراین نظم اردو۔ دو عیوہ و طبعہ یہ دونو سہری دیکھنے میں آئیں جوت نراین بھگوان کا ہفت رکھتے ہیں انکو اسکا چہرناہت ضروری ہے اور یہ چند شعرا دینے نقل ہوئے ہیں</p>			
<p>سحر سے ستارن کو ایدل فلک سے ارض سے شمس و قمر سے</p>	<p>مرا دل جو جس سے سنسکے جاں پرے ہی دیو ہے جن دلہن سے</p>	<p>بظاہر گر نہاں لیکن ہی سہرا ہیم و سبزہ شجر و درخت و درندہ</p>	<p>اویسی یہ موجودات پیدا پیدا ہیں چرندہ میں درندہ</p>
<p>جنون تخلص چند ایشاد واد کا لکا پرشاد و باشندہ گھنڈا گزگرو اب عاشور علی خان۔ سارے ہی جاکرتے ہیں جا دلفین زہری لگی خدایاں شاہ چاہے</p>			
<p>جان کیل گئے دیکھکے سندھ دلفین افعی حشر بخونخوار میں بار دلفین</p>	<p>وصف میں حضرت زہرا و تمام اسکی اچھن من قمر تیری ہی تھی متعلق</p>	<p>خود بتا دیتی ہیں جھونکا پل دلفین بن گئی میں ہر من شیخ و بار دلفین</p>	<p>سارے ہی جاکرتے ہیں جا دلفین افعی حشر بخونخوار میں بار دلفین</p>
<p>جنون تخلص باہیال خلف مشی فوندہ اسنامب نہشتہ دار کلکٹری میر تہہ شاگر شیخ محمد عبد الصمد فوق۔ میں جوش کی ہوا مقدر کا کس صفائی سے ذخیر کرنا ہے</p>			
<p>پہر گیا جیسے دل سنگ کا کس صفائی سے ذخیر کرنا ہے</p>	<p>بوسہ خیال میں جولیا دیکھیں جہر تیرا کس خیر کا</p>	<p>اور گیا رنگے دی دلبر کا دیکھیں جہر تیرا کس خیر کا</p>	<p>پہر گیا جیسے دل سنگ کا کس صفائی سے ذخیر کرنا ہے</p>
<p>جنون تخلص مشی کشن سہای باشندہ سکندرہ راوت گردنیم سکند علیگڑہ۔ سو گیا جو کوشی پہ دلبر نام ات لہذاں میں سنی ایسے تیری خطا ہے</p>			
<p>لوٹا کیا نیرے مہ انور نام ات کہہ کا صل کا نیکم کاسن کجا یہ جوت</p>	<p>پہلو میں جیسے سیدہ دی عالم میں گئے اوسا کا شیشی کی میرا اور میں جوت</p>	<p>ایا چاندی کھلی ہے ہوا میرا باری گھسا اویسی ہوا آئی اربیکانہ جوت</p>	<p>لوٹا کیا نیرے مہ انور نام ات کہہ کا صل کا نیکم کاسن کجا یہ جوت</p>
<p>گلون کا مراد نہاں ہی ۱۰۶ میں گئے کیسکامین جل ہی سوزان تیر ہے شاید تیرا ہی</p>			

جلوئیے ترسم ہی رن سا جان ادگار
خوشیدی سی ہو میسے سا جان ادگار

واعظ کی بات دل سے حسین کا پیر | پتھر کی چوٹ شیشے دل سے ہی کا پیر

جب طلب کرتا ہوں یوں کہے دریا | لگو سو د آج امی جو دت تھوڑا

قوم کایتیه بهت ناگر خلعت لاله دیوان سنگه بنیره لاله فونده رای

۱۰ لال موطن بلبل دیو پال منشی رنگین نولیں اور شاعرانہ کج

بدین کہنے سے رہ گیا تھا اور ان شعرون سے معلوم ہوتا ہے

ز دوست این لاج یہ کاشانه مویا

و غلام عباس

بندت دیبی ایشادعون سالیهای باشند که کنو صاحب دیوار

بیتک موعتی بنین تقدیر کا جوہر ہم
بن بنین پرتی کوئی تدبیر بنی ہم

کے نصیب بنی جگائی کہ ہر
ہر دم بجائی نہ محبت شہ

باب نینمیں ہیکم سی جان کیے	دل میں تیار جان کے زبان کیے		
جو ہر تخلص سوارم قوم کا تہہ سکنیہ کی تہہ بریلی بڑے فصیح اور بلیغ شاعر ہو گزرے ہیں اور علم خود ہونے کی ایک نشانیات عمدہ قصیدہ جو ہر ترکیب نام لکھا ہے کہ مثل اس کے ابجکے دیکھنے میں نہیں آیا ہے اور اس کو طالبان علم صرف بخوبی رعیت سے محفوظ کرتے ہیں۔ یہ وہ شعر فارسی اور ہندی اور سی کتاب کے ہیں جو بیان بطور نمونہ کے لکھے جاتے ہیں اور صدیق سبھو سی رہ گئی تھے۔			
بعد عمدہ وقت طرح طرح کی زبان	خزانہ جو ہر فن تھیں جو ہر فن	بابہ تحقیق ہر سبب ہی منتہی	منتہی کرم ہوں خود فارسی حکم
جو ہر تخلص امی جو ہر سنگ ہند و دین نامی شاعر اور کاہنوں میں فخر خاندان میں اور آج مثل افکی شاعر منشی اور نگارے پر دراز اشخاص بہت کم ہندوستان میں ہیں اور انکی کہنہ شقی روز نشے نے مصنفوں ایجاد کرتے ہی اور انکی شاگردوں سے وقتاً فوقتاً علم سخن اور فن شعر کو ترقی مونی جاتی ہے اگرچہ ہم مختصر ذکر اور ان کا تذکرہ معیار الشعراء ہندو میں لکھ چکے ہیں مگر فرید حالات اور انکی سوانح عمری کے جو بعد کو معلوم ہوئی بخوشی بیان درج کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ جوہر لکھنوی قوم کا تہہ سکنیہ دہلی الاصل ہیں جد اعلیٰ انکے راجہ پور چند ہمراہ ایجاد سلطین اور وہ سلطنت ہلی کی طرف سے ملک اور دہلی تہنجر اور سلطنت کو آئی راسی ہمارے اصل صاحب ادا انکی اور راسی بنجا اور سنگ صاحب انکی والد ماجد کا مولد بہت سلطنت لکھنوی ہے راجہ صاحب رام دہلی انکے دادا کے بڑے بہائی اور راجہ بہادر سنگ انکے چچا تھا اور منتظم املاک و ریاست ہ اور وہ واقع دہلی کے ہے اور املاک کثیر انکے نامی بزرگوں کی لکھنویں محلہ پورن ٹو کے نام سے مشہور تھے جو بعد عذر شاہد عمر من حکام مگر گزرنے اس اندیشہ سے گردادی کہ پرہاجی کہین اسین تحصن ہوں انکے دادا کے ایک محلہ بہائی رائے منوال صاحب معاف تخلص بڑی عالمہ فاضل عربی و فارسی کے اور شاعر و فارسی کے مجلہ ہستندہ تھے یہ شعر مشہور عام ہے - جرج کو کبک سلیم بی لڑا میر - کوئی محفوق ہی اس بڑے بگایا - اور یہ اسی صاحب مہاراجہ بہادر لال بہادر جرنل افغان وزیر جنگ نے ایسا عفا لدولہ بہادر والی آؤد کچھ و اما دہتے حضرت جوہر اندک سن شعور سے اپنے اور وزیر اپنے جیسے ماموں اور بھائی بہادر جرنل و بخشے الما ایک فوج شاہی کے ساتھ حکام اور وہ کے دربار میں جاتے اور جرنلی و بخشی گری میں ملازم شاہی ہو کر بعز و امتیاز کام کرتے تھے اور کسی زمانہ سے ان کو کشاوری کا شوق پیدا ہوا اور اپنے والد ماجد اور چاؤں سے کسب عالم علم عربی فارسی اور ترکی و غیرہ کے سہتہ ہر زبان کی تحقیق کا بھی ذوق ہم پر بوجا ابتدا شوق شاعر و کی ناسخ سے کی دو ایک غزل دکھانے کی نوبت آئی تھے کہ ناسخ نے قصاکے جو ملک انشولے متاخرین اردو لکھنوی میں گزرنے میں اور انکی جد جہدی صحبت شوق غزل اردو کی خواجہ دہر و وزیر تخلص سے رہے جو عمدہ اور فضیل شاعر ناسخ کے شاگردوں میں تھے اور اول دونوں تلمذ کا ملاناطی کمرانی کے منورہ سے کہ جو بہترین شعرا سے زبان ایران سے دار و لکھنوی مولے تھے مرتب کیا			

ہمیشہ منجھو شہزادے اعظم تمام شہزادے ہند زبانی فارسی مادی و میں شریک شال و ہم سخن رہے بعد قتال
 راجہ علیج بہادر جرنل و جنگی الممالک آدہ کے جب کہ راجہ لغت راہی بہادر لغت تخلص سجای بہادر جرنل و جنگی
 ہوئے جو بہر بہت بادشاہانہ راہ و بزرگ سی جدا ہو کر دفتر دیوانی شاہی میں آئے کنگے جدی بزرگون کا کمرو
 دفتر تھا اور اس وقت بسلسلہ رشتہ داری انکے بزرگون کے شیرالدولہ مہید الملک مبارج اوہراج مالک مرشن بلو
 جہارت شاہ کے پانیام تھا جہاں سے والد بزرگوار اپنے کے معزز ہوئے خود الدولہ مرشی الملوک صاحب تن سنگ بہادر مرشیار
 جنگ شمی تخلص نامی فاضل متوجہ مرشی سلطنت آدہ جنگا دیوان رفی جہاں ہوا اس پر جو اس طرح گل کشی فارسی اور
 بہت سالی ریاضی وغیرہ میں مشہور ہیں وہ بھی ان جو بہر صاحب کی مامون تھے اور راہی بالک ام حکما تو بہاد
 مالک گنچ مشہور ہے مامون انکی والدہ کے تھے اور راجہ بیگوان داس صوبہ دار کٹرہینے ملک و بیگمندان
 انکی والدہ کے تھے اور تواب افتخار الدولہ فضل الملک مہاراجہ میوارام بہادر صلابت جنگ دیوان آدہ ہم
 وزیر اعظم ہی انکے عزیز قریب اور سراج راج راج اوہراج پیشوا پر دہان راجہ مراد سنگ بہادر مرشی متہمیر
 سکشا ہی انکے خاندان داہمی تھے غرض یہ مختصر ذکر انکے جدی اور داری بزرگون کا ہوا اور اس کے حکوم ہو گیا
 کہ یہ حضرت کتھدر علیا خاندان اور حب و نسب میں والا دومان میں یہ جب ۱۷۱۰ء میں انقلاب سلطنت
 لکھنؤ کا بعد واجد علی شاہ بادشاہ ہوا جو بہر نے حکم شاہی بہر تیب کا غذات مال انتظام سرکار انگیزی کا
 کرایا اور مہاراجہ بالکرشن نے انکا موروثی دفتر انکے سپرد کر دیا ۱۷۱۷ء میں عذر موافقت ۱۷۱۰ء میں پھر انور
 کا غذات مال درست کئے اور محکمہ اسپتال کشتری سے انتظام سرکار انگیزی کا کرایا بعد ۱۷۱۰ء جبکہ چیف کشتری ملک
 آدہ منظم دفتر و الہا پریشی و صاحب دستخط رہے بعد تحیف دفتر فارسی حد تحصیلدار میں لعل گنچ و علیج
 آباد و صدر لکھنؤ چند سال تک ہے اور بعد اسٹنٹ کشرون کے امتحان میں ہی کامیاب ہو کر فقہیات چودہ
 حاصل کئی اب کمال غایت و جوہر شہسای ہرنامی نسعی انریل سر مہاراجہ گجے سنگ صاحب بہادر کیسی
 ایس آئی والی بلرام پور و تلسی پور و خردہ وغیرہ راجہ تخلص صاحب دیوان سی انکے منشی اور صاحب میں اور
 راہی تارا چند صاحب خلف اکبر جو بہر صاحب و منشی انگیزی سر مہاراجہ صاحب جہاد مرصوف کے شرف
 و امتیاز تمام میں اور انکی جیل بیٹی منشی البیلا پشا دکنے واسطی ہی کہ بہت اچھی خطا و اور طبیعت دارین بات
 رعایتی غایت میں اور انکی علاوہ مور فرزندوں پر ہے رعایت کامل ہے اور منشی لال چند صاحب انکے دول
 اور انشا انکی بی بی چھوٹی مشہور ہے انکے بہائی کے حشر ہے اور منشی دولت نامی شوق خواہ صاحب پشا و جوا
 راجہ کنڈل لال و پربند لال سی شاہ آدہ کے مرشی ہے اور واجد علی شاہ کے ہم راہ کلکتہ کو گئے اور منشی
 طوٹارام شہو صاحب دین مشہور و معروف انکے سہمی میں کہ انکی خلف اکبر اسے ناراجہ جدی کے شادی انکی

خاندان میں ہوی ہے اور منشی ارم سہاسی رونق بخشی منید و لال زار چرامی شعوی حال ہی میں اور حضرت
 میان دلیگر مرتبہ گوین کے پر خود جو ہر صاحب کس خمرانی رشتہ داروں میں میں خطاب لای انکا آبائی ہے اور پھر
 مجد آباد شاہی ہی پایا تھا اور ایک مندرجہ ذیل کتب تصنیفات حضرت جوہری جیپ کر شہر موجمل میں دیوان
 اول اردو موسوم تاریخی مخزن فصاحت چہا پہ لکھنؤ مطبع منشی نول کوثر صاحب مالک دودہ اخبار دیوان فارسی موسوم
 تاریخی مطبع خورشید چہا پہ لکھنؤ مطبع منشی نول کوثر صاحب مالک دودہ اخبار دیوان سوم اردو فارسی موسوم
 تاریخی ارخان ہندوستان چہا پہ پنجاب مطبع رفاه عام سیالکوٹ دیوان چہارم اردو موسوم تاریخی مختصراً
 ولجپ چہا پہ پنجاب مطبع رفاه عام سیالکوٹ دیوان پنجم اردو موسوم تاریخی تہذیب الاخلاق و تہذیب طلاق
 چہا پہ طرام پور۔ مفتوی اے قیادہ و نجوم و جوہر اخلاک و جوہر ادراک و غیرہ حجم کثیر چہا پہ مطبع انجمن اودھو
 مفتوی مانے شاہ نادر و شکارنامہ ہزار چہا پہ صاحب و شانزادہ ایدنبرہ و سرچنگ بہادر فیال و شکار فیضان
 چہا پہ طرام پور دستور المکتوبات شرم ادب القاب و تعلیم تصانیح کار اندک و لطائف بچہ و مدد و مصلحت کھڑک چہا پہ مطبع
 اور تاریخی ولادت جوہر شمس الحق جی مطابق منشا ہی اور یہ شعر سبارہ میں خود او ہونے بطور صاحب نظم کیا ہے
 وجود جوہر اندامی کونوال پیغمبر حقین چارہ سال اعداد و حرف پیغمبر ۱۳۰۵ اس میں چو کھل شیر تیرہ چوٹی

اشعار جوہر

میں کہتا ہوں نئی جانوں کو کون مانے ہی جو دیتی ہیں فکروں کو دیکھتی ہو وہ دہریاؤں دہانگہ آج ہی اپنا دلا وہی نہیں ہو سکتا بکری ہی جیسے دونوں دیکھتے ہیں جستار ہو ہی نہیں سکتا طرح طرح کے حالم میں جیسے ہر نامی چوہہ دہریا آج ایک جہتی ہی ملا دے لایا انفصال خیا میں کیا ہے فکروں و نایا سر فرزند ہو جاوے حجاب دنیا دے اسرہ مرگاکر غصہ کیا تیری مہول بات میری طرح کی ہے	جس طرح رہتے ہیں مچھن کو سلا کی ہیں سخن گو گوشت کی ہی رائی کیا عجیب کی ہیں پر دیوان باز کسی بھی کی کہ نہ کیوں نہیں مانگتے آہ آہ انورہ کو تیا نکھن گنہ تم ہو ہی عمارتیں دیکھتے ہیں گنہ زندگی نام کی ہے چار دیکھتے ہیں گنہ اب تو ہی جوہر تیری بند کیا گنہ سوائے مجھ کے میں کر کی تیا گنہ جسکو میں نہیں ہی مر بار بار گنہ مستون کو کوئی دیکھا شیر تیرہ گنہ و ہر نامی میری سید کا پر تیرہ گنہ	انداز دیکھ کر کوئی کیسی ہوا سور واپی کیا نصف حیرت ہوا شرم کی گہر میں ہر دین کوئی نئی جو تصور میں آئی جو نظر انکھ کے دور وں کی کیفیت گنہ دیکھ کر ہی ہی حلقے کب نہ شہر انکھ کے عالم میں کیفیت کب کیا انکھ ہو دیکھ کر میں فوجی کیا گنہ کیا کاسہ حباب سی تیرہ نام گنہ یار ہو اسکی زلف گہر گہر تیرہ رنگ شاکل گوی میں ہی گنہ جس چاہیں کہوں دین تیرہ گنہ	کچھ تر بال ہی ہیں گنہ زبان پر سر بار چہا میں خیر دیکھتے ہیں کھین بندیا گنہ ذوق گنہ محو نظر اکل کر گنہ لایا گنہ تم ہو ہی شہنشاہ دیکھتے ہیں گنہ جس میں حیرت گنہ گنہ گنہ حباب میں ہو گئی شہر دیکھتے ہیں گنہ کر گنہ ہی ہی کو میرا خالق تیرہ گنہ بیدا کیسی گنہ گنہ تیرہ گنہ تیری زبانوں میں ہونہ تر گنہ لہری جی جیبات ہی تیرہ گنہ چہر میں گنہ گنہ گنہ
--	---	--	---

اور جوہر کی ان اشعار میں گنہ لایا گنہ

سایه ای که سرخ می ماند رنگ گل فروقت من شعله خیزد ایام دل که لایک کینه من می بین از دل تورده جسم می گیسوی حوریا خیزد ایام که سرخ می ماند رنگ گل فروقت من شعله خیزد ایام دل که لایک کینه من می بین از دل تورده جسم می گیسوی حوریا	گل رنگ است درین سبزه گلستان سوی سیاه سرچرخ در چرخ دل کینه من خطه سبزه که در دل ایک جسم که سرچرخ است کینه کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا	چو کدو آید به سر پاره کن طرح چرخ ایام کینه من در چرخ دل فصل گل آید به سر پاره کن طرح کینه من خطه سبزه که در دل کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا	تبعید من به شعله خیزد ایام دل سرخ می ماند رنگ گل کینه من خطه سبزه که در دل ایک جسم که سرچرخ است کینه کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا
سوی خیزد عالم جانی منی و کافکن کس نظاره جهان که این نظر دارد کارکن صفحه کاغذ من که در چشم من من سبزه که سرچرخ است کینه کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا	سوی خیزد عالم جانی منی و کافکن کس نظاره جهان که این نظر دارد کارکن صفحه کاغذ من که در چشم من من سبزه که سرچرخ است کینه کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا	سوی خیزد عالم جانی منی و کافکن کس نظاره جهان که این نظر دارد کارکن صفحه کاغذ من که در چشم من من سبزه که سرچرخ است کینه کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا	سوی خیزد عالم جانی منی و کافکن کس نظاره جهان که این نظر دارد کارکن صفحه کاغذ من که در چشم من من سبزه که سرچرخ است کینه کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا
کس که این نظر دارد کارکن صفحه کاغذ من که در چشم من من سبزه که سرچرخ است کینه کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه	کس که این نظر دارد کارکن صفحه کاغذ من که در چشم من من سبزه که سرچرخ است کینه کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه	کس که این نظر دارد کارکن صفحه کاغذ من که در چشم من من سبزه که سرچرخ است کینه کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه	کس که این نظر دارد کارکن صفحه کاغذ من که در چشم من من سبزه که سرچرخ است کینه کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه کبر می آید تا به خاک کبریا کبرین چرخ رنگ سجاد و پیرایه

دیہات و قلعہ کو ہرگز نہیں جسم خشن میں تیری غالی نظر آتا ہے بوجہ تیرا پردہ کو دکھائی دے کہنا جو سری خلع جلا پڑا دم کا تیرا پندہ ہر ہوشیاری	منہ کو کی شکست تھا دھو دھو تیرے آہو نے کیا نافہ آہو پیدا منہ ہی صید جو کہ میں آہو پیدا اپنی فاری کی کہنا کنگا کنگا	وقت میں جانا ہوں کہ تیرے کون رہے جابین محکمے میں آہو پیدا وہ جو کی ہری لہر میں آہو پیدا اپنی فاری کی کہنا کنگا کنگا	پنجام کو شہر تو کہاں جاؤں تیری جی ہی کی کہنا کنگا کنگا غیر جھٹکے ہو گلشن جو خوشبو پیدا انہ دہان کی پیش آنی ہر کنگا کنگا
جہنم خلع میں نہ تیرا دم کا تیرا پندہ ایک شخص نازہ فکر میں شہر ہے اور حال معلوم نہیں۔			
دل جو بندہ خوشی کی خوشی جھٹل قوم کا تیرا سکنا آد آباد	کچھ کچھ ہی ملامت نکلیا کچھ کچھ ہی ملامت نکلیا	کچھ کچھ ہی ملامت نکلیا کچھ کچھ ہی ملامت نکلیا	کچھ کچھ ہی ملامت نکلیا کچھ کچھ ہی ملامت نکلیا
جھٹل قوم کا تیرا سکنا آد آباد محفوظ و خیر کلکڑی بناس خلع منشی فوقی لال شیرازی زریں می بدیل کنگا ایک قصیدہ اکے بیٹے دیو کی نندن ہر خلع میں بچا تھا او میں ہی یہ شہر منتخب ہوا۔			
جسم خلع ہادی لال	امری کیسے کیسے جواہر پیدا بنامی زمین بیکان کی کیسے	امری کیسے کیسے جواہر پیدا بنامی زمین بیکان کی کیسے	امری کیسے کیسے جواہر پیدا بنامی زمین بیکان کی کیسے
جسم خلع ہادی لال اور کنگا کنگا دشاگرد قصود عالم سرشتہ دار عدالت سستا اور۔			
جسم خلع ہادی لال	امری کیسے کیسے جواہر پیدا بنامی زمین بیکان کی کیسے	امری کیسے کیسے جواہر پیدا بنامی زمین بیکان کی کیسے	امری کیسے کیسے جواہر پیدا بنامی زمین بیکان کی کیسے
جسم خلع ہادی لال کا تیرا نکیتہ لکھنوی برادر زادہ حقیقی منشی اسم سہارون فوقی استاد فارسی اردو کے ہیں اور کنگا یہ مطلع عشق اپنے جان طوایف میں شہر زبان زد عام ہے۔			
سز نام صغیر نام خدا ہے	الہی جان کا رتبہ بڑا ہے	سز نام صغیر نام خدا ہے	الہی جان کا رتبہ بڑا ہے
قصہ الف میلہ کی نئی سورتیں انوشیروانی نظم کی ہیں اور یہ بیظم بنام عبد چارم الف لیلة نو منظوم مشعل میں جہی ہے یہ چند شعری نام کے اوس سی کیے جاتے ہیں کلام ان کا بھی بہت صاف سلیس اور شیریں ہے۔			
کدہری ساقی کیش کدہری ہے خوشی ہی ساقی ہی میں کام ہرز رو کو ملے سیکر و نام	طبیعت کچھ ہمارے جوش پر ہی نہ تیرا دوسرا وی ایک ہی جام رہا ایسے دھین بکونہ ناکام	بیت جگہ مرا ہی بیکر کی لا لوکس نے بیظم جھکوی گہرا جہاں غوکا دکھانا ناسی لایا	کونہ ہونٹ تر الف لیلا پہر ای ساقی ہو میں مشتاق تیرا میں ہر جوش میں لگا لگا ساقی
طبیعت کچھ ہمارے جوش پر ہی نہ تیرا دوسرا وی ایک ہی جام رہا ایسے دھین بکونہ ناکام	طبیعت کچھ ہمارے جوش پر ہی نہ تیرا دوسرا وی ایک ہی جام رہا ایسے دھین بکونہ ناکام	طبیعت کچھ ہمارے جوش پر ہی نہ تیرا دوسرا وی ایک ہی جام رہا ایسے دھین بکونہ ناکام	طبیعت کچھ ہمارے جوش پر ہی نہ تیرا دوسرا وی ایک ہی جام رہا ایسے دھین بکونہ ناکام
حالا مخلص گہندی لال پندہ نگہ خلع ہادی لال شاعر و حافظ صغیر۔			
نامہ شوقی قلم کرنا ہوں لکھنا	کینہ دودل شوقی کینہ	نامہ شوقی قلم کرنا ہوں لکھنا	کینہ دودل شوقی کینہ
حاضر خلع ہادی لال شاعر و حافظ صغیر۔			
عین شہر ہادی لال	فوقی لال ہادی لال	عین شہر ہادی لال	فوقی لال ہادی لال

دلیگر تخلص جنو لال کا یہ کھنوش گردنواش حسین خان نواز شمس اپنا مذہب چھوڑ کر مسلمان ہوئے
بیشتر مرثیہ کہتے تھے چنانچہ مرثیہ گوین کے پر تصور کئے جاتے ہیں اور غزل میں طرب تخلص کرتے تھے چونکہ
ان کا تخلص دلیگر مشہور ہے اسلئے یہ شعار اوکلی دلیگر تخلص کے تحت میں ہی لکھے گئے۔

سحر اوکلی نہایت لکیر آہو	جواب بھریش شہ گلاب	ماہرین سخی کرین کو کیمین	وہ عالمی خوش یہ صفا چشم
آئی تباہہ خوش خوش ہم باغین	گر کسکے تہ کچھ تو نہیں جانتی		

دیوانہ تخلص ساسی مرثیہ نگار ہیں مرثیہ نگار ہمارا جہان نازین سوز و فدا شاہر شعرا می اردو اور فارسی میں فن شہر
سے خوب ماہر تھے اکثر یہی اوکلی طبیعت کا فارسی کی طوٹ تھا چنانچہ چار دیوان فارسی اور تہ یادگار ہیں ریختہ کے
شعری کہی کہی ہوزون کرتے تھے پوربیکے اکثر شاعروں نے شعر کہا ان سے سیکھا ہے جعفر علی حسرت اور میر
حیدر علی خزان اوکلی عمدہ شاعر گردن میں سے تھے۔

جان پر آہنی ہدم میر غنی خوش	بات کو بہن آئی بی اظہار	دل کی نیری تیغ کی گئی تیغ	سم کا بگبگ جو زہر نہ لکھنا
دل آتش ہی باغی کل طرح	یا کہ سیکھئے بس نہ سیکھو		

ذریہ تخلص مرزا راجہ رام ناتھ بہادر نظارت بادشاہی دہلی کے پیشکار تھے
تیری کوچہ میں رفت و شب پراہر باہی پذیر
سجایا ایسی دیوانہ کے مطلب کو راکرنا

ذریہ تخلص لالہ شنکر لال قوم کا یہ باشندہ کھنوش گردن میر علی اوسط رشک	ہمدی ملک لائی ہیں تمکچ کی	پیرچہ ہیں بائیں گلزار کی تہ	خاستہ ہو لاگوئے گزرا کشتہ	آہیں کے ساعد و گل بائیں کے پاتہ
اس بڑھنے تری غریب وطن کیا	یہ خط میں لکھے بھیجیں اہل کنگ	کیونکہ نہ شوکی ہو جاگیر و بی بی	ای ذریہ فخرت ہی نہیں چنگ	آہیں بننے دیں دس تیغ کی پاتہ

ذریہ تخلص منشی اناری لال باشندہ کلکتہ۔

دلدار کی خاطر سے دل نہا رہی چوڑا	الغت میں ہم بوجھ گزاری رہی چوڑا
----------------------------------	---------------------------------

ذریہ تخلص لالہ جلال پاشا دلف لالہ رام نرائن دکیل ضلع فرخ آباد

یہ عالم ہو گیا سوز و حر سے	انگلی اگ ہے دیوار و در سے
----------------------------	---------------------------

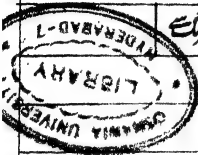
ذکا تخلص خوب چند قوم کا یہ ماہر دہلی شاعر و شاعر نصیر کے تھے اور ماہیون نے ایک تذکرہ ریختہ کے
شاعروں کا بھی لکھا ہے جس کا نام عیارہ شعرا ہے اور یہ صاحب اس فن میں اڑیسی ہستاد اور شاعر شیرین
سخن تھے اور اب ان کے پوتے مہاریر سہاے ریست یکا نیر کی طرف سے اجنبی مارواڑ میں دکیل
پنجایت میں اوکلی شعر تحت میں لکھے گئے ہیں۔

صہبن نامہ کہ اندام خوش طبع کہ ہون انکی زردنی ستر نام چہارم نام بہت ناگہانہ شہو سبہون پہلے سورج چہرہ کلار دگر ہما بلشت اینہا نہ ظاہر ہوی حبیب ہون فرزند شہار ہوی حبیب ہون لایق کار ایکا تجویز بار اسے گراسے لکھین سہن خلق کی خوبی در شستے کیا مغربین ماتہر کو مقدر حبوب غریبے مامین کا کام سری بابت کو پہچا سو شرف خوفہم و عقل بہت ناگہی کا غرض یوں بار ہون فرزند کیا وہ نظم رشت خلق و عالم	برنگ لہ گل تازہ چہار یکے مابہر دیم شکستہ یام ہوا جت گوہت کی لگو چو غلظ کہ جبکا نام عالم میں عیاں ہے خود سجدہ قیل و پاک و طاہر دیاجت گوہت نے بہت اندک و نا لگے بر مہا کا کرنے زرد و بار کہ ہے بس ہر برج ہنظاری بایں خوش و دیکو سہر شتی کے ہمارہ دو چہوٹے برادر دیا سکتہ کو شہو ہر عام کرتے ناظم ملک شرف کی برف اسی پہچا سو ملک شعالی ہوئی اقصا کا عالم میں دانہ ہوئی خوش ہر شادان عظم	ہوئی ان چہ چہار فرزند سوم شہو شہسوار چہین نام سورما کی جو تہی دخت ملائی اشت دگر میں اجداد کی شہنہ دگر ہے کلر شت عالم آرا جو دیکھا با ساجدہ حبیبہ خواہ بہر جت گوہت کے بر مہا خوشتر انہیں ہون بڑی یام کلان یہ کہے دین و تجویز حسن اشت اہل ہر برج و ہر تہ کرانہ دگر دیم فہم و خود لگم کلشت کو باہوشداری برادر بالشت اینہا نہ شتر کیا احوال عالم سب قلند زمین کوہ قاف و دشت دیرا	کہ تہ دخت منور ہو کہ دیند سری بابت فرزند خوش طبع ہوئی آہندہ اس فرزند کو نام چہارم میں کرن با چہرہ پر نور بہر شہنہ انکم ہے اشکارا سرد و قوس ہی سب کا گیارہ جو دیکھے حدیب عقل و ہنر لکھین تہ سہا سہا زرد و قوس کیا چار و قوس و انکو حیلین کہ ہے دونو حادث کت نشانی ہوئی سہا زدنکی دے دینور کیا ہمارہ بہر پیش کاری ہوئی و چہرہ سہی میں ہنر ہوئی ہال مزد و شہت خوشند سہون کا عشق و غرض ہاں پایا
خجالی تخلص منشی خیالی رام لکھنوی بڑی شاعر و گوہن قوم کا یہ سری مہبت -			
دار صحر اکو بی و جنون تہ طائرین سے باز صبح کا آقا چو جاگ کا ناچا سیر کی ریا کھوج بایں نہ دیکھو نہ طوٹن لکھوج	ناخن ہاں ہی ہم تہیہ کی تہ شیکار لہیہ عالم میں لکھوج	کب لیل عید ابرو جاگ کھوج نیل عیش ترانہ سہی لکھوج	
داس تخلص شکر داس مدرس مدرسہ ہندی بیٹیان ضلع گوجرانوہ ایک فی سہتھا و قش میں زندہ سے تخریری ملاقات ہو اوہونچ خدکنا میں ہی تصنیف کی میں از انجلہ ایک چوٹی سی شہو نقشہ زندگی اور دوسری کلار سفری بیٹے تاریخ جنگ و دم و دس میں نے ہی دیکھے میں اوہ خد غولین ہی اوہون نے میر باس بھیجہ تہن از انجلہ یہ چند شعر لکھے گئے ہیں -			
چہرہ ہا نا باں لعین کون دانا تخلص و شش لال و لاہ تہاب اسی داہ کیا نورائے نسل ہی قوم کا تہہ شہنہ لکھوج شاد گوداب عاشور علی خان -	اگر کھوج کھین ہو نہ میں لکھوج سودا ہو لکھوج لکھوج تہہ	سانی ملا دی جامی مل تہہ کے جوڑتی پری صبا و کا نراج	عطر کا ہو کامی چکا تہہ لکھوج لکھوج اگر کمان تو ہو تہہ تہہ

دولت تخلص جو بہار علم علاقہ دار کسیت انگریزی بیشتر فارسی کہتے ہیں یا سندنہ کلکتہ۔		
رامن کی سیر جیسے کی میاؤں	ان کی لکھا دہ آٹھیں میں شام کی	
دانش منشی کند لال برادر زادہ ای پور خجد عا جہ تخلص کا یہ سکینہ لکھنو۔		
سولشی پریمی جیسے جی ہاشم	جیسے غلطیوں میں شہر کی	ختم ترانے سے قابل تہذیب کی
دایم تخلص قیام اللہ دہ بخشی ملک سائی پور خجد ہما در کا یہ سکینہ کہری خلف منشی مجلس اسی جو اپنے عہد کے بڑی نامی گرامی اور خجد فیض شخص تھی انکا انتقال ۱۹۱۱ء میں بھام کاشی جی سکینہ بانی ہری انکا سکینہ و خجد منشی جوی ہری مال عابد تخلص سکندر میں ہی لکھا گیا ہے جو انکی پوتے پوتے میں لکھوئی کلام انکا لکھو نہیں ملا۔		
دریا تخلص پنڈت ترن ناتھ پنڈت امر ناتھ شعلہ واہ باب بیٹوں نے کیا دھنصر آبی اور انشی سوکر لکھو میں قوم برہمن کشمیری باشندہ لکھنو دیوان سبحان علیخان سکبہ شاگرد میرا وسط علی اشک اور بعضی مولانا فخر بلگرامی کے شاگرد لکھتے ہیں۔		
نادیدی میں قین کیا کہ نہیں	نظر اکبر نہ جامی شمع لکھو	دیر یاد کوں شمعیں شمعیں
ذروان غم بانی چتر تین	کم ہو گئے نقش و نگار کی	ہے روشنی شمع گشتہ زہین
کھن چاہہ دھڑلہ میں ڈھن	دیکھ لگے بانی ہندو کی	آرزو میں ہی ہو جانے
گل چکی میں بست کینچن	کچے پکے فراہ کسانوں کی	اسی کے عہد کا عہدہ لکھو
دریا تخلص ندلال محافظہ و فخر محکمہ حساب راج کوٹ۔		
	ساتھ وہ چھوٹا میری تان	ای اصل تہہ لکھو کوئی پہنچے
دل تخلص دیو شپا دہ باشندہ مرشد آباد اور جال معلوم ہوا۔		
	امید اصل اس عہد کوئی مل	جس کے رسم نامہ پیغام میں
دل تخلص منشی دوار کا پشاد میرا دہ منشی رام سہای ندنا خلف ماسی پور خجد کا یہ سکینہ لکھنو ہی آپ صاحبزادی میں نور میں لکھا ہوا۔		
عاشق بے پروا سانسہ تنم کی	ارشدت کو توڑ دھڑکے جان	ساتھ بیکر نہا جگہ بیکر
دل تخلص تخلص ہما در سکندر بکتری بنیرہ امجد خوشحال سنگہ عرف خوشحال ماسی جو محمد شاہ بادشاہ کی عہد میں برے امیر اور صاحب ترہ بنے		
دلسوز تخلص محمدی نمایان خلف آتھارام باشندہ فتح آباد۔		
دیکھنا اگر جوش طغیان کی میری لکھو میں آ	آجئے منشی کی لکھو میں لکھو	

کلام انکے اچھے ہیں۔	شاید غم غلط غزلوں پر لکھا	دشت خشتین میں چرخ چرخ کیا	خود کا یہ سب سب یاد کا جیسے	دیکھو بڑا بڑا کوئی شمع جگمگا	اور نہ دیکھتے ہو تاریں غزلوں کا
---------------------	---------------------------	---------------------------	-----------------------------	------------------------------	---------------------------------

خود تخلص بالاپشا و قوم کبیری ساکن دہلی مرد خوش اخلاق تھیکے مزاج استعداد فارسی میں اور ان اہل سی ممتاز خطا تسلیق نہایت درست اور عمدہ لکھتے ہیں ہر چند طبیعت موزوں ہے لیکن جب ارستہ مزاجی ہی فرحت ہوتی ہے تو شعر کی طراوت کرتے ہیں اور جو شعر کہتے ہیں لکھتے ہیں اور کسی نہیں لکھتے یہ احوال اور کلام ذکرہ گلستان سخن میں لکھا ہوا ہے جسے بہان نقل کر دیا اور اس کے علاوہ کچھ کو معلوم نہیں اور یہ شعر ہی اور کلام اسی تذکرہ سے لکھا گیا ہے۔



یہ ہی بہتر اور وہی گلبرگ تری جو گلبرگ	کسی ایسی نسبت محل کو اس کی ب خوشتر گئے
---------------------------------------	--

خود تخلص سام نار این پندت کشمیری شاگرد حافظ غلام دستگیر بدین۔

نائب سی نہیں چاہیہاں گلبرگ	یہ جیکے جذبہ دل کا شمع کیا کو
----------------------------	-------------------------------

حقی تخلص ابراہیم عظیم آبادی بہت نامی اور شہر تخلص ہو گئے ہیں۔

ہے تھک لے لے آج بہت عدا	اگر محبت ہوگی تیرا بھن بھن	دیکھو نہیں کہ میں میں آدمی بیکار	احل ہر گلشت میں خزانہ خزانہ
-------------------------	----------------------------	----------------------------------	-----------------------------

خوشتر تخلص بہت سوچ پر شا	دخلف پندت کا نام اور حال تو آپکا معلوم نہیں ہوا	تخلص خوشتر تخلص بہت	اور ان کے بڑی طبایعی معلوم ہوتے ہیں۔
--------------------------	---	---------------------	--------------------------------------

خوشش تخلص دیوان گنیش	راے باشندہ لکھنؤ کی ایک تاریخ نثر فارسی میں در بیان فرحت و مہذبہ ۱۱۵۶ء کے
----------------------	---

خانہ پر درج ہے اور اس سے اذکی خوش کلامی ظاہر ہے مگر محلو کوئی اردو کلام اور کلام نہیں ملا

خو ر م تخلص شمس مرگوند سکھ مترا۔

خوشتر تخلص شہر دیال باشندہ لکھنؤ قوم کا تیرے بڑے بیانی جگنا تہہ اہل کے شاگرد مثنوی جو اس کے جوہر	بڑے با ذوق آدمی ہیں اور صیغہ انجیری سرکار میں بعدہ اور سیر لازم۔	بہد و شعر ادبی حضرت جوہر ہے پیر
--	--	---------------------------------

کم ستاد و بہت ہی اچھے ہیں	اللہ خوش کلام و نال دلی ہیں	ایک کو خوش تریت متاد و کو جاکو	رفیعہ چھاندا ہے خود خوش کلام
---------------------------	-----------------------------	--------------------------------	------------------------------

خوشتر تخلص شمس جگنا تہہ ولد نال قوم کا تیرے بہت باشندہ لکھنؤ شاعر و شاعران اور شیریں بیان تیرے راہین بہا گوشت اور مثنوی جوہر گشت ادبی تعینات سے اس نامہ میں بہت کچھ شہر اور معروف ہیں اور انہوں نے شہر و کلام نیز اردو نظم میں قابل ترقی لکھے ہیں انہوں سے کلام یہ صلا زندہ نہیں ہیں شہر و سخن میں انتقال کر گئے یہ تیرن

لکھائیں سینے دیکھی ہیں اور او میں سے کچھ کچھ شکار بطور انتخاب لکھے جاتے ہیں۔

اشعار و بیجاہ را میں سے جو شکستہ یا چری میں بعد و احد علی شاہ بادشاہ لکھنؤ تصنیف ہوئے۔

خدا یا نامہ کو نام آوری سے	فلک کو جلوہ بال پر پی سے	ربا مضحکہ من تاحسب انہما	غدا دل کی طیم ہو نغمہ بردار
مضامین ثنائیں تہ زبان ہو	سبک اپنی زبان و فغان ہو	دہن غنچہ زبان گلبرگ شہر ہے	یہ ایک شکر کا تیرے شہر ہے
گہرا نشان جو یوں میر قلند	سجایا طغ کا تیری کرم ہے	زبان بخشی ہے تو فی عجز نشان	رہے ناشکرمیں تیرے غر فغان
عطا کی چشم مانند ستارہ	کرنے تا نور قدرت کا نظارہ	دی گوش لہر لہخا و کست	سنے تا نغمہ عشق و محبت
رہی تہندوسنہ چھان لال	کرنے بی شکر حق جواو کچھ نال	ہر ہی گھر صفت و چشم ببار	جو دیکھ غبار کے سر گلزار
رہی وہ گوش گل گوش گل	سنے جو نغمہ بانی نفس بردور	فزون ہو گویا ہرگز نہ لغت	عبادت سے تیری حاصل ہر جز

اشعار مناجات

خدا یا بادشاہیے سنیازا	خلایق پر و را عاجز و نوازا	تو ہی ہے بادشاہ جن بادوم	تو ہی فرمانروائی جملہ عالم
ترسی خوان کرم ہی سہل نامور	ہر یکہ آئندہ ہرے محنت نور	صفا کیشیاں غار ف چہ پر نور	سیکھ راں کا فر سنبہ پر نور
سخن بجان عاقل صاحب حلم	جہالت پنہاگان نادان معلوم	بکینہ صومہ پران ہر شہار	سایاں میکدہ مستان شہار
جو اندر ان ظالم دم آزار	کہن پران لاخوش تا چار	سب کو تو عطا کرتا ہی دے	بصطف و سخا و لغو دزدی

اشعار حمد کتاب الیگوت منظوم خوشتر مضیفہ شام سے

گل نشان خدا بکین قلم ہے	بیاض نامہ گلزار ام ہے	بہا نہ نامہ شکر فیض حق ہے	بزرگ لالہ رنگین ہر دور ہے
سیاں شکر میں نرے نئے شک	سوا و صف میں ہی نہکت شک	شکر کا شکر زہ ان میں اثر ہے	نئے خامہ بزرگ نیشکر ہے
عجب ہے دولت شک لکھ	کہ جبکہ فیض ہے ہو بادشاہی	بزرگ شکر ہے ہا ہی ملک نے	جگہ دی فرق پادشاہی ملک نے
کیا شکر خدا جو دل ہی منظور	یلا خورشید و مد کو جلہ نور	بشر کو طاعت خالق روا ہے	کہ خالق خالق ارض و آسمان ہے

مثنوی جبرگیت سی جکا بدم بوجہ ہی نام ہے

پشتی خوش صورت چہر اذوق	دکھا لا نور سنے جلوہ روز	لکھ گلشن من گلکاری غیر	روان ہو سو لیم روح پرور
غدا دل نغمہ پرور ہر چہرین	بہار تازہ ہر سرد و زمین	جو دیکھا جت گرت تیک نام	نئے گلکار کے مملو کیا جام
چہ بتین نہ دونو محبوب پور	دل انگن چہ در و دلدار گوش	خوشی ہی علی وقت باد چہر	ایا دونوں کو برین کرباری
مئی عشرت میں دونوں کو کیا	کیا اوس ساقی ہمیشہ شراب	گرائے جوہر صغیرت در	کیا شیشہ تہہ ساغونے پر
رباعثرت میں شب بیدار آرا	سحر کی مثل میں آتشکارا	ہو مزہ و دوا مل سے دیکھا	بزرگ تھلہا ہی تازہ پربار
غرض گری جوں کہ جبرگیت	خوشی ہی با بیان دونو ہوا	دی بارہ خدا نے اذکو فرید	ہا یوں طالع و اقبال ہوید

حرلیف تخلص شنی لال باشندہ لکھنؤ را در زبانی پرشاد ظریف انجمنائے -

حسن تخلص لالہ پور بخند کا یہ مسکیتہ ناکن لکھنؤ محلہ نوبتہ شاگرد منشی خراتی لال شگفتہ اردو کے ہونے کا
جنتی لالہ نادین عظیم آبادی نصف مظفر پور شہر گردنہ علی عتیق پریشاد شعرا سے کہتے ہیں۔

|| ایک کچھ حسن جو تو پسند کیا گا || جنت میں عتیق کے لالہ نام ہو گا ||

حضور تخلص لالہ بالکنند قوم کہتری دہلوی پرورد کے شاگرد تھے اور علم عربی میں خوب بہرہ رکھتے تھے۔

نہ پاؤں کو جیش تو کو کھوٹا	جو اوپر کھینچو من میں اوٹس	سر راہ بینے صدای بہ اپنی	کہ اندھا دیر پہلے کت و پا
یاں مجھ میں نہیں ہی آن با	و آن اب ہی ہی آن بھان	جھا کو ہم فاجیجے کم کہ ہم کچھ	اود ہر کہ دین تم کچھ دیکھ
پروردہ مرہریت سحابی	ست کینہ پروردہ ہو تو لعل	آفت بلا و فتنہ و ماریاہ دار	دوچہ میں عاشق کے ہی ایک خطابہ
جوش و خروش میں پیدا پتھو آہ	دل جاکے پھر شکست کی جو خرابی	شہر ہی بغض کی شراکت کی تے	سیاک رہی شراکت کی تے
انگل کی کہی ہوئی، پتھو آہ کچھ	ہے آہ بغض کے سر لگتے تے	اعجاز یہ کہ گوی نہ دین کر پڑ	آیا نہیں در ساق لگت کی تے
	ترکان تے نہ خطا یا حضور	مٹ جائیگا جوش شراکت تے	

حضور تخلص ای نہ لال لکھنؤ شہر کے رہنے والے تھے کلکٹ میں رہتے تھے اور نواری لال شعلہ

کرتے تو کم میں ہنر کچھ لکھتے || ہم کا لہن میں تو کم لکھتے ||

حضور تخلص نیت سرکار شہن لکھنوی۔

بعد فنا پڑی ہیں کچھ آہ	تہو ویسی ہی زمین اگر تان	دو ہوتا کہاں نہ نلا مارا تے	عقبا ہوں جلی و گوی مکان
نکاتی دیکھی بایس اپنی ارمائی	اتنا سبک کہنے گندھو گراں	دینا کوئی عاقل گاندہا کچھ	رہی ہی ایک شہر کوئی مہاں

حوشم تخلص منشی فیہ خد قوم کہتری دہلوی شہر لال سکند دہلی اپنے عہد میں علامہ ہو گزری ہیں مزار قادریہ
صاحب تخلص شاہزادہ دہلی اپنے مذکورہ گلستان سخن میں کہتے ہیں کہ وہ جب خدوم و ممبر اور سخیہ تھے خطابہ تعلق اور کہتے
خوب لکھتے تھے فارسی میں استعداد کامل تھی نثر طرازی کا طرز نہایت دلچسپ تھا۔ امیر خسرو کی طرز کے پروردی محنت
بدیعی خصوصاً اشتقاق اور مراعات لہجہ کی طرف اہتمام اس مرتبہ تھا کہ با اوقات سلسلہ معنی کا تہہ سے ہمارا تہا تھا
خزائن الفصح کو جو امیر خسرو کا سکھوڑی اور تانت عبارت میں دست آویز منشیان جاہک تھے ہمہ خلاصہ کہہ کے ان کے
سما کی کو نثر متین میں لکھا تھا یہ کہ خوب لکھا کہیں کہیں مراعات لفظی کے قیام اس نثر کو یہی حلیہ معافی سے محرک
لیکن بالابہمہ خوبی اس نثر کے دلیرہ بیان خارج ہی مگر مذاق شعر سے بہرہ کم کہتے تھے اس واسطے زمین شعر میں کہیں
گذر نہ کیا عجز میں خرافت اور کہ برسن کے نقاضے یہ فکر یہی دانشگیر موزا کہ نظم میں مہارت نہ تھی اسلئے
جو کہ ان پر داری کی قدرت سے آگاہ نہ تھے وہ ہمارے شکر نامہ مقدمہ جو مجھے تھے اور زبان طرز کو دراز کرتے غالباً

شہر گوئی کی طرف توجہ کرنا اختلاف جو اس کا نتیجہ تھا اور اس مخلص کا اختیار کرنا یہی اسی پر وال ہے بیش
برس کے قریب ہوئی کہ قضا کی ۔ ایک دوسری تذکرہ میں لکھا ہے کہ وہ ابن مقلد کے نکاح سے ہوئی چھون خط کو
خوب لکھتے تھے اور علم اشرار دوزی میں استاد کی کا علم رکھتے تھے خیریت الفہم اور دنیا داران کی نقیضات سے
خط میری ملی درست منشی درگاہ پشاد صاحبنا و مخلص نے دہلی سے چھپت سے ہندوستان عودن کا احوال
اور کلام تلاش کر کے جیکو پہنچا ہے اور سین ان حضرت کی نسبت یہ فقرات درج میں یہ شعر گوئی اور نکاح بڑا پنے کا
خط تھا اور اس سے اوہوں نے اپنے نام کو پٹ لگا دیا ورنہ نثر بے بدل اور ایسے زبردست ہتھ کہ آج کل محل
اونکی کوئی نہیں ہے ملک چند صاحب ہمارے کے شاگرد جو اندر سے تھے وہ انکی استاد تھی ایک دفعہ کا ذکر ہے
کہ اب نواب جیو کے سرکار میں نوکر موئے اور نواب کی طرف سے صاحب زبڈٹ کو خط لکھا یہاں منشی سلطان
سنگ قوم کہتری جتنی خلیے مینے اور نوای منشی وزیر سنگ فیاضی میں درود و نام کے ابھی سات آہنہ برس پہلے
مرے میں وہ اس خط کا ایک فقرہ بھی نہیں بھروسے کے گویا ق منشی گری کی اونکو بھی اچھی جی صاحب نے فرمایا کہ
منشی ہو کیوں نہیں سنا ہے یہ کاغذ کس منشی کا لکھا ہوا ہے سلطان سنگ نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ حضور
جس منشی نے اسکو لکھا ہے میں اس کے گئے فضل مکتب میں اور اسکی مدق عبارت کو نہیں سمجھ سکا حکم ہوا کہ نواب
لکھو کہ آئندہ ایسے منشی سے خط لکھایا کرو کہ جسکی عبارت عام فہم ہو اس پر یہ منشی صاحب مغل ہو کر گھر آئیے اور انکی
یہ بھی دعایت مشہور ہے کہ جبے ہلی میں فارسی دفتر تھا تو کسی تہا نہ پر محور قرار ہو گئے وہاں ایک خیف سے
خانہ غلی ہوئی جسکے رپوٹ لکھنے میں اوہوں نے خود کے ندیان بہا میں مگر جو صاحب نے زخمی کو دیکھا تو وہاں سے ایک
چوٹ لکھنے کے اور کیا دہرا تھا اس پر یہ وہاں سے ہی موقوف کئے گئے وہی مثل ہوئی کہ اسی روشنی طبع تو بریں بلا
شدی انکی بیٹے دہم چند نامی تھے ۔ اور انکو انتقال کئے ہوئی اتنا کہ قریب چاس برس کے گزری میں یہ دوسرے

اونکی جو تذکروں میں درج تھے بیان لکھے گئے۔	جی انکی بیٹوں میں سے دلداری	ایک کی کاغذیں اور بعض جو پیکر
ای طبعی بہت تودا سو جایا	چوٹ لکھنے میں صاحبان علی	

حیرت مخلص بہت اچھا پشاد کہتری لکھنوی قندرخش جرات کی شاگردین سے تھے اونکی نقیضات سے ایک
مختصر سا دیوان اونکی مثنویاں میں فن بریقی میں سلم اور شیر اندازی میں قلم تھے اوہوں نے بیشتر لکھنؤ میں اور قید
دہلی میں گذران کی ہے اچھی میں کہ اس وقت صرف ۳۵ برس کی عمر میں عالمی کو چھوڑا یہ شعرا وں کا تذکرہ
گلستان سخن سے لکھا جاتا ہے

خیرت مخلص فوقی معلم باشندہ دہلی خوشباش فرخ آباد	بنگ لکھنوی ای کی یاد نگاہی ہے	کہ جسکے بیٹوں نے تامل اور کیر گرائی
جیسے مخلص حق مالادش نگار گدیر لکھنوی میں ہے	گلشن میں کھیلو پہلا تھا ہے	داندن جسکے لئے کہات میں صابو

برادر راجہ جی سرائین سنگھ - مسند نشینی کے وقت مہاراجہ کے عمر اٹھارہ برس کے تھے
دیکھ کر پڑوسیوں نے ان کو شک کیا کہ اور تو کا اعتقاد راجہ محمد خان بلرام پور کے اور پور کے کسی کے فکروں میں ہے بہر حال ہی
اوسکی ادب و عاجز رہنے اور اوتڑنے فتح کر کے چند جلد قرآن شریف و کتب مقدسہ اہل اسلام بطور ٹوٹ کے لئے مفت
میں شکر ہائی ناظم نے باوجود ادوی مالگداری مہاراجہ سے ناحق روائی ثنائی اور شکست کہانی سنوائی۔ امین راجہ
درشن سنگھ شاہ اووہ کیطرت ناظم ہوئی اور کو مہاراجہ سے عداوت تھی چنانچہ کچھ عرصہ بعد مہاراجہ نوشادی کرتے
کونائے کیطرت گئے اور راجہ درشن سنگھ نے انکی نائب گوار سنگھ سے کہہ دیا کہ ناظم کی اطاعت اور فرمان چھوڑ
کا حکم دیکھتے تھے خواہ مخواہ بلرام پور خانی کر لیا مہاراجہ یہ خبر سنا اپنے سے نیپال کو چلے گئے کناڈریم بہادر جرنل
کنور راجا جی براہر حقیتے مہاراجہ جنگ بہادر نے بہت غلطی کی اور سبببنا عداقت اب ہوا نیپال کے مہاراجہ کو سرحد
بلرام پور پر موضع اور تروہا میں رہنے کی اجازت دی اور صحائی علاقہ میں سعی کرنے کا وعدہ کیا راجہ درشن سنگھ
نے جو مہاراجہ کا سرحد پر آنا تھا تو انکو جاگیر الگ مہاراجہ نے اوسوقت ایسی بہادری خود داری میں بکھلائی کہ
راجہ کو ناکام ہیا کناڈر نیپال کے درمیشٹ نے یہ بہادری شاہ اووہ کو لکھہ بھیجا شاہ نے راجہ درشن سنگھ کو نکل
کر کے قید کر دیا اور مہاراجہ پہر اپنے علاقہ پر قابض ہو گئے مسند میں قیسی پور کے راجہ و گراج سنگھ کو اوسکی بیٹی
دگ سرائین سنگھ نے نکال دیا وہ لکھنؤ میں حاضر ہوا اور علی شاہ بادشاہ اووہ صاحبہ دریشٹ کا حکم مہاراجہ کو
اوسکی مدد کا پوچھا اور انہوں نے اپنی قوم لیا کر دگ نہرین سنگھ کو نکالا اور گراج سنگھ کو سنا کر اپنا حق خود
سابقہ معاہدہ کیلئے دے کر اوس سے لی لیا شہنشاہ افضلی میں امر اور علی خان راجہ اور توڑنے راجہ جی بخش سنگھ تھانہ
گوندہ کے پکانے سے علاقہ بلرام پور میں فساد کر کے مہاراجہ سے شکست کہانی اسی سبب کی ناگہ بھینہ میں طاک
اووہ صاحبہ کلاہر اسٹر چارلس جان وینگلڈ صاحب بہرائچ کے کشمیر کو آئی مہاراجہ نے انکی خدمت میں حاضر
ہو کر علاقہ بلرام پور کی قبولیت و اصل کی صاحبانے انکی حسن خدمت میں خوش ہوئی ایک تو بہرہ اور دی جو دن میں
تین وقت سہوہ کرے شہر افضل کی جہد میں عدم مہاراجہ حسب الطلب پناہ وادی لیکر صاحب کشمیر بہادر کے پاس پہنچی
بعد صاحب فوج لانے کے لئے کلکتہ کو گئے اور مہاراجہ قلعہ پٹوان میں رہی یہ حاش مفروضہ کے لئے خود اس قلعہ
کو گھیر لیا مہاراجہ کا بچہ کمر کے مشعل میں غزوہ و مہاراجہ میں سرکاری فوج گوندہ میں آئی مہاراجہ اور فوج
پاس گئے علاقہ قیسی پور جو سبب بغاوت راجہ گنہرین سنگھ و عدم حاضری رانی راجہ کو مابوجود اجرائی شہنشاہ
صلیہ تھا مہاراجہ کی سرکاری انعام میں ملا اور مشاعرے کے دبا گو ریزی میں مقام لکھنؤ مہاراجہ کو اول شہر کی سرسی
پر نشست ملی ساتھ ہزار کا خلعت اور مہاراجہ بہادر کا خطاب مع مسند بانگی و قیسی پور کے اور مہاراجہ راضیا رات دیو
کلکتہ میں خود داری کے عطا ہوا۔ اوسوقت سے مہاراجہ کی یکساں نامہ سندوستان میں پہلی اور جو کلام تین

اون سے انتظام ملک مالہ من سوی اخبارون میں کلمے کے زیادہ کہا تنگ کہوں کہ اس مختصر میں گنجائش نہیں
مہاراجہ کو باوجود کثرت اشغال ملک مال کے شکر گوی کا یہی شغل رہتا تھا اور اس فرخ بہت شائق و قدردان تھے
ششما عین جو میں نے اس نذر کہ کا اشتہار دیا تھا وہ نظر انور سے ہی گرنا اوسیدم مٹھی جو اس رنگ صاحب کے ہر
حکم ہو کر انہوں نے آپ کا دیوان مع چند دیگر سفحات کی جو آپ کے سر پرستی اور مربی گری سے مطبع خاص میں طبع
ہوئے تھے میرے پاس یہ بھی ادنیٰ شکرانہ میں عرض ہے یہ اپنے چند کتاب میں نذر کہین از اجماع رسالہ خواب حیرت بان
بہت پسند آیا اور اسکی تقریظ بھی تحریر فرمائی جو کاسوہ مٹھی صاحب صوف کی وساطت سے معذرتاً بطور صلہ
کے پہونچا اس قدر غایت اور کرم بخشی جو مجھے دور افتادہ کے حال پر ہوی یہ محض خاص فیاضی اور سچی سخاوت تھی ورنہ
میں کیا استحقاق رکھتا تھا اگر بیشکئی کہ جسے وجہ قرار دیجائی تو میں نے بہت رشون کو اسطر سے کتاب میں یہ بھی نہیں ملے
جواب تک نہلا صلہ تو درکنار رہا فی الجملہ مہاراجہ صاحب کا دم اس نان میں بہت غنیمت تھا اگر افسوس کہ ہم کو گوگر
بدبختی سے سال گذشتہ میں اونکا انتقال ہو گیا چکا افسوس اتنا کہ بہت سی انگریزوں اور ہندوستانیوں کو جسے
بنیا کوئی نہ تھا اس سببے جناب مہاراجہ فی صاحبہ مالک یا ست برہمن وہ بھی بفضل کہے بہت سخی اور فیاض میں
چنانچہ اخبارون میں اکثر اونکی سخاوت اور نیکیا مکی کی خبریں چھپا کرتی میں مہاراجہ مرحوم کا دیوان اپنے اول سے
آخر تک دیکھا ہے غایب ریب بہت اچھا دلکش اور دلکش کلام ہے زبان کیا شیریں باقی ہی کہ قد و نوات میں ہی
دھڑا نہیں جو اونکی ادنیٰ ادنیٰ روز مرہ کی باتوں میں ہے چنانچہ یہ چند شعر خند کہ کے لئے منتخب ہو کر بیان

اشعار سرفقات

درج کئے گئے ہمارے دعویٰ کے گواہ ہو سکتے ہیں

نام تیرا جبکہ طغرائی مغزوان	مرتبہ میں شمس عالی ہر دیوان	تیری کیا مکی کا ہی صانع ایدل کیل	چاہو جسے کر کے قابل ان ہوا
تیری صورت دیکھ کر جو تیرے	میری صورت دیکھ کر جو تیرے	وہ ہم نہیں پہنچل جی دل	راہ جہان میں جسک میں کیا یہ
مدام اپنے فضل میں وہ قاتل	ہماری دوش میں دوش پات	نہ جانیں کو کچھ وصل میں دل	میں ناکارہ دیکھ کو محاب
گئے وہان جہیز کو سدا کرتے	زور کو رہے اپنے نہ خواب	خواب محض جو گل امان کو دشت	موت نہ تربت میں انکو خاک بکرت
اچھ پکڑ دیکھ کر فدا و دان	وہ ان نظارہ تو میرے کچھ دہرا	تو نہ لایا جو ہی کو بوسن تیرے	الہ سے دماغ و وصل ملے کا
تو کر دیکھ بارہ کر کو جلا رہے	ابو وہ نام خدا رکھ گیا	لو سار کو عاشق ہم پر کیا	میں صغیر ان جن کہنا تھا گویا
تم کلمے شے کلمے کلمے کا دیکھا	منجو پیر معصوم خاں سا کو دیکھا	گیا صحبت میں جسے مست	مزاج اصلاح برائے نہ اسکا
عکس آفت جان کوئی تھا	بہت دہشت دہشت تھا	کنا کہتے تھے ایک گویا	دوسرے جلا ہوا درک مرنے لگا
جو کلمہ چھپا کہ ہم نظر نہ کر	شعلہ ہری رسو گشت تیرے	دان تک بوجہ ناگہانی	لو کیا نہ بنایا یہ تھا کہ نہیں
کرمی فتنہ شکر سے یہ نہ نہیں	پہچانی دیکھ بان گری میں ملنا	پہچانی بان میں نہ دیکھ	بہت جان کو شکستہ تر دیکھ رہا

که در این سحر و جادو
ای صبا بر سر کلاه سحر
باش غش غشوی اجاد و کلاه
قصد از سر زاده تو را چنان
الغنی من به کسده بر سر خود
را بدینکار ز خاک کلاه قصه
آنگه اس شوم غش کلاه کانا
کبر غش من بر سر غش کلاه
بات کلاه غش من کلاه مانع نه
آنگه سر غش من با سر سر کلاه
هون گوان دایا کلاه سر کلاه
ای صحر و غش من غش غش
هوانه غش من آنگه سر کلاه
کلاه غش من کلاه غش من
حسن غش من کلاه غش من
نه کلاه غش من کلاه غش من
آب آنگه سر نه پارس بجای
غش من سر کلاه غش من
عاشق غش من کلاه غش من
آنگه سر غش من کلاه غش من
کلاه غش من کلاه غش من
هم غش من کلاه غش من
رجم و کلاه غش من کلاه غش من
او کلاه غش من کلاه غش من
نام غش من کلاه غش من

که در این سحر و جادو
ای صبا بر سر کلاه سحر
باش غش غشوی اجاد و کلاه
قصد از سر زاده تو را چنان
الغنی من به کسده بر سر خود
را بدینکار ز خاک کلاه قصه
آنگه اس شوم غش کلاه کانا
کبر غش من بر سر غش کلاه
بات کلاه غش من کلاه مانع نه
آنگه سر غش من با سر سر کلاه
هون گوان دایا کلاه سر کلاه
ای صحر و غش من غش غش
هوانه غش من آنگه سر کلاه
کلاه غش من کلاه غش من
حسن غش من کلاه غش من
نه کلاه غش من کلاه غش من
آب آنگه سر نه پارس بجای
غش من سر کلاه غش من
عاشق غش من کلاه غش من
آنگه سر غش من کلاه غش من
کلاه غش من کلاه غش من
هم غش من کلاه غش من
رجم و کلاه غش من کلاه غش من
او کلاه غش من کلاه غش من
نام غش من کلاه غش من

که در این سحر و جادو
ای صبا بر سر کلاه سحر
باش غش غشوی اجاد و کلاه
قصد از سر زاده تو را چنان
الغنی من به کسده بر سر خود
را بدینکار ز خاک کلاه قصه
آنگه اس شوم غش کلاه کانا
کبر غش من بر سر غش کلاه
بات کلاه غش من کلاه مانع نه
آنگه سر غش من با سر سر کلاه
هون گوان دایا کلاه سر کلاه
ای صحر و غش من غش غش
هوانه غش من آنگه سر کلاه
کلاه غش من کلاه غش من
حسن غش من کلاه غش من
نه کلاه غش من کلاه غش من
آب آنگه سر نه پارس بجای
غش من سر کلاه غش من
عاشق غش من کلاه غش من
آنگه سر غش من کلاه غش من
کلاه غش من کلاه غش من
هم غش من کلاه غش من
رجم و کلاه غش من کلاه غش من
او کلاه غش من کلاه غش من
نام غش من کلاه غش من

که در این سحر و جادو
ای صبا بر سر کلاه سحر
باش غش غشوی اجاد و کلاه
قصد از سر زاده تو را چنان
الغنی من به کسده بر سر خود
را بدینکار ز خاک کلاه قصه
آنگه اس شوم غش کلاه کانا
کبر غش من بر سر غش کلاه
بات کلاه غش من کلاه مانع نه
آنگه سر غش من با سر سر کلاه
هون گوان دایا کلاه سر کلاه
ای صحر و غش من غش غش
هوانه غش من آنگه سر کلاه
کلاه غش من کلاه غش من
حسن غش من کلاه غش من
نه کلاه غش من کلاه غش من
آب آنگه سر نه پارس بجای
غش من سر کلاه غش من
عاشق غش من کلاه غش من
آنگه سر غش من کلاه غش من
کلاه غش من کلاه غش من
هم غش من کلاه غش من
رجم و کلاه غش من کلاه غش من
او کلاه غش من کلاه غش من
نام غش من کلاه غش من

<p>تره چلین جیسے گو مراد حوت بیں لبو سونگی سن تاؤن کا چکل اسکو ہی جی سوتو تر ناز مبدہ آنک سسل لئی مٹی جی ان پلچ د چال کو جو ہاں پسند تیرا دماغ سوخت و چوچی چہر خاک جیسے ہم ادب برض غل دماغ شوق باجی در دغا پار کارگر ابرو چہ من کی نظر تیر عاشق مزاج ابکی عشوق طبع تیر ہے موزہ مبرو خدا صانع جان پاک</p>	<p>پہنیں کیجی ہی قد کماہ حوت جیسے لیتے ہونم حساب عث چکر گسکو د کلاو گس تاز مثل اسکو کیا دید تیرین رخ مہاک ہو دکام جو ہر زبان اسی بار آفتاب جیسے کہان بند کاغذ باد بنا دی تیرین شکر غل تاؤنک اپنے مفت ہوا تر سار تیرا جامہ رونق کہاں تیرین ہر دم میں تیرے عود غل غل اسی خوشنہ لیا چہرے کے پاس خود بخود اب میرا لکھو عیہ سلام کیا ضرر بار ہی کر گاؤں عار ناخوش نظر تیرے رنادران شمع چہاں آواہ و اسکی پند رانا ہے اسے آنک محاب خراف جو دم کلف تیرے میں شاد رنگ ہو کر دوہان میں لا میں گیم کیا پریشان دن گرنے میں ابتو خد سیکہ کیا کار سہ نامہ کا زمین انگلیاں کر دیان ہے جو کہے گوش نشین ہو چو شاہ عید</p>	<p>رہیں ہوش نہا جی جان پاک حسن نے سوزا واسکو دیا کیا تلون ہی مزاج یارین میں نے کو پکے کالا لیل لیلے عرب میں تیریں بارک ہی جیسے ہمد اسکو قائل ہو جیای جی قلب بابت کیونکہ ظالم کرکے ہو دل چھو کر میں تیرے گری اوپر جی شوق کی خوش اسکو حیات یار کبھی خط نہ رنگین نہو سفید کہ ظہر ہم نمون اس کو ہر گز حد اسک بچہ تیری شکے ہم کہا میں دیکھ نہیں میں نوا کا رستی ہی غشوقی میں مرغ و تر دیکھو جو سلاطین مسکے سر گذ ابرو چہ لب لطف چاند ایک پامال آج وہ میں جمل کمال ہے ناگوار طبع عکسے چو لکی مرگے صنوس میں ہو ہو ہو کو نہ مار ذوالقرن جزانے میں غلامی بے یار کیا ہوں تعزیر و خاک میرے کیوں بھلا راجہ کان ہے</p>	<p>تائیگی مجھے پیران ساری رہتی ہی کس دن کلاہ یاد کر شام کو اقرار تو انکار صبر لیکن ہنوس تو من محمد انک دکو ہیک میں بت مہر انک کچھ ناند کان کرتے ہی لگا ہنڈ دیکھو نرکی ہتی ہی نال بلا کر از رانک مول کوک انک کلاہ پر فراموش ہیں اسلے رنگ غل ناز یونک بریں پیکل کس خار سیر جو دلاؤں سدا بہر تو غل ناخون کو ہی سیر عوم کی غل مان لکی ہی سیر عوم کا غل بلبلو کو ہی گوجھو کتا نین جلیغ لکھ گیا دھما میں کجا دھما کرتے میں ملکی سیر دیکھم چارو ایک کہتا، نیا عر و شیر انکس ہر کیا بچہ کئی آدم عالم ایجاویر تم ایسی ہی جان میں چو ل ہو ساری رائیہ یہ لکھ تیا کتا نہ یوسف چلا پوچھہ تعزیر خاک</p>
--	--	--	---

محمد غزل مرزا محمد ظہار بن

<p>نعت فصل ہار یار و گلزار میں سر کو نکلا نہ گری کو چہ مار میں اویسے کج کیا کیو جی تو ہم دیار کیسی تو اہل مکالین بچہ جودار</p>	<p>سر کو نکلا نہ گری کو چہ مار میں اویسے کج کیا کیو جی تو ہم دیار کیسی تو اہل مکالین بچہ جودار</p>
---	--

اصل چوہی و حرم خاندان خاندان	پریچھن خاندان میں آئے	پریچھن خاندان میں آئے	شیر و کھلا یا کھلا فاق میں
------------------------------	-----------------------	-----------------------	----------------------------

انکھ نے موتی پر کو انکھ کے تار میں

ایرانیان ہمارے گانچ ہمارے	فرق کیونکہ ہمیں ہمارے	ایرانیان ہمارے گانچ ہمارے	ایرانیان ہمارے گانچ ہمارے
---------------------------	-----------------------	---------------------------	---------------------------

انکھ نے موتی پر کو تار میں

حسنہ غزل میر وزیر علی صبا

کوئی بند نہیں چاہی کی	کہہ دے جا کے پاس میں	کہہ دے جا کے پاس میں	کہہ دے جا کے پاس میں
-----------------------	----------------------	----------------------	----------------------

استحسان میں انکھ نے خاک کے

بہتے مائے چہرہ گمان چاک کے	راستے طے کر کے ہفت انداز کے	کیا بیان ہوں دینی خاک کے	جاسا جلدی میں حسن کی
----------------------------	-----------------------------	--------------------------	----------------------

لوہ کے بکے میں چلے خاک کے

بلوہ افرا نور سے خرا کا	سرخ کا ہر سطح افرا کا	ہو مقابل منہ ہے کیا گلا کا	ہوٹ نکلا رنگ جسم ہار کا
-------------------------	-----------------------	----------------------------	-------------------------

پہل بولی بنگلے نوشاک کے

پوچھ لو راجہ ساری صبا	جو کہہ کر حالت بہاری صبا	پوچھ لو راجہ ساری صبا	پوچھ لو راجہ ساری صبا
-----------------------	--------------------------	-----------------------	-----------------------

دوڑے اپنے دیدہ و نماں کے

راجہ تخلص ابرار کشن خلف اجہ بن کشن رئیس کلکتہ صاحب دیوان شاگرد مرزا جان طیش۔

گر شب کو نہ تم باس میری آگے صاحب

راجہ تخلص ایک شخص کا ہے جو کا حال معلوم نہیں ہوا۔

مہر کچھ شب آئیے بیاد ہوا	بہتر ہر صبح میری بیانی شام ہے
--------------------------	-------------------------------

راحت تخلص ہنگوت رامی ولد دیندیاں باشندہ کا کوری ضلع کھنوش گردانٹ منٹوی زہر ہارم اور

نندن اکی تصنیفات سے ہیں۔

راحت تخلص نندت کشن لال باشندہ بہتر تحصیلدار ضلع فوج آباد۔

دل کو سامان میرا ہوا	خوش گذرے گویا جابر عیالی
----------------------	--------------------------

راحت تخلص ام دیال کا تیرہ سری بابت شاگرد جوہر داس جو اہر سنگھ کھنوشی فارسی اکثر کہتے ہیں اور

اردو کو مگر کوئی شعرا دیکھا نہیں ملا۔

راضی تخلص دیوان جانی بہاری لال قوم ناگر برہمن باشندہ شہر اگرہ جو ایک نامی گرامی شخص اس نام سے

ہیں انہوں نے علم عربی فارسی انگریزی اور سنسکرت میں مہارت حاصل ہونے کے بعد عرصہ تک سرکار انگریزی

تو اعدی اور پھر ریاست بہرت پور میں تائب دہلی ہوئی اور اب دہلی کا حاکم بنی محکمہ زریعی راہبوتانہ ایک حصہ
 میں اور اس حصہ میں ایک فوج دیوان ریاست کچھ واقع کا بنیاد ڈال اور ایک فوج مہاراجہ صاحب جین سنگھ جی امی
 کے اتالیق ہو چکے ہیں محکمہ زریعی میں از نکاہت بڑا اثر سبب قدامت اور بیات کی ہے اور اکثر انگریزوں نے اپنے
 ہندی اور فارسی پڑھی ہی وہ شعر بھی کہتے ہیں چنانچہ گلستان کا نظم ترجمہ اردو زبان میں بنام نگار
 کیا ہے اور سبط اور اسبیل کو بھی نظم میں لکھا ہے آج پر میری یہی ملاقات اونسے ہوئی تھی آدمی بہت
 بزرگ نش اور با علم میں اوشادھی اتیک باوجود گزر جانے سن شباب کے نہیں کہے ہے اور اپنے مذہب کے
 بہت پابند ہیں مگر افسوس ہے کہ اس وقت ان کا کوئی شعر ماری پاس اس تذکرہ میں حرج کر کے نہیں ہے۔
 راجہ تخلص بند راجن صاحب دیوان گدڑی ہیں مگر ان کی سکونت میں اختلاف ہے کہ کوئی تو ان کو
 دہلی کا باشندہ بتاتے ہیں اور کوئی مہاراجا جھٹھے میں اور اسے طرح اور ان کی گدڑی میں یہی فرق ہے کہ
 کوئی تو سودا کا شگر دیتے ہیں اور کوئی مزار مظہر کا گرا سین شک نہیں کہ عہدہ شاعر تھے اور ان کی
 کلام سے سوریس پہلے ہونا ان کا طالع ہے

سیر بدتر ابو جیو گریں بیگنا نہ تیرے عقین میں لگی نہی دیکھا	ہے وہ گل کہ ہو سید بیگنا جاگد گل گلستان گریبان گنا	بہان قبول طوطی تجھے شہر خاک کہے کیا بدول میں گل گونجے	تاسکین کی رقم حوت شہر وفا اور آج میں اسکی بات نہ کر
سنتے تو ہم جانیں ان کی م کی تار	آجود میں تو کم از ستین تار		

راجہ پریشاد مشی رام پرشاد قوم کا یہ سکنہ لکھنؤ دارالہمام نواب حسن الدولہ بہادر رئیس اعظم لکھنؤ
 کہ آدمی بہت طباع ذہنی شعور اور سلیقہ شاعر تھے اور ہمیشہ ان کی حسن انتظام امام بارہ حسین آباد کی تعلیم
 اخبار میں دیکھی جاتے تھے تہوار عرصہ ہوا کہ دنیا سے عالم آخرت میں چل بسے اور اپنی جونیوں کا ذکر دنیا میں
 چور گئے گا گاہ فکر سخن ہی کرتے تھے چنانچہ ہر شعر ان کی نتیجہ طبع روشن سے ہیں۔

ہامی مائزے نہ تھے گھر پہلے خو کر کے خود دیکھا کوئی آئینا	باغ صیف سفت ہوتا جو روبرو خواب غفلت عین ہم صاف نظر	لو کہ تہا جو دیکھی گھاسی تھریا رام پڑا کو جنب میں طاعون	ہر شہر کو چھوٹا کچھ کام اچھ کرے تندرابیہاں کچھ ہرانی خوش طبع
---	---	--	---

راجہ چندر پر دیر علم ریاضی یہ صاحب مقام کی کا یہ تھا اپنے بیانیوں کی بحالت کمال عقلیہ خود رسالی میں اور
 دہلی ہوئی اور انہیں دنوں میں انگریزوں نے انگریزی کا مدرسہ جاری کیا تھا جو رفتہ رفتہ دہلی کا بکھلا ہوا
 یہ ستر تیر صاحب کلان کلکمر برہٹ مہتمم مدرسہ خدمت میں حاضر ہوئی اور انہوں نے کچھ وظیفہ ان کا مقرر
 کر دیا انہوں نے تحصیل علم شروع کی خصوص علم ریاضی میں زیادہ محنت کی اور فارسی مدرس میں سکھایا
 یہی اسی علم کے مقرر ہوئے اور جرد مقابلہ و علم مثلث وغیرہ کے کتابیں ریاضی کی اردو میں ترجمہ کر کے پیش کی

چنگ دلیو سے عربی فارسی و سنگرت کے طلباء کو ریاضی پر مہیا نصیب ہوا بعد کے انہوں نے ایک کتاب لکھی زبان میں درباب مسائل علم ریاضی ایسے تصنیف فرمائی کہ جو لندن کے فاضلوں نے ہی تسلیم کیا اور اس کا مسئلہ حقیقتہً مکمل کے بیگانہ سے اگر سرور باراد کو دہلی میں ملا۔ پھر اپنے مذکرہ الکالمین اور عجائبات روزگار وغیرہ کئی کتابیں لکھیں جسے یہی ادب کی معلومات اور تاریخی تحقیق کی تصدیق ہوتی ہے مگر خدشہ سے پہلے نشہ اچھین مذہب آبادی کو جو ہر گرجا عیسائی ہو گئے اور بعد خدشہ دہلی کا بل کا ڈھنگ جانا ریاضی کے پروفیسر بنے بعد اس اعلیٰ معزز ہوئے بعد عیسائی ہونے کے انہوں نے کئی کتابیں مسلمان مذہب کے تردید میں مثل اعجاز قرآن وغیرہ تصنیف کیں آخر عمر میں مہاراجہ پتیا ل کے اتالیق ہوئے اور پھر راج مذکور کے سرشتہ تعلیم کی دادرار کر کا عہدہ جسکی قخواہ دہنر اور بیہ ہتی اوکو ملا اور آخر اسی جیسویس میں قریب نشہ ہو کے اوکا انتقال ہو گیا یہ اپنے وقت کے بڑے نامی گرامی معلم اور فاضل علم ریاضی کے ہتہ نظم سے شوق بالکل نہیں ہتا چند شعور مذکرہ الکالمین کے دیباچہ میں لکھے ہیں جنہیں سے یہ منتخب ہوئے۔

بلندی نہ خسروان ہی ہی	شہی خوش بشہا ہن دی	گدا کو دہ چاہی تو دھجی سو	خفیو کو کر دئی دہم قوتی
-----------------------	--------------------	---------------------------	-------------------------

رامی تخلص شیو سہای قوم بہات باشندہ لکھنؤ دہ راہی شیو سنگ گشتوق جو فارسی اور اردو میں مہارت رکھتے تھے اور اعتقاد زلیت کرتے تھے ادب کی شرف لطافت اور طرافت سے خالی نہیں ہوتے چنانچہ یہ ایک شعرا کا گروہ

دیکھتے نہ بھی کریم غم میں کہنے	رامی جہا بیستہ ہند کا گروہ
--------------------------------	----------------------------

رابطہ تخلص منشی دبی پرشاد خلف ششی سہن لال سونی قوم کا تہ بہت ناگر شاگرد دہدی علی زکی سونوں دہا جواب عدالت دیوانی ضلع مراد آباد میں پیشکامین کلام الکاب میں شل لکے بیای منشی کہنا لال ضبط کے بچہ اور بال لطافت ہے یہ چند شعرا انہوں نے ششی اذمن صاحب کی وساطت سے درج مذکرہ کے لئے بیسے تھے سو بیان لکھے جاتے ہیں۔

اگر ایسا کسیر میں عالم ہو نہ کیا	یہ میں لہرتیں ہو برقع کیا بند	اک لک لک دہبا میں بکرا نہ کیا	اچھ سے نرسن شہر ارموت نما
بوس عشق انکوں پانی نوجوان کا	بہن تر گمیں ہر خوک درختہ نر	لہاسا دہر ہو کا جی رخصت نہ کیا	دکھتا ہے تیری کی جینو رنگت
رہا دہر کا جہا کی کسی گمانی	ادھار اکہر جہا کی جی بستی نہ کیا	کر جہا جیجا ادھو ہلڑ پانی کا	انوں میں کی شکل ہے جیسا گوی
		برہو ش کا دیار ہونو نہ کیا	نہ جو جی ابطال فیض نہ کیا
جو خیر تہا راسخو نہ نہ صبح	معدی کی تہر کیا نظم صبح	تہا رانی جمی ہو نہ کیا	جھرمع ایک عوہ تو نہ کیا
کام کا نکات اور کجاہ مخرج	تفاوت جڑ میں تہا کی جڑ اچھ	انوں میں جہا اور جہا نہ کیا	جہا نہ تصنیف پڑھنا میں نہ کیا
نہ کیا یہ جو کہ اکا جہر دہ صبح	مشاہدہ گراؤں کہاں ہے دلاؤ نہ	نکات یہ کہ نہ کیا	سنا کی میں نہ کیا

ادوار غنہ ناز غفر زین چادر کین	قد موزد جاناں بے جو بر سر تہ	او کی ہر لبتش نگار کی لبتش	سعدی وہ محمد زان عالم تر ہے
رباعی			
یہ قول طنز پر تیر کرنا ہے	اسرار بد رعایاں پر کرنا ہے	رہجو تو سخن ہی کیا پر سے کو کم	شاعری لیاقت سی ہر کرنا ہے
الضامہ			
ہر طرح سی آپ تو ستائیں گے خوب	ہم شکوہ زبان پر نہ لائیں گے خوب	دین گایاں آپ ہم سنیں گے بھر	اور آپ سنیں گے ہر دین کا خوب
شعر			
در بدر تیر میں اب جہنم کے قانون سے تباہ - گہر سے رکھتے تھے نہ باہر جو کسی کام میں یا تو -			
رابطہ مخلص - اسے بالارشا دکتہ حیدر آباد دکن شاگرد فیض -			
یا چشم ہون لہ جان بخش سوا عیسے کی جھک چاہے گئے بغیر			
رحمت مخلص نیند لگنا پر شاہ کثیری ولد موتی لال ہشتندہ لکھنؤ شاگرد سید فاحسن امانت -			
ہم نہ کہ طرح نہ عادیں اتھا ہا	دیتا ہے جام ہمی کو ساقی پر ہا	انکھوں کے پلنے پوچھ خورشید کو گیا	جس فرنگئے نظر اس سے تھا ہا
مناہوں غم سے میں کھنکھوں آواز	چلتے ہیں ساتھ غیر کعبہ کا ہا	رحمت خوشے پاؤں پہلاد سلوح	دیکھوں گلین ہی جہس سے تھا ہا
رحصہ مخلص لالہ موہن لال شاگرد دیوان دیا کرشن صاحب ریحان -			
جہم بدو در پوئل نکالی چھ	طاہرین جوانی کے میں گویو	میری ہستہ تیر ہی میں منشا قبول	جال میں لکھیں مکھوں کو گویو
اکے برانگل میں زانیں اپنے	کھنکھے چلے سنا کھنکھ گویو	تیر تیری سامنے شکل کو گویو	سخت سیرت ہی ایمان کا گویو
رسا لالہ نیاز شاد ہمنان گود لہ خنپری پشاد قوم کا یہ خواہر زادہ راجہ جہاؤ لال بہادر ہشتندہ لکھنؤ شعر گوئی میں شاگرد نواب مرزا قلی جان بوس اور دہستان گوئی میں شاگرد میر تقی علی کے میں اور یہ شعر ان کا ہے -			
جان لکھی میری جی میں جی لکھی گئے اور لکھا کوئی میر میں لکھی گئے			
رسا مخلص منشی گوگل پر شاد کا یہ کہہ سکتا بنو راول مطیع منشی نعل کشوں میں تبرج کہتے ہیں چانچر رحمہ مجید البحرین اور لاریخ سید لکھنؤ میں اور عجائب الخلقات اور سکند نامہ کا اونسے یادگار ہے اور بعد ایک نیا میں آپ اخبار کا یہ ساجرا لکھنؤ کے تھے تھے اور اب بی وطن کلچرین ہیں اور اپنے مفید ادبی تنظیم میں مصروف - انہوں نے بڑھ کو دنیا کو کسی کلام غیبت نہیں دیا یا گو دوسرے سے نہ شاعر کی احوال اور کلام کے عطا کرتے ہیں اس میں نہ کہ وہ کی تا لیف میں بہت کچھ مدد دی ہے			
رسا مخلص ہا نذر اور رنگ جیل صاحبہ کو اسے بہاری علی کے اور چوٹے بھائی کے واسطے بخاؤر شکستہ کے تھے عربی اور ترکی میں ادبی تعینات بہت کچھ تھے بہت تھکے تھے کہ میں دونوں زمین لکھی میں اور ترک کے قواعد اور محاورات ہی بہت کچھ تھکے تھے میں فارسی میں ہی لکھی نظم و نثر موجود ہے اردو و اشعار کہتے تھے ان کے میں صاحب زادہ اب لکھنؤ میں ہیں پڑھی تو منشی کنویر لال			

سوز تخلص سرشتہ دارا کجمن اودہ بین اور نیچل منشی حسن لال مترجم حکم لغت گودری اور چوڑے منشی جیدن لال مالک مطبع اودہ بریس اور جامع الاحکام میں رسوا کا یہ شعر حضرت جوہر لکھا ہے۔

فلک کب بٹان کے خلعت کب تھانے	سویا جا کر کوئی ڈرائے لے
------------------------------	--------------------------

رسوا تخلص آفتاب نے نام ایک جبری بچہ اسم باسی محمد شاہ بادشاہ کاہد میں کو جو گردا و بیابان اور دہتا اور کلیم بغیر شعل شریک نہیں رہتا تھا جب رہنے لگا تو اپنے حضار بالین سے وصیت کی کہ میری بخش کو شراب سے دہنہا کہتے ہیں اور ہنوں نے ہی ایسا ہی کیا مگر اسکے گردن اور بدن سے ہرگز شراب کی بو نہیں آتی تھے۔

کون کی باتیں نہیں بہ کہ کون کی باتیں	رسوا ہی اس زمانہ میں جوق کلم	دل میں جو درد اور جو درد	اس کو لوانہ دل کے راحہ چھوٹے
--------------------------------------	------------------------------	--------------------------	------------------------------

رسوا تخلص نندت لنگا پر شاہ دہلوی۔

یا اہی جگہ ہے پس دیوار کون	آفتاب شریں رزق ایک یوں	ای کی چوٹی یہ کیوں قدم اٹھانے	بڑا جھپٹا کیا یہ تیر دیوار کا
ہے چھوٹا مگر شریں کیا کیا تو	سب کسو کھانا نہ تھا تیر ندانے		

رشید تخلص نندت کوثر بہادر بن بخش بہاؤ فرخ آبادی شاگرد دادا جین سیفر۔

سننے میں آج وہ تیر کھانا	کون کس کا چوتھ میں رات ہو
--------------------------	---------------------------

رقم تخلص ملو بناریہ راجہ جگم کھانہ قوم کا تہ فن طبابت میں وحید العصر تھے اور صاغت شعر میں شاہ نصیر دہلوی سے مستفید تھے چنانچہ یہ شعرا لکھتے ہیں۔

دو شوقی ہی طرح کے لئے کھانا	نہیں تیر کو بر کھانا کھانے لئے
-----------------------------	--------------------------------

رشد تخلص لنگا پر شاہ کشمیری لکھنوی شاگرد حرات۔

ان حکام کیلئے انہیں نے عمار	جان مجھے اس قدر کئی مکر کر دیا	رہا ہوں چپکے چپکے تھا باوجود	وہ کیا کیا نظیر مجھ باوجود
مانتے ہو کہ براہوں کہنے کی جان	ہم تہمتیں شہو پرانا چاہنے لگا کر	دیکھیں جو کچھ توڑ جائے	کیا کہنے اب ایسے بگمان کو
دی تھان ہی ہم ہی ہنسی	حکام نفس سے اپنا جال بکھری	نکلا دیکھی گہرے وہ جرم در لکھ	جو کھت سیلے کے گئے سارا رنگ

رشد تخلص کہیم زاین کہتری بندہ لالہ جہی نرائین طب میں اچھا دخل کہتے تھے مہاراجہ بکت سائی لکھنوی کچھ رفیعوں میں تھے اور آخر عمر میں کلکتہ جاکر رہنے لگے تھے ان کا مکان ہو گلی میں تھا اور شعر فارسی کہتے تھے اور وہ کم یہ وہ شعر ان کی ہی از مولوی حفصہ الدین مشبہ انکے شاگردوں میں سے تھے۔

نارہ طبرہ و جنگی ان خلعت	کوشنہ ہونی ہے ہر دم نصیحت	ہے نراو کی کہ شہو وہ چوڑا	راز دل مجھ پر وہ جو کھت بندہ
--------------------------	---------------------------	---------------------------	------------------------------

رنگین تخلص میں اصل قوم کا تہ سکندہ دہلی اور حال معلوم نہوا یہ شعرا لکھتے ہیں۔

رنگین نہیں قطرہ خیمہ رنگین	باد صبا ہے ہی ہر آواز رنگین
----------------------------	-----------------------------

رنگین تخلص رنگین لال کا یہ سکیہ باد رزادہ منشی خیالی رام صاحب خیالی و شاگرد منشی جواہر سنگہ جوہر سنگہ
رنگین خیالی اور فصیح زبان شاعر ہیں انہوں نے نگار منشی وغیرہ کے ناموں کے انکی نظم کے ہوئے مطبع اوہ اخبار میں
جی بی بی۔

روشن تخلص لالہ رام سہانی فارسی گو و لکھنؤ نالعل صاحب جواہر لعل کے عزیزوں میں تھے باشندہ کھنوا اور شاگرد
شیخ ناصر اور کا ذکر خزانہ حیدر اشعرا میں ہندو میں ہی لکھا گیا ہے اور یہ اردو شعرا میں لکھے جاتے ہیں۔

عصفیہ تیرہ سو اسی ہری لگی	ہندو میں جن میں شمس ہانی ہری لگی	صاحب کون شمس کی طرح رنگین ہیں	قاصد یہ ہے کہ ہندی ہری لگی
بانی عرف شرمی ہو کر یہ کی لگی	دیکھو جو صاحب شمس ہانی ہری لگی	اگر یہ ہیں کہ ہندی ہری لگی	روشن ہے وہ شہر ہندی ہری لگی

روشن رسی لکھنؤ شاہد باد رومی لکھنؤ ولد ہوانی پربت و باشندہ ریلی۔

آغاز میں نہ فکر کی انجام کیلئے	میں جو راہ کو اہستہ منام کیلئے
--------------------------------	--------------------------------

ریحان تخلص منشی دیا کرشن لکھنوی کا یہ سری باستوراجہ الفت سے آباد رنجی لالاکٹہ آدکے دیوان
تو لکھا نہ تھے اول شاگرد رام مال سخن کے ہوئے تھے پہلہ لالہ موجی رام صاحب موجی استاد پر گو کی شاگرد ہیں
شعر گوئی کی تکمیل کے بعد وفات انکی بہت صحبت رسی جواہر سنگہ جوہر سنگہ ہی حضرت جوہر نے انکی دیوان کا
تاریخی نام باغ ریحان لکھا تھا جو عالمین چھا ہے ریحان کی زبان بہت صاف اور لیل حال نہایت سنہری
نقش نام کو نہیں تمام کلام آہستہ بہرا پڑا ہے انکی غزلیں زبان شیریں ہونے کی سبب سے لکھنوی کہ بیان بہت
گافی میں اور وہ لوگوں کو بہت دلچسپ ہیں اور شہور ہیں مگر انوس سے کہ حضرت ریحان باغ خان میں
جل بسے گلشن بہتی ہیں اب صرف انکی شیریں بیانی اور نازک خیالی خوشبو باقی ہے یہ چند اشعار اور
باغیان سخن کے رنگستان خیالی سے ہیں۔

غیروں میں بیہیدہ کہہ صدمہ بردا دیا	تو نے حلا جلا کے کلیجہ لکا دیا
امی زلف یار دل ہی تیری ساتھ تیرے	جھکوا سے بنے دام بلا میں بپا دیا
کبوں امی زبان کن سے مستم یار نے کئے	پہر نام لیکے تو نے میرا دل دکھا دیا
احسان غیر سے بہن شاہی میں بول	آیا قریب سر تو ہاکو اور دیا
اچھی لگوں سے اوس تم لگوں تختی سے	سبزہ کو خط سبز نے تیری پہا دیا
کھل جائیگا کہی میری تو دہی کا طع	سن لیمو چراغ جہنم بجا دیا
ناحق سوال ہے کس دنیا کس سلف	روزی ہی دیکھا جسے دہلی دیا
فرا دتیرے ہمت عالی کو آفرین	جی کہو کے عاشق کا تاش دکھا دیا

ریحان نے ہنسے دالوں کو انہی لایا	دیگر	بنیاب ہو کے آہ جگر سوز کہیں کر
<p>پہلے سے جان فرخ سحر کہا جاتی ہے من جاری ہی اس نگار کی غریب و غلام زلفوں کی بال دہریں سکھلا جائیں سیری ملائیں لیکے وہ کہتے ہیں وصل میں کچھ آب میری دلکوی سچاے جاتے ہیں ریحان نہیں خدا کی دم سپہ بمان کو پہنک جائے باغ آگ لگے اس بہا میں اب سب کچھ کاتے ہیں الفت کو چھوڑ دو بوالہذا گوارا ہوں گالیان مجھے اب تیرے اختیار میں ہوں ای میں خبر تھو کے دون میں پیر کہیں گے جوان مجھے قسمت نصیب سخت تقدیر کی جو بیان ہوں نا تو ان پہناتے ہو کیوں نہ تیرا ریحان فقط تھا دوست بن غم میں کائنات داخل وضع میں کائنات کو بر گیسو باندھے دیجئے تغیر خطا وار میں یہ خود بخود ہو گئے پر جم کیونکر گیسو ایک عاشق کلمے دل سناہ میں ان کے پانوں نکاسے سے چھپائی میں بن پیر دیکھ کے کیوں نہ ڈکے یار دم آراں میں پشیمان ہوا ہو گیا ابر گیسو</p>	<p>جوری سے ازل کا سحر میں کوسہ جلیلا کا ہند کے گھڑی میں ان دنوں ڈھک جاتا ہے خاک کے کوہ میں بنیں گور کھن کا ذکر چھوڑ خدا کے واسطے گہرائے چین تکوتم خدا کے خدا کے رسول کے کس گدین کو واسطے گل کہا جاتے ہیں کیونکہ ہوقض میں علم شعیان مجھے مانع ہوا نہ پہلے کوئی مہربان مجھے جو بات آدمی نہ سنے کیوں سنائی تا وقت مرگ سب کچھ آسان مجھے ہے خوف مرگ جہنم فرنگان یار سے معتوق اگر ملا ہی تو ناقدا ان مجھے کہتا ہے یار سیر طرف دیکھ دیکھ کے جانے دی صحن باغ میں ای راغیان مجھے دم اوچھتا ہی پشیمان ہوا ہونا ہوں ظلم عتاق بہ کرتے ہیں سر گیسو تیری ٹوپی میں خروار کا دھبہ لگی خان خطہ تھو دھن لبس آؤ گیسو اتوا اوروں کو پی کا ہی خدا تو کرے سانپ بن چاہیں آئینہ کے اندر جو کچھ ادا سنے ہی کوشش نہ اٹھیں کہہ</p>	<p>عاشق شبہصال میں گہرائے جاہز ہم صحتوں کے نام نکلو سبائے ہیں لایکے آفتاب کو وہ اپنی جال میں مردی وہاں گیسو کے پہکوائے جاتے ہیں آنکھوں پر اختیار ہے اچانہ روؤں کا ہمے جبکہ خط کسی ہوجائے جاتے ہیں تسکے دل جگائے کل جویار میں تقدیر کس تمام سے لائی کہاں مجھے ہو سے اس طرح سے دے جالے اگر ناصہ نہیں پسند میری دستان مجھے اب کہتے ہیں جوان مجھے طفلان جنرال کیونکہ طیکے تیرا جس سے امان مجھے اتنی کر ہی تو نصف میں چہل نہ جائیگی اور دن کو ہی محاذ نصیبکے دنان مجھے کہتے کیا کیجئے گا اور تر نا کر گیسو کہو کہو ہر خدا بہر پیر گیسو شوق پی ہال بانائے کا نہیں ہے جگو ہو گئے روغن خوشبو سے بہت تر گیسو طول آتا ہی نگاہوں کے پنن گذرا ہے دل میرا لیکے ہوئے خوب دلاؤ گیسو شانہ کرنے میں اوچھتے ملا کیونکر پہلے ریحان کی طبیعت میں کیوں گیسو کوئی ہار سے تافضل شاعر سے کہہ دو ہم ادب ہی لغتی جدا انتظار کریں</p>
<p>کہ آپ ذرہ نوازی جو مہر در کریں</p>	<p>تو بادہ جو تافاضا کی مرگ شوق فرخ</p>	<p>پہلے ریحان کی طبیعت میں کیوں گیسو</p>

<p>رعلیس تخلص بالونہی دیہر خیا بدینی۔ اور حال معلوم نہیں۔</p>			
<p>راز تخلص لالہ دینیت رائے خلیف لالہ شکر لال برادر زادہ راجہ کندن لال بہادر کشندہری بل مقیم</p>			
<p>کنہوشاگر خواجہ وزیر اردو میں صاحب تصانیف بہت ذی ریافت ذہنی مروت اور باجمت آدمی تھے۔</p>			
<p>کیونکہ تھیں کہ وہی مصفا کا لال</p>	<p>اسد جی ہن صفا کا پستلہاوی</p>	<p>سیر طر کسی پٹیا جوائی ل</p>	<p>سینہ پیکے ہما ہوما کا ل</p>
<p>د اخون بہ داغ حدن جی</p>	<p>دیکھیں اپنی اور کیا کیا اسکا دل</p>	<p>میں گیان میں میرین پتاہ مر</p>	<p>سیرا خوش مون گر کسی تہا ہا دی</p>
<p>مہم غدار دیکھیں شبا گون کہنے</p>	<p>حدہ بات کہ کہانہ کما</p>		
<p>راز تخلص ششی منیڈوال غف لالہ منیک لال ہندندہ کنہو صاحب لیوان ہندی فارسی شاگرد و طبعی ام عاصی بی</p>			
<p>عبد من بڑی سخنور گندی میں اور بہت گو گوئی اذکی اور تادی سے فایده آہنایا ہی انکے ان گھرا فصاحت بہت</p>			
<p>پیشی بڑائی جاتے ہے۔</p>			
<p>خاک محمد کویری کی پیشہ طلا</p>	<p>تہنہ اراوس سچی کر پناہن</p>	<p>لیلیہ گلان میں کھی کھی آئی شہد</p>	<p>دوہرہ بین پر دم محل سگی ہے</p>
<p>جدد دہون اوہا دل پر صواب کا</p>	<p>گل ہوگی فلک جرتع انکا</p>		
<p>راز تخلص رعد جاری پرم آندہ جی سکندہ دی راقم ائم کے پری طیف جن اپکا باجوہ دکال فہری کے حکم سخن میں</p>			
<p>یہی بہت اچھا دھڑل ہے غمخس اور بدس شکل شکل قید دن میں تعینف فماتے ہیں جیسے مصرع کے اول ہی ال ہوا در</p>			
<p>آنوین ہی دال ای اسی اور بعض اوقات دو دو حرفوں کی قید ہوتے ہی انکو کلک کے جگت سینہ نے ایک دفعہ آ</p>			
<p>شکل گر مصرع کے گرہ لگاتے میں بائیس و پیمہ نذر کئے تھے۔ چھلکان دشت میں پھرا ہون ہرن پانی میں پیش</p>			
<p>مصرع مہاراج کا پیر ہی۔ آہ دریا بہ کردن دشت میں آنوہا لون۔ سٹھ سو میں آپ ٹونک میں تشریف فرما</p>			
<p>ہے میرے آقا صاحب زادہ حادضا صاحب یہاں اوان دون پر بخت مشاعرہ ہو کرتا تھا آپ ہی تشریف لائے تھے</p>			
<p>ویان ایک مسخرہ مسلمان ہی کہ جکا خلع ناریوگون کے نقص کہہ دیا تھا آیا کرتا تھا اور اکثر وہاں تباہی اشغال</p>			
<p>مشاعرہ کو سنایا کرتا تھا اور وہ لوگ اسکو بنایا کرتے تھے ایک دن مشاعرہ میں اسنے چند ابیات شعر پڑھے انہیں</p>			
<p>ایک مہل مصرعہ یہ بھی تھا کہ۔ میری پیشانی سے بہتی ہی لگتا ہے آپ کے مزاج پر بہت ناگوار گزرا اور اسی وقت آپ</p>			
<p>تشریف لیجانے لگے میر مجلس اور دیگر حضار نے کہ جب رئیس اداہ اور عاید اوس ریاست کے تھے بہت منت ادا</p>			
<p>سماعت کے اور حضرت ندو کہے تھے کہ بڑن کا غدر کیا گوارا کیے دلیں یہ نفرت اوس بے تہذیبی سی ہو گئی تھی وہ</p>			
<p>و در پھوی اور پیر کبھی اوس جلسہ میں باوصف فرط شوق سخن کے تشریف نہ لیگئے میں اسوقت وہاں موجود نہ تھا</p>			
<p>دوسرے دن جو چھکویہ حال معلوم ہوا تو میں نے سچو اب مصرعہ ندو کہے ایک شعر موزون کیا۔ گرجو ندو اس قسم کا</p>			
<p>کلام سر اربے تہذیبی میں داخل ہے۔ اسلئے یہاں لکھا اوستا قلم انما زکریا کی کہ مبادا اہل اسلام پر ناگوار گریے</p>			

مہاراج کا فارسی کلام تو اول جلد میں درج ہوا ہے اور اردو اشعار یہ ہیں			
مندی کیوں کی جیسا کہ جانچا کر	محمد علی شیر گلزار سے جو کچھ لکھا	بہی ہی جگہ صفا اور آلاکے دینے	جو دلیں پہنچتے مگر طبعی کے
نہم ساقی میں جب سوا یا	شوق آلودہ رنگ جو آیا	سروش آیا نہیں مجھے اب تک	کیونکہ کیا ہے تو میں چہو آیا
چشم بیل سے بون ہی اکنو	کل رکا رکے کہ آب جویا		
زخمی تخلص راج بہا در قوم کا تہ سری با سبب سکے کا کوری علاؤ الدودہ۔ انکی باپ داد سے عہد سلطنت اسلام			
میں نصیبہ مذکور کے قانون گوشتے اول یہ صاحب کا بنورین رہتے ہیں اور اردو فارسی میں اچھے شعر کہتے ہیں			
ایک غزل بعینہ ادنیٰ مذکورہ میں درج ہونے کے لئے پہنچی اس میں سے یہ شعر منتخب ہوئے۔			
میرا ہوا نفس بیا لہ بہ	اچھے ہر دم دل کشا نہیں کا	دیکھتے ہیں بکھٹھن ان پہ	بامعنا قول لے ایل سول بہ
حاجہ کہ ہم تیغ سے بل ہوا	درج خود ان جیسے ہون انھی سول		
ساقی تخلص منشی شکر لال بن منشی جو چند قوم کا تہ بہت مگر متوطن سکندریا باد فعلہ بند شہر ساکن حال ضلع بہار پر			
پنیکار عدالت فوجاری شاگرد در بند منشی بالکنہ صاحب تخلص در صرف کے نامی شعرا نے ہنود سے ہیں اور کلام			
ہی اور کا شستہ و صاف ہے یہ اشعار اپنے خود ادنیوں نے غایت فرمائے تھے۔			
صبر غریب جانہ ابدال مصطفیٰ	تیر شہا اور کا بیلون کا گریٹ	جانی غول لال گلشن میں گشت	باندہ جیگانہ کیوں کا نصرت
ایک عالمی جلی جھبکے گریٹ	اب جو کہ یہ جہاں نامی ہم کو	تو وہیلی کی کہ جو جہاں تیر اسار	میں نہ اور لال اصل لال طفل
ساگ لک تخلص ساگ رام بن دلپاسی بن پردی رام کہری چہنچہ سر ہندی۔ سن شعور نے مذکور کے کہنکاری			
میں حضور ہی جوانی میں علم کا شوق کر کے کچھ سوا دہم ہو چکا ابیر چہنچہ کس سے خوشنویسی کیسی مگر ضعف طالع سے سوکار کر			
اور ساگ لکری کے کوئی برا عہدہ نہیں ملا آخر اب نابینا اور ضعیف ہو کر خانہ نشین ہیں اور منشی در کا پشا صاحب			
نادر تخلص کے خبر گیری پر گزارہ کی صورت ہے اور کو عالم جوانی میں ایک کہری چہنچہ سیر اس نامی سے شوق تھا وہ گویا			
تبا و ہون نے یہ شعر کہے تھے۔			
سیری عوض ہے والا خباب	بہتر موزوں کس کا سیاب	میں بندہ موزوں تیرا جو سا لکھی	نزدین کا جگہ بر دبی نصیب
سائل تخلص منشی مہمان پر شاد ملازم سرکار مہاراجہ بلرام پور راجہ تخلص شاگرد آقا حسن میران ساکن ہی ایک			
تاریخ رسالہ گلشن فیض من درج ہے۔			
سبز تخلص منشی لکیت اسامی ساکن مجھ سے ضلع اور وہ قوم کا تہ سکینہ کنہوی۔			
انج منت سیر کی کہی کہی	انگلو کرنی میں راجہ	ای میر فیض ادا دل کہی	بہتر موزوں تیرا جو سا لکھی
سچا نذر عرف نالال ملا ادا در کا پشا ناطم میان گہ و صنی پور وغیرہ حضرت عماد لکھنؤ سے ہیں اور ادنیوں کا تاریخ لکھ			

ایں منشی شکر دیال صاحب کے بہت اچھی لکھی ہے۔ اوہیں انکی جدا کرتا ہوں کیا ہی ذکر لگایا ہے ہندیاہ چند شعرا کے لکھے جاتے ہیں۔

یہ جن کی اوکسو جی سے اہت بیان و معنی سے دلو فرحت صفائی آب سخن کا جوہر عیان ہے شریعہ زبان سے لکھا ہوا جو بادیک ہی نے اسے کا چھاپا یا تو مارا اوسنے اور ہی نہ کہ کوکر رنگ اون جو اس جہاں ایک شہر کا کتبہ ہے ہی عیان تخلص کمال ہر رنگ شاعری ہے کیا ہے اوہ میں کام کیا بڑی طبیعت کی برتری ہے لکھا ہوا ان کا ٹانگہ کیا کہ جس سے لکھا میں نہر تہری ہے اجایا رنگ گوشائیں سدا عجیب یہ اربعہ غا صری ہے

سحاب تخلص کوکر دیال شکر خالص صدق و احسان لکرام قوم مہاجن شاگرد غلام مولیٰ قلع انکی باب اور انکی بہائی دیوی سنگھ غور انکا شاہ دہلی کے تھے اور وہیں سے راجگی کا خطاب ملا تھا قلعہ معلیٰ کے جو بارہ توپان مشہور تھیں اور چٹکوا فرقت میں قلعہ میں لکھنے کی شاعری تھی اور نین سیدی تھے مگر دہلی کے معزز شیعین میں شمار ہوتے تھے ان کوکر صاحب نے فارسی تو اپنے مکان پر پتل امیرا دون کے پڑھی پیر اولہ کا نام دہلی میں داخل ہو کر کچھ لکھ کر بڑی دیکھی عذر کے بنا ہی کے بعد وکالت کا امتحان دیا چنانچہ اب آپ تہ سہ درجہ کے وکیلوں میں میں عرفیہ پچاس کے ہو گئی انکی شادی دہلی کے نامی ساموکار گرد اولہ لہ رامجی اس کی بیٹی سے ہوئی تھی یہ اشعار آپ کے نیتے لکھے ہیں۔

شعبہ کوکر گریز بہ کتبہ ہے | حاکم کوکر ہی پڑ گری بازا چمچے | ایلیٰ فتنہ کوکر جان کی آن بنی | حیدر گرانہ طر آتی میں خواجہ چمچے

سحر تخلص جو دیار پشاد و برام دیال دیوان اعتماد الدولہ فیض علی خان باشندہ لکھنؤ شاگرد مقبول الدولہ مزارا مہدی قبول۔

مصور کمر یار میں ہن اسک روان | کوکر کوکر جو نہ پڑ جائی ہال آنکھو عین | بساط فتنہ بچھا میں جو تیری مردم چشم | بنائیں شاعر گردون کو حال آنکھو عین | اسیر دیدہ جانان میں سبکے طایر دل | بنیں یہ نشہ کے دوری میں حال آنکھو عین | غنچہ جو آئین کے حورین بہشت میں لہر لگ | پیری کا آپ کا حسن حال آنکھو عین

سحر تخلص منشی دیویشاد رئیس بدایون مصنف رسالہ قیافہ۔

نہ تو دل اپنا ملا کھنڈہ دار بنایا | نہ تو دہری یہ قابو ہوئی کھنڈہ دار بنایا | سینہ اوپر نہ تھا شکر نہ تھا اپنی جگہ | ابھی کمال میں مار گئے ہال کھنڈہ دار بنایا

درد و کرم صلح

لکھے ہاں کوکیا بنے ہوں بنی کہا | کیا ہاں غریب کی حال کہنے دل کا | اس کا ہاں غریب میں مجھ پر کہلوتا | رحم کیوں آج چہری حال کوکیا

ایک کو بیٹا عیسیٰ بن ماریا	مجھے کیوں ملے گا کاٹھیاں	
سحر خیل شمشیر بی بی بشارت دے گی انیکر مدرس ضلع بداولن انکا ایک اسخت سسی انضرا اب عشق کرد ورا نام او سکا	نخر عشق بی بی ہے تھوہ کے گزرا اوس سے اونکی کلام کی شوخی اور بل چال کی خوبی ظاہر ہے یہ چند بندہ سوخت	ہو کر کے ہیں
لوگ سب لہر طائر کسی کہتے ہیں	عاشق خستہ و جاننا کر کہتے ہیں	مار کیا چیز ہے انداز کہتے ہیں
لوگ یہ باتیں سیر کے کہتے ہیں	غیر کے کو ابی بیچ جڑیں اس	کیوں تڑپتے ہیں اگر کوئی سہل چڑچ
	پیر کے کہ کوئی آپ کی لپی لست	جس کی لاف مسلسل میں گزرا ہو
	ابھی کمال قبل جاگی تھکا موت	یہ ابول تے کا تھکا آگے
در تعریف معشوق		
کل ہے رخسار تو گلبرگ ہے لب چاہا	ہنا دین بچہ صراعی ہنی گردن چاہا	دوش بے دوش قید ہے تو باندہ تو
ہائیکے وصفی ہیں کیوں کہتے ہیں	کوئی تیرے رست نہیں ہاتھ میں	شاخ گل ہے نکلے لے ہی کھلی سرد
سحر خیل شمشیر بی بی بشارت دے گی انیکر مدرس ضلع بداولن انکا ایک اسخت سسی انضرا اب عشق کرد ورا نام او سکا	نخر عشق بی بی ہے تھوہ کے گزرا اوس سے اونکی کلام کی شوخی اور بل چال کی خوبی ظاہر ہے یہ چند بندہ سوخت	ہو کر کے ہیں
لوگ سب لہر طائر کسی کہتے ہیں	عاشق خستہ و جاننا کر کہتے ہیں	مار کیا چیز ہے انداز کہتے ہیں
لوگ یہ باتیں سیر کے کہتے ہیں	غیر کے کو ابی بیچ جڑیں اس	کیوں تڑپتے ہیں اگر کوئی سہل چڑچ
لوگ یہ باتیں سیر کے کہتے ہیں	غیر کے کو ابی بیچ جڑیں اس	کیوں تڑپتے ہیں اگر کوئی سہل چڑچ
لوگ یہ باتیں سیر کے کہتے ہیں	غیر کے کو ابی بیچ جڑیں اس	کیوں تڑپتے ہیں اگر کوئی سہل چڑچ
لوگ یہ باتیں سیر کے کہتے ہیں	غیر کے کو ابی بیچ جڑیں اس	کیوں تڑپتے ہیں اگر کوئی سہل چڑچ
لوگ یہ باتیں سیر کے کہتے ہیں	غیر کے کو ابی بیچ جڑیں اس	کیوں تڑپتے ہیں اگر کوئی سہل چڑچ
لوگ یہ باتیں سیر کے کہتے ہیں	غیر کے کو ابی بیچ جڑیں اس	کیوں تڑپتے ہیں اگر کوئی سہل چڑچ
لوگ یہ باتیں سیر کے کہتے ہیں	غیر کے کو ابی بیچ جڑیں اس	کیوں تڑپتے ہیں اگر کوئی سہل چڑچ

گرایاں گی سحر پر چرخ پرچم	طوفان نوح آئے ہے اب ہر نظر مجھ	
سرشار تخلص لاد لوک چند گنوی۔		
اس سچے وہ لیر چڑھوین اڑکے	جون ماہ ستاروں میں چلار اکوڑکے	
<p>سرشار تخلص نذرت رتن نامہ کشمیری گنوی جو پہلے مدرسہ کدیم پور کبیرے ضلع اودھ کے مدرس ہے اور چند سال مطبع اودھ اصحاب میں منشی لڑکی کوڑ صاحب کے قدرانی سے اوتیر میں آپ کو علم عربی فارسی اور انگریزی میں خوب لکھ ہے فصاحت تقریر اور راحت تحریر میں آج کوئی آپ کا ثانی نہیں چنانچہ قصہ آزاد جو ایک عمدہ نمونہ اردو زبان کی آنت پر دازی اور عبارت آرائے کا ہے آپ کی لطافت بیان اور سلامت زبان کا شہاد عادل ہے آپ شریبی خوب کہتے ہیں اور طبیعت آپ نے بہت شوخ اور چلبلی پائی ہے مگر افسوس کہ بہار پس اس وقت کوئی کلام آپ کا موجود نہیں ہے کہ جس میں اس مذکرہ کو شرف کیا جاتا۔</p>		
سرور تخلص لاریک ام ولد حکیم سری کشن محل مقیم فتح گڑھ نائب سرشتہ دار سند دلبست ضلع فتح آباد۔		
اسطبل کے بری کیلئے نانی تپا	باتیں شہال میں کین پچا	
سرور تخلص ایک نیتہ صاحب کا ہے جو بی پور میں رہتے ہیں گرام بنین معلوم ہوا۔		
نقدیر میں لکھی ہے گدائی فوائدا	سایہ کو کوکا تو بیدا جو ہر کسان	اد کو پیرنگی دے چکیا کسان
<p>سعد تخلص لاد جو الانامہ قوم کا نیتہ نسبت قانون گو صوبہ راجہ جواب بیت دون سے نائب دلیل ریاست جی پور حاضر رہا ہے محکمہ ریڈنٹی راجپوتانہ میں اور میرے والد کے ساتھ قدیم سے محبت اور قریب محبتی وہم شاعرہ گی کار کہتے ہیں ان کا کلام فارسی اور اردو میں بہت صاف ہوتا ہے اور آدمی بہت باخلق میں یہ چند شعرا نے خود انہوں نے مجھ کو اوبرسطہ درج مذکور کے دیے تھے جو فوشے سے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔</p>		
جہاں کبیر تیرا بر سو گھر کا عالم	غز کا عید ہو گیا تیر کا عالم	<p>انعام قضا دیکھو نہ ناقص مدد دیکھا تیری ہوش خلکی جو تیر کا عالم دیکھو تو پان بجکر آکے دیکھو</p>
سعد تخلص لاد کو زیبا دروگہ لگا پرشتا و منیر آبادی۔		
جوش و خفت کبھی زنداغین ہنسنے دلیکا	پیر زبان لاکہ نہائی گی ہوا دس بجکر	
<p>سیلم تخلص لاد ہوا سے عرف منور ہلال بکشد ہوا پال شاگر دمشقی ہا دور کہ تنیم بہر چند شعرا کی ہوا نام مطبوعہ کولائی شمسہ اع سے لکھے جاتے ہیں اور حال معلوم نہیں۔</p>		

دعائی جیل کے لیے غب فرقت میری	دیکھ جب تنگ بہت چرخ نے حالت میری	فرقت باہرین جہاں ہی پشیمانی ہے
دم الکل جائے تو مت جانی لذت میری	سایہ جم ہی تاریکی میں چھپ جانا میری	کون کرتا ہے مصیبت میں شرکت میری
روئے ہو خاک اور رائے ہو لحد پر بیٹھ	پہلے ہنستے تھے بہت دیکھ کے ذلت میری	
سماجیت مخلص لا رحمت بہادر غفلت منشی منشی دہریت تو وطن قدیم شہر گھنوا۔		
عشق گدیمین ہلا مصنفہ کا تو	اک اسلام میں عاشق کو کھڑا کر دو	حوریں کچھ مین بہرہ شیر کھڑا کر دو
کھلتے بندھے کھرتے ہیں تو ہمارے	کیرا میننگے تھے مین جو کھڑا کر دو	ہم سہاں ہو صاحب کی نگہیں یاد کر
	ہو گیا کھڑا ہی و اگر اور ان ہوں	ولیں ناظرین سے حاجت زانیا کر
شاہ و مخلص منشی نوالال قوم کا تہ ساکن و شہنورہ حال معیم بنیاد کہ دہان مطب کے ذریعہ سے خوش گد زان میں ابھی۔		
والدہ مرحوم منشی ذوقی رام ہی طیبہ کا ذوق تھے شعر کی اصلاح حکیم مومن خان دہال مومن مخلص سے لی یہ شعر ان کا خوشی		
دیگا پشاد صاحب نے مخلص نے سچا تھا ان کی نازک خیالی اور شیریں معانی پر دال ہے۔		
	اکثر تہ پر کسی گایون پڑھ کر ہولا	اور سپر اپٹ مان کمر نہیں لے
شاہ و مخلص منشی کمال ولد بہت رام کا یہ سکنہ باشندہ امیر جو عدالت میں مختار کاری کرتے تھے اور کچھ مذاق		
معرفت اور تصوف کا بھی کہتے تھے آدمی بہت باخبرہ اور رنگین مزاج ہی کچھ کچھ شہر میں سوزن کر لیا کرتے تھے دو ایک		
میرے والد صاحب کو بھی غزل دیکھائی تھی سلاست میں ان کا انتقال ہو گیا شادی نہیں کی تھی اور آزاد اندیش کرتے		
تھے یہ دو شعر ان کے جو اس وقت یاد تھے بسبیل یاد کار و ریح تذکرہ ہذا کے لئے اور ایک رب ابیہی علم تصوف میں		
ادہ ہونے بنایا تھا۔		
شعر کسانا خود نکا کام ہے	یہ تو عاشق گفت میں بہ نام	دیکھتے تھے ان کے فیروز شہرین
پائی ہے راہ انور خوشہ شیرین		
شاہ و مخلص منشی رام پرشاد دشاگرد مولوی محمد رفیع سہارنپوری۔		
ہونین شہناز جو یک گھڑا کا	سبیل طواف کرتی تھے کھڑا کا	کلم فتنہ کوغیر کی لبت سے کیا نفاذ
اوشا شہناز جو میں سے صاحب کا		
تیری کس یونفا ہی پر تو ہم سوچا کھڑا	اگر امی یونفا تو با وفا ہونا کیا ہوتا	
شاہ و مخلص منشی شوپریش دشاگرد دیر حسین سنگین مرد فہیم صاحبہ بن سلیم تراکیب سخن دلچسپ اور جہتگی		
معانی ناضر بدل زن ہے		
جاکے فاصد ہی مان غیر و میں مل گیا	اور ایک کتا نکل آیا میری تقدیر کا	
شاہ و مخلص سکند زاناد کے برہنوں سے کوئی حضرت تھے		
اوس لگ چھوٹی کار جس میں نکلیں	چھپا کے پہل لگتے مین دہانے بہارین	

شاہ و تخلص منشی اہم پڑشاہ بریلوی شاگرد شاہ نصیر صاحب دیوان۔

ابو کی جب ہفت تین یہ نظم کساڑا | مصرعہ ہا بیت ہلالی سے جاڑا |

شاہ و تخلص امی دی پڑشاہ بشندہ حیدر آباد دکن شاگرد فیض۔

نیر بر دیتی ہے تیرن فاتحہ | آج برسی ہے میان فودہ وک |

شاہ و تخلص منشی ایسی پڑشاہ و خلف الرشید منشی جاہر سنگھ صاحب جوہر لکھنوی منشی و صاحب مہاراجہ بلرا پور
حضرت بی شعر سخن میں اپنے والکے قدم بقدم میں۔

ہو تیرا احسان اوزاد کر ہر یک گل کھلے | نازاں کر دی گریک یا باں کی طرح | دو خواہاں کی تہہ میں چمکتے راہزن
ماہ تابان کی طرح مہر و خٹان کی طرح | غضب کی روش کے عبادی ہوئی ہے | گہرا عم کی سینہ پہ چھائی ہوئی ہے

بد بکشیے او سکویاں جو بد ہے یا گمراہ ہے | ذرہ جب تیر کی میں مچھل افن العوہ |

شاہ و اب تخلص منشی نگین لال توطن نواب گنج کا پور بہت عرصہ تک طبع اودہ اخبار میں خوشنویس ہے اور اب
ضلع کا پور کمین انگریزی ملازم میں۔

میں تو میں خامہ تغیر سے بڑی گریو | کچھ بدل دیگے ہمارا نہ مقد گریو | نیر روشن سے بنی صاحب کثور گریو
سیکے اتنی سے آئین سکندر گریو | سنا چہرہ پر نور سے کچھ سہل سنن | پہلے و کھلائے تو ایسے نہ اوز گریو
پیش کشان کیا ہے تو قیر شعاع آفتاب | ہے خطا نامہ من اگر تیر شعاع آفتاب | دل دہل جائے کون تیر فلکے جو سے
مرد و چکا تلے تیر شعاع آفتاب | دو گز زمین سے و فکیر چراگیا کبا فلک | کچھ ہم ہی نے مریٹکے کسی دن بھل سے

شاہ و ان تخلص منشی بادل حل قوم کا تہہ کہے میر منشی نواب ایرخان بہادر والی ریاست ٹونک انکا افضل مال
جلد اول میں نظم پذیر خامہ تحقیق ہو چکا ہے یہ بیت ذہین اور ذکی شخص تھے کتاب ایر نامہ حسین خواجہ عمری نواب عوف
درج ہے۔ اذکی تصنیفات سے ہے اور ایک فارسی مثنوی ہی اوہوں نے نواب محمود کے ایروں کے حالات میں
اشعار جاری میں نواب وزیر محمد خان بہادر کے حکم سے یہ کلکتہ میں ہی نواب گوردر خان بہادر کے پاس لکھے تھے
اور وہ ان کے بہت کچھ تعظیم اور توقیر و بوجہ علمی ریاست و ہوشیاری کے ہوئی تھی خامی شعر تو کہتے ہی تھے مگر ارد
ہی کہی کہی نظم کر لیتے تھے اور ہندی کے شاعری میں بھی حاضر نہ تھے ایک دن نواب ایرخان مذراغ کی سر کر رہے تھے
منشی ہی ہی امی نواب صاحب نے فرمایا کہ دیکھو گلاب کیا پھول رہا ہے عرض کیا کہ حضور کے قدموں کی برکت ہے
اور فلک کے ہمدرد باعی فی الہ یہ موزون کی جیہ ابصاحب ٹپکتے ہوئی انکی طرف آئے تو کہا نہئے۔

میں گلابے خلی عجب کہاں ہے | ابراہیم گلابوں پہنچے کئی ہے | جو پوچھو سہ تو سچے برکت قدم | اگر نہ گلے نہ جوئی کہاں کہاں ہے

اور ایک مثنوی کہوں کی تہہ میں کہتے تھے۔ یہر د شعر او میں سے میں۔

دیکھا ہوں کاجیے گرا قدام | نقشے کا غلو کھاتے ہیں | کہندو کج دوات ہی لہریں | انگلیس بائی کا ہے شکر فائز |
شاہدان تخلص لاریا لال لال کا تہ۔

یون نغ دل میں اس کیر تیکھے آس پار | جنی جری ہون جیسے نکلنے کے اس پاس |
شاہدان تخلص تمام مہاراجہ راجہ چند لال بہادر سکندر رائے بریلی نواح لکھنؤ نائب رئیس حیدر آباد دکن
شاگرد شیخ حفیظ الدین و شاہ نصیر زہلی۔ اپنے محمدین نہایت فیاض اور سخی ہو کر رہے ہیں اور انکی ذات
سے ایک عالم کو فیض پہنچا ہے دور دور کے لوگ انکی سخاوت کا شہرہ منکر حیدر آباد جاتے تھے اور کہا جاتا
معاہدہ کر دیا پس آتے تھے ہمنے سنا ہے کہ بہاراجہ موصوف کا دست کرم پا جانے میں ہی زرا پشی سے عاری نہیں تھا
تھا اور اس وجہ سے انکی پا جانے میں دو نو طرف وزن بنے تھے کہ جنین سے وہ ماہر باہر نکال کر سایون کا سوال کر لیا
کرتے تھے اور انہیں فیض بخشینے سے انجک حیدر آباد کا نام انکی نام پر شہر ہے کہ بہت لوگ چند لال کا
حیدر آباد کہتے ہیں انکے دربار میں ہندوستان کے بڑے بڑے نامی گرامی شاعر موجود رہتے تھے اور انکی
قدر دانی اور فیض رسائی کے عالم میں وہ دم تھے عوض یہ مہاراجہ بہت بڑے دیوان ہا جیاد بیست حیدر آباد دکن
کے ہوئے ہیں اور انکی مختاری اس ریاست میں سرکار انگریزی بہادر کے کفالت سے تھے کہ نظام بلاستور کا
کے انکو چھوڑ دیا معزول نہیں کر سکتا تھا اب انکی پوتے مہاراجہ نریندر پور شاہ دیوار بٹا ہر ماہ ہزار روپیہ
ماکانہ ریاست مذکور میں دیوان و چٹیکار ہیں۔ یہ مہاراجہ جیسے ماہ و منصب میں صاحب دیوان تھے ویسی ہی
شعر و سخن میں بھی صاحب دیوان گذرے ہیں چنانچہ یہ شعر اذ نکالے۔

ملا کے گیسے دیکھ سید دلا | عجیب کپڑے میں فی الاموال دلا | معشوق کھٹکے کی تابی جڑاؤے | اندر کے دیکھی یہ امید راکھو |
شاہدان تخلص خوشنوت کے لکھنؤ چاند ڈرٹا گرد حاتم بعض تذکرہ میں شاداب بھی لکھا ہے۔

جب ملک کام نہ گوان سے تو ابرو دیتا | تیر کے چو کوئی کینچھے تھے تلوار کو |
شادی لعل بہادر زادہ برائی لال کا تہ سری سبب لکھنوی فوجان عمدہ خاندان اور شاعر بلند خیال تھے مگر امور
کہ حال میں قضا کی۔

شاعر تخلص شہنشاہ لال قوم کا تہ سبب ساکن دہلی لہ بخشی سلطان شکر علی فارسی سنکرت انگریزی طبابت علم
موسیقی اور طرح طرح کی دستکاریوں میں شہرت رکھتے ہیں ایک ساز جاسانگی جاتے کے قانون میں ہے انکے
مختصرات سے ہے اور انہوں نے ایک کتاب نہایت ذخیرہ و فارسی اور ہندی لغات میں خزینہ ہندی نام
بنائی ہے یہ تین شعر جو انکی بہائی ششی کپور رام صاحب ہوشیار نے پیچھے تھے زیب تذکرہ کیے
کئے ہیں۔

ہو شکوہ کچھ بہن ہے یا راول غبار کا	ہے کہا سمت میں ہر وقت غزوہ دار کا	نفس مجید باریکی زلفا دست جو ملی
سب دوا باریکی پر مین ہے بیا ر کا	اگر قتل ہو کر کھال منظر ہے ہمارا	تو دل ہی زندگی سے رنجور ہے ہمارا

شاگرد و تخلص ششی طوطا رام ملازم حکمہ راج کوٹہ۔

لپٹے کوچہ کی انوکھی میت پر سے	ہو ہو ہو گور کفن جو کسے تمہی سے	ایر گئی کوہ زبان میں ہلکی ہلکی	ہا کی سن ناز ہنگر آدین برت سے
-------------------------------	---------------------------------	--------------------------------	-------------------------------

شایان تخلص ششی پیم تراں خلف نیند نام تراں مصنف ہمایا بکندہ دہلی۔

خاک بلی بنین یون و نیم کے سنہ	طوفان طرح گلے ناکہ بات ہے
-------------------------------	---------------------------

شایان تخلص ششی طوطا رام کہہ توی قوم کا تیرہ سری بکست خلف الرشید ششی تا رام بڑے درج کے شاعر تھے اور بہت
 ایک توسل مطبع آودہ اخبار سے نظم میں انکو بت چا ملک تھا بہت تھے مضمون باندھتے تھے اور مندرجہ ذیل کتب
 انکی تصنیف ہیں۔ مہابھارت منظوم۔ قصہ امیر حمزہ منظوم معروف بطلمی شایان۔ الف لیلا منظوم۔ تاریخ
 ستارہ ہند انکے دادا منکر رائے اور پردادا راک سنارام بڑے نامی شخص تھے انکا خطاب کالی ڈال تھا انکی
 والد ماجد رائے ملی رام کو نواب آصف اللہ ولد بہادر رائے کا خطاب سعد مہنگین زمرہ کے عطا فرمایا تھا جبر
 وہ خطاب کہدا ہوا تھا اور یہ صاحب نواب سادات علی خان بہادر کے عہد میں عہدہ ششی گری فوج پر ممتاز
 رہے تھے۔ حضرت شایان کا انتقال ایسی چند سال پیشتر ہوا ہے انکا ایک دوست بھی چھاپا ہے جسکا مطلع
 یہ ہے۔

آج کوٹے پر پرواز ہے غم کا قلم	گلکدو عرش علی ہی تہ پای قلم	جب سپر لوح بڑی دیدہ بینک	واقف از ہوشم چشم نانشای قلم
کینہ قلم حسن کے مضمون غم تھا پر	قصہ عشق ہی سب یہ قلم ہی پر		

مہابھارت منظوم سے جو ششدر مین طبع ہوئی ہے۔

فن شاعری میں مرزا ہون	تخلص شایان کی مختار ہون	بدلتا نام عالمی دستار	ہر ایک گوہر علم اون پر تار
وہ شاعر بنیاد تھے بیٹاں	کہ جمل تھا شمشیر کی سیریں مال	زبان عجب ہی آگاہ خوب	سمجھتے تھے ترکی کی دہ آغوب
شہنشاہ تھا چند راس کا نام	اسی نظم سے ہی وہ گین کلام	ہنایت جو لچب ہی دستان	کیا اور سکوتر کی زبان میں بیان
بنائی کتاب یا ضلالت	چھوٹی کوئی زمین مطلقیت	وہ کی طبع رنگین پشاور	گرا تا قعر سے نشیون کے قلم
وہ ہی گوہر نظم کو آئے تاب	ہوئی سلگے بر سخالت ہی آپ	نئی ہون مہا کہا میں پتہ	کہ ہی نایکا بیکار سب بیان
کتب چند دہی وہ موزوں کچ	کہ پیدائے سحر و افسون کئے	محقق تہمیدانت کے لاکھ	مقصود کی باقی زبان پر نام
وہ شریف جنت کو اب لگئے	دل شاد کو رنج و غم دیکئے	ملا فصل کمال بحر میں نہ	ہزار و دہ صد اور ہنقا و پنج
پتا جبال علی کا کئے قلم	کہ منکھ سے تھا رک آخر ہم	زمانے میں ہی جیکے یہ روزگار	مہیا انہیں عیش آرام و چین

کہوں اے اللہ کی ہی نام سے یہ نواب اپنے سر فرما رہے تھے ہوئی جب یہ نواب نے شین یہ ہی رہا بختی بنے فوج کے غایت کیا پھر دیا یہ وقار	کئی کسی کو پیر نہ تارا م سے وہ سرکار عالی میں مٹا رہتے ہوا کہ نہ تو غم سے اندوہ گین ستارے جھکتے ہی اوج کے ہوئی قبل براد کے اگے سوار	میان نصف لہو لہو عالمیاب نگین نقش غلیت کیا سجاد تعلیخان علت شاعر جو نواب لائے بنارس میں میں اس بھکا دھوا ہوا	شجاعت کا چمکا ہوا آفتاب خطاب اذکور کا کا اعلیٰ ہوئی سندھار ابوہر وقار روانی میں عجزت در و قیل ملی آبرو جو سزاوار ہون
--	---	--	--

بیان جنگ کرن وارجن

قلم اب کری کہ تھان اہتمام ارایہ کرن کا تھا غرور لکار نیز بیخ وہ میکہ کو کچا بنور کمان چوار نے رکھا جنگ دیا تیر زن نے کرن کو جواب گھر راستی ہے ہمارا شکار کیا ساتھ کیے ہر خیز زور جوار میں چور اچھے وقت جنگ گرا تھا ارایہ پر جب تیر زن کرن پر لگا یا اوسیدہ جنگ	قریب آئی ہی ہو سکھو کی شام ہو اسی ہی چالاک تر اہوا بشا بنجہ میں پائے مور لگے شینک دے کہ پناہ نہ تھا اوس گڑھی کی عبا ادان جھکو دی کی کرن کیا ہوا سخت تاجا رہا نہ مور ہوا ایشکے پار وہی جنگ جھکا کہنے کو اسے پھر کرن ہوا سرد وہ گرم میدان جنگ	ہو کر کی انگڑی شام ہے جو گشتہ منت کا تارا ہوا کرن زمین تھا سخت حیران کرن کہا اسی شجاعت بناہ جو فرزند تھا ایتھن خور سال کرن جو اوس وقت پای امان غایت کیا تھا جو رہا تیر لگا کشتن پاتہ اوس زخم بر جوارجن نے پایا وہ موت کا دو بالٹ تھا پھر پیمان کا	کرن آفتاب لب بام ہے فلک کا یکایک اشارہ ہوا لگا کھینچنے چرخ کو ایک بار کہاں ہی بہلا رہی کی راہ کیا چہ جواؤں نے ملکر حلال نہ کام آئی کچھ اوسکا تپ تو لہا تھا اوز کر کش میں ایک نظیر اوس وقت اچھا ہوا سرسیر کہا اپنیں ہے محوت کا وقت کیا تیرے مرکوتن سے جدا
---	--	--	---

اشعار شایان

ہستی مٹی تو پر وہ میں کیا جنگ ہو گیا کرا کر اٹھ نہ وہ ابرو دکان بجھے	گو عشق نے کمرے کیا بنے شان بچھے کچ قفل دی خدا نے تباہ لوح کو	ہوئے جہان میں جو تیر مراد عیان دیتا ہے بوسہ نیکو اور گد لیاں بچھے
وصف کرے ایک شایان گریز ہے	افشا ہو چھا تہا ہے راز نہان بچھے	

ساقی نامی الف لیلا منظوم شایان سی

زنانہ ساقی ہے بر سر جنگ صوفی ہی افشاق ہیں چور تبی شیر خد جام ساقی	نذر کو دیدہ سوزا کی دل چھکے پڑی ہی ساقی خیم محو سکھا محبت سے تسمہ باقی	وڈرہ دی ہی شیریں کا ایک جام پلاک ہوں لکی سیکھ چائے پلا ساقی اوس لہو کا ایک جام	ہوں اب پیشین خبرت میں نذر غارت چھوڑا ہی تے جلی جا کری ہم سچائی کا جو کام
---	--	--	--

جو نکلا خرمایں صبر بیکر طبیعت کو دی ہن پوئل خاک گھبائی ہی اس سرزم ہزاروں دل ہی ہون جی خیل سجائیں بلا دو چا صغو کہان نہ تکتا نظر آب گلگون گھلا ہی نشہ جو انگہ میں ہے شگفتہ بلبلیں ہن شاخ گلبر پہرے نام شعور و دانش طبیعت دختر دلی جلی ہے بلا کو نازہ اسی ساقی کوئی عام بلا ساقی مجھے زرزیر ساغر جیان ہے اوس شے سونگلا ہنیں ساقیا آب کھلام	نغم تپہ نغمہ سر نور اکو سپر سیدار و راحش شنگلی نہ ہزار نہ اسکو نہ لگانا کاری غم نہ کھو دھون و سکون غن مزاج اپنا ہی جو تپہ آسمان پر لبطی کار واپس ساقیا خون تو کیفیت یہ دقت کہ کھائی گل آفتابی ہی گلشن محضر کہ تپہ پیر و کش صوبہ نارس فراق بزمین اب بیکلی ہے کہ ہی آب و کب دل کو آرام نشان میں خزانہ سیکہ پر کہ صرف جاہ ہوتی ہی گل جاہ و گھلا ہے ہوشیہ نہ ہر جام	مواشرق ہی پیدا شطوطر مکرم کیش بر رخاں ہن یہ وقت نہ ہی حقوق گل اندام بیاڑ کھینچتے ہی مہمان ساقی تپا ہے ہی آبی شش و پنج عروس فصل گل ہی جہ ہن بیاڑ فصل گل جان میں ہے بڑی جون یہ ہی فصل بہار ادھار کبہ ساقیا شیشہ فوم رہی کچھ دن درخشاں سدو سواقی ساقیا مودود افلاک خزا میں خزانہ جو ملا ہے چربی ہی کو تو لپٹا ہر کو آج لبطی کی شکستہ بال و پرین تپہ پیر و میان بر نوح کا ہے	شب چنگن ہوی چل کچھ کافور ناب نہ کو کیون نہ ہر بھون یہ ہر جامی ہوی عالم نام ہر برون شیر و کان ساقی بلا ہے تادور ہر سرخ مکملون ہی ہر دی ہر ساغر بند رنگ عروسان میں ہے اری ساقی ترا موفض جاک ہنیں ہی آئینہ نگہ کی کام حرم میں دل کر لگا یاد حوود کہ آب تاک کہے ہی اوس ہی تاک وہ صرف سیکہ ہو تو بیلا ہے کیا جو بخانہ کو تاراج الباب جام اشک چشم ترین
نہ سبب نہ ہی پہلو میں گناہ میں نہ زور دلہ ہمارا نہ اختیار میں روح ابھی تیغ خطا یا ملحق بر ہر جامے بہت نہال ہوی مانع زور گار میں ہا کہ چربی بھیا دیر کو دانش میں سجائی ماہرین پیٹے مری غمخوار پہلو میں	نہ سبب نہ ہی تیری ہتھار میں روح گولا بیکہ اور لگا غبار مرقد کا وہ مرگ زلیست ہی نکلے اگر ہا میں لعب جو روح تیرا ہی یا اوسکی محبت ہے کہ تیکہ بیشتر کہتا ہے وہ دلدار پہلو ہر نازن دہم امی توانی من تریت	نہ سبب نہ ہی تیری ہتھار میں روح گولا بیکہ اور لگا غبار مرقد کا وہ مرگ زلیست ہی نکلے اگر ہا میں لعب جو روح تیرا ہی یا اوسکی محبت ہے کہ تیکہ بیشتر کہتا ہے وہ دلدار پہلو ہر نازن دہم امی توانی من تریت	

شایق تخلص لالہ فتح چند ولد لالہ سرتی رام قوم کانیہ سری بہت باشندہ کنبہ صاحب دیوان شاکر دلاام بخش ناسخ
حضرت جوہر لکھتے ہیں کہ اردو کے شاعری میں ناسخ کا کوئی شاکر دلاام ناسخ کے بعد طالب انسل
ناسخ تپے خوش نگری میں اذکر تمام ناسخین پر فوق تھا بڑی گوئی جدت مضامین نازہ خیالی اور فصاحت بکانت
آپ ختم تھے اور یہ عالمی اور عمدہ مصنفوں کے ناسخ میں استاد بے نظیر ہو گئے تھے -

نہ سبب نہ ہی تیری ہتھار میں روح گولا بیکہ اور لگا غبار مرقد کا وہ مرگ زلیست ہی نکلے اگر ہا میں لعب جو روح تیرا ہی یا اوسکی محبت ہے کہ تیکہ بیشتر کہتا ہے وہ دلدار پہلو ہر نازن دہم امی توانی من تریت	نہ سبب نہ ہی تیری ہتھار میں روح گولا بیکہ اور لگا غبار مرقد کا وہ مرگ زلیست ہی نکلے اگر ہا میں لعب جو روح تیرا ہی یا اوسکی محبت ہے کہ تیکہ بیشتر کہتا ہے وہ دلدار پہلو ہر نازن دہم امی توانی من تریت	نہ سبب نہ ہی تیری ہتھار میں روح گولا بیکہ اور لگا غبار مرقد کا وہ مرگ زلیست ہی نکلے اگر ہا میں لعب جو روح تیرا ہی یا اوسکی محبت ہے کہ تیکہ بیشتر کہتا ہے وہ دلدار پہلو ہر نازن دہم امی توانی من تریت	نہ سبب نہ ہی تیری ہتھار میں روح گولا بیکہ اور لگا غبار مرقد کا وہ مرگ زلیست ہی نکلے اگر ہا میں لعب جو روح تیرا ہی یا اوسکی محبت ہے کہ تیکہ بیشتر کہتا ہے وہ دلدار پہلو ہر نازن دہم امی توانی من تریت
---	---	---	---

اوس پر نزا کی جادو بین مقرر کہیں ہیں اوس لسان کے یونانی بہتر کہیں خوف سے کہیں چہرہ جگہ خوار مرگان دیکھنا کیا دیدہ ریزی و ریزی تھو گویں	سیکڑوں جی سے گئی اوجس ملا کہہیں یہ سچے دیکھ کر انھو نہیں اور تہا ہے ہو کیا بچھاؤں میں تہا ہے من برا کہیں بادشاہوں کے معاشی بہی نہیں چہرین	یہ سچہ دم کے جسے کہتے کی عادت ہو سرخ ہوئی تہا جی صورت بجز کہیں صرف کرنا ہوں سوا دشمن کو تھو گویں لنگہ تہا ہے اس خلق جو تہو ریزی ہو
---	--	---

موندی ملک کوں لکھا چاہی سیکو | اس نے چہرہ بن چلو ہتا بین

شیانق تخلص مہاگیر تہہ لال شاگردیناب آشفہ دار و شعل علی گڑھ -

ای مہا ولسک سیرک راؤ دھرم | اگر گمان مجھے کیا جاوے کیا سچ | ناک کر دہرے آکر خوشیوں پر | خاؤ شکر کوایانہ آؤ ہے

شیانق تخلص شیام لال سان تہلو حال معلوم نہیں پھر زون

ہر لڑکے ناما دہتا راہم چاہا | اگر سہ سب سیرک پوچھ کر گیا ہوا | جگاؤ دل سے نہ ہوا جگہ | کیوں ہی ہو گیا جوا و کو ہم بن جگا

شعرو تخلص ہندت مومن کشن لکھنوی - ۲

جو طلب تم نے کیا ہم نے دیا تو تارا | دل کو دل اور نہ کیجے کو کلیجا سمجھا

شیر مر تخلص منشی جونی درشا دشا گردو لوی یوسف علی دہلیہ

رخ دیکھو اکا کو کدکڑ چوٹو | یہ بیضیا پوچھا دو دو کچلی ہوتا

شعلہ تخلص منشی بنواری لال شاگرد منشی بالکند بے صبر سکند آبادی -

ہے عشق میں ابرو کے جوکہ ہمدن اپنا | سایہ تری تلو کا ہوگا کفن اپنا | اوس نہ کی کریں بات ڈانڈ کر کو تو مومن

بغوں سے کہو صاف تو کہوں میں اپنا | سر کو لے ہوئے کرنی میں بیان میرا نام | اندر کا کہنا ہے بہت سخن اپنا

کیا کہتے ہیں میں نے میرے شعر کو شعلہ | اعدا کر لیتے تیغ ہے گویا سخن اپنا | خیر ایک جا ہو کہہ لو سمجھیں ہم لکھن

پڑتا ہے آدمی کو کام آخر آدمی سے

شعلہ تخلص ازنا تہ شیرازی الاصل و لکھنوزاد کہ طبع موزون و ذہن رسا کہتے ہیں -

جان دی شعلہ نے جن ہنسے بہر کر | حق میں اس ہمارے بہتر کرنا سمجھو | تجھے سیاب مہوش طلا نہ کر کے ہم

کیا سمجھ کر چنچ نے ہلکولایا کہین | جلوہ گلزار ابراہیم آتا ہے قطرہ | ای بہار حسن تیرے رشتہ نشا کہین

غم اسیروں کو بھی کہتے انداز غم کا | باغبان بھول لکھو کہہ نفس کہانہ

شفیق تخلص منشی لالتا برشا و خلف بیچ لال قوم کا یہ سکتہ شہر لکھنو محلہ ہوا گنجی علوم فارسی انگریزی سے آگاہ

شاعر صاحب دستگاہ خمن فکر تہ طبیعت میں کلام انکا نہایت دلچسپ و فصاحت و بلاغت سے مملو اور اشعار اکثر

ستعارات و تشبیہات گو انگوں و تشابہات لفظی معنوی جن بندہ حق حور صفت ہوتے ہیں طبیعت ہیشہ تر مضموک

پیدا کر کے میں جو معرہ ہستی ہے علیٰ ہذا العیاس تاج کوئی نہیں ہی لامانی میں کو چار مہر میں مولہ سولہا دے نکلتے ہیں
من شکر کوئی من منشی کو جو جیسا صاحب مہوش و منشی شکوہ مال صاحب ذرت کے شاگرد زید میں دینا کر مقدبات شادی و نکاح
زبان اور کے تحقیق میں آغا علی شمس صاحب فیض چنانچہ منشی موسو بہار شرفی کے دیباچہ میں کہ جو نظم ترجمہ جاوید کا
بندہ ناچیز سے حقیقت ہے فیض مہوش کو حق ہے

پھر چند اشعار آپ کی تعریف سے ہیں یعنی مطلق مہوش کا ذکر۔

طائر زنگ حنا کھیت و نہ بھول	ہشی بندہ بول بلوغا کینہ صیاد	ہوہ آئینہ جو کچھ کچھ کو شکر ہے	دھوکہ میں تھوڑی کچھ کچھ کچھ ہے
ہندی چوٹی طائر زنگ حنا کھیت	لال چٹا یا اور مٹھی پیریکو	ہوہ راجہ شمس مزار سولہ	ہوہ کچھ نہ کسی خیرتہ داسے پیرا
سیر ہی نہیں مہوش بلوغا کینہ	ایک ہوش تو ہی کینہ گوانا	کہو لڑائی جہد میں کینہ کسب	گر لڑائی جہد میں کینہ کسب
اکہاد ہوا کچھ کچھ کچھ کچھ	علاقہ شکر ہی نہیں کچھ کچھ	چاندنی شکر میں نہ رونا ناگیا	جان دھوکہ میں کینہ کسب

شکوہ سے کڑی ہے کچھ کچھ کچھ	ہی شکر کا ہنگام قیامت کی گہری ہے	پرخاش سے بے غرضی و خیال کی مانند
ہی شکر کا ہنگام قیامت کی گہری ہے	من کعبہ ہے ہند کا خروج اوسین ہند	ہی شکر کا ہنگام قیامت کی گہری ہے
دل خوشی فدائی کچھ کچھ کچھ	غزال اپنا اسمیہ خیر نیشان ہے	روان کچھ کچھ کچھ کچھ
سن خاکی برا جوش برا شکوہ کھانا	ہند میں سے روروش بلی لعل کچھ کچھ	ہو نامت کچھ کچھ کچھ کچھ
کبھی ہند کعبہ سی کچھ کچھ کچھ	اگر دان چاہے مزم سے تو بان چاہے کچھ	منہم کی کعبہ خیر بول کی چوم کی زائد
کہ یوسہ شکر سود کا ہی کچھ کچھ کچھ	پاسے مردم کب کی تیغ نگاہ یار پر	کیون ہو کامل جوانی ہر گہری کچھ
چاٹ جاتی ہے زبان نہ سود کچھ کچھ	امنی منہ کچھ کچھ کچھ کچھ	خطا نہیں نکلا اور ہی کچھ کچھ کچھ
واسطے اوٹنیہ میں پر مزم کچھ کچھ	چار حضور کون سہتا ہی بدل مردہ را	جی طرح بچھا ایک بعد فنا ہو چار پر
تل بہر زنگ کچھ کچھ کچھ کچھ	دھوپ گزردہ پر ہے چنانچہ کچھ	یوسف دل گزرا چاہا نہ کچھ کچھ

کیون نہ دونوں کی غلطی کچھ کچھ کچھ

شفیق تخلص دولت رام کل فروش بائندہ دہلی سفید ریش مخلص خواندہ شاگرد و قیام ہندی کی گہری اور
شیر و غیرہ ہی کہتے ہیں جنہں بکرا کچھ تخلص کرے میں نے بیبا رندی جو گانے والی مشہور تھی حضرت اوسہ ولایتیہ
ایسی فرمائش سے اکثر چیزیں بنایا کرتے تھے اب عذرا کے بعد جیہ نڈی مذکور نے کسی یار سے نکاح نہ ہوا لیا
نواں غزنیہ بھی شری نہ کہتا چھوڑ دیا۔

پس مرگ میرے مزار جو کچھ کچھ کچھ	اوسے آدھ امرن باد و سرشام سچا سچا	بچے دن کر کچھ کچھ کچھ کچھ
دجو تر عاشق زارتہا نکاح کچھ کچھ	پس مروں ہی کچھ کچھ کچھ کچھ	بگولی طرح ہی کچھ کچھ کچھ

دینا سے چل پڑے یہ قوم سے بھٹ ناگر کا پیر اور اجمیر کے رہنے والے تھے انکی بزرگی بھیم کی سرکار میں لوگراو علم فارسی
 و سنسکرت اور جھرومل وغیرہ میں نامور تھے کوکلی داوارا سے دولت رام ابتدا بھلا داری سرکار انگریز میں بمقام
 اجمیر لکڑ ملازم ہوئے اور اخیر میں غصہ تک نیکامی کے ساتھ صدر امین اعلیٰ رہے اور انکا انتقال قریب ۱۲۷۰ء
 کے ہوا ہے اور انکے اولاد ابھی اس سبب سے اونہوں نے اپنے پیسے برج لال کو بیٹی کیا تھا وہی چند سال بعد
 وفات راجا صاحب مدوح کے فوت ہوئے اور انکے فرزند رشید علی رام سرورپ وارث ریاست اپنی داوا کی ہوئے
 انکی ولادت ۱۹۰۹ء میں دیوالی کے دن بمقام اجمیر ہوئی تھی انہوں نے فارسی اپنے مکان پر اور انگریزی سرکار
 کلچر میں پڑھی اور پھر کچھ عرصہ کاندھلہ ہوتا ہوا دارہ محکمہ ٹروڈ اور محکمہ جوبست نلا میں ملازم رہا پھر شری
 تعلیم ریاست جودہ پور میں سکینڈ ماسٹر ہوئے اور پھر چند روز نورمل اسکول کی ہیڈ ماسٹر ہی کی بعد چھوڑ کر
 گھر چلے آئے اور پھر کچھ عرصہ بعد دیوار میں یا کر انکی خسر لالہ عزت راسی میرٹھی اجنبی آڈوسے پور کی تعارف سے
 دو ٹکڑے نواڑہ کی صاحب سہنڈنٹ کی میرٹھی ہو گئی اور آخر میں ۱۲۷۰ء میں ایک ہوتا بجا اور کم عمر ہوہ
 چھوڑ کر مرض موت سے جان بحق ہوئے اس واقعہ کا انہوں نے ایک ہی یہ مرنے سے چند سال قبل شعرو شاہی کی
 طرف ہی مایل ہوئی تھی اور نہ کام قیام جودہ پور ایک سوخت لکھا تھا وہ چھپ گیا ہے اور کسی تاریخ میں دیوی
 اذکی کہتے ہے لکھی بھی تھی اور چند ماہ پہلے نام ہی لکھتے تھے انکا تخلص شیشی کہ جس سے ۱۲۷۰ء اجیری لکھتے ہیں اور لکھتے
 آیا اور وہی اب اسکا نام ہے اور چند شعرو او سکی شکریہ میں لکھی تھے وہ خاندان سوخت پر درج ہیں جنہ نے
 سوا سے واسوخت کے اور کوئی کلام اور انکا نہیں دیکھا اور چند ہندو سوا واسوخت سے منتخب ہیں۔

بیکلی تپ بیان بنا اہتا افعال | بال برہی نہیں ہوتا اور انکا کلام | دم اجمتا ہیر کر لکھنا سرور بال | موندنا کی سہی بات لکھنا اور بال

سرور مخ ف نہیں کہتا یہ سہا سہا برج اس موزیکا وہ قہری جو مار کے اس سہا مالک عالم میں اندھیریا ایک شہن میں تو جلا بعد افغان غوغوں نے چڑھ کر جو جلا دیا یا عین نظارہ میں مردمی کرے شوہ گوی یہ وہ بادام ہیں لپٹو میں خبر بعدا ناک گرا کر ہی ہوا جو تو دم میں پیدا	افش خاک یہ اسے ماہ وہ ان چاہا سائب سو گوی اور جو زلف کو سکی سو گوی موزی ہی فہری از دہی تصفای بلا تیری سینہ میں فی سہی میں ترخکان رخ ابرو زابل سارا لکھتے والدہ کا شہ کی تپلی بنی ہو اگر مو نظر سے پوست کچھو اتی میں بخت و نکا ہر صبح رنج ادائی نہ جلی تری ذرا ہی چندا	بلے کیا سائب ہر چہرہ کو شتر و جلو یہ وہ ناگن کی لکھنا لکھنا کا نا نہ گئے ہم کچھان تری سجا جودہ کی کھی کھان ماوک رشک سے بل بوترا طر ارجان چہرہ بد و غصہ کچھ ہی سخی ہی ہری سیا چھین چھو چھو وہیں جودہ شک کی آئی اوس پنی کی خود بینی ہی تیری جیا دلین اندوہ کی نوکین چہرہ ہستی پیرلہ
--	--	--

ناک کی رشک و زرات تو غمناک ہی | خوش حالوں میں رہی نہ تری ناگ ہی

شوق تخلص منی جادو اسے باشندہ ہو پال او حال انوکھا معلوم نہیں۔

شوق تخلص دیا تنگدلوئی حیدر آباد میں انتقال کیا۔

ان طبیعتی کچھ ہوانہ علاج	عشق کا درد لا دو ادیکھا	دیکھ کر بان بھی نہ تھے	خندہ گل ہی ابر کارونا
آخر سے خالی اگر سے فغان بلیبل کا	ہو اسے چاک کر بیان کس لئی گلکار		

شوق تخلص بابو مدن موہن لال بن چیدامی لال مقیم فتح گڑھ الہ آباد میں پیدا ہوئے۔ ان کے تخلصات میں سے ایک ہے کہ:

ہم کو آبادی مطلب دیویر لگا | رات دن ہمیں پر آ کر دینا جگا | ہم کہانی تری سننی نہیں دیا | کہ شہر نیکی لیکر جواں دیا

شوق تخلص لال لال قوم کا یہ سیکھنے ساکن سیکھ شمع ایہ ملازم حکم کیٹ شا کر کتاب کچھ شوق کی بڑی دوت

ہرین طبیعت بھی کرتی ہیں لکھنؤ والو کی شاعر کو زیادہ بند کرتی ہیں اور شہر کی طرز پر کہتے ہیں مگر صرف ایک ہی شعر ان کا شوق صاحب فی بیجا تھا۔

پہر بہار آئی مجھے ہو دیگا بہر خوش خون	بہاری بہاری پریان طیار سی حلور کہہ
---------------------------------------	------------------------------------

شوق تخلص ہوئی لال نام اور حال معلوم نہیں۔

کہیں قہر آ نکلا بے پیمان شکن میرا	میں میں ہو گیا زار تر مار کن میرا	کہیں وہ شوق بھی آ جاؤں دیکھیں شہر
	مبارک جیب بھی شوق ہو لایہ میرا	

شوق تخلص روشن لال جو علم موسیقی اور ستاروازی میں بھی اوستا ہیں۔

گردش چشم کہنا تا نکل اندام کہیں	ورنہ تو نیکی صراحی کہیں جہاں کہیں	سعدۂ دل نہ کہنا ناخن تدبیر کی سائے
	آخر جس کام پر ایچہ نقدیر کی سائے	

شوق تخلص راجی دولت راجی ولد راجی شیو سنگھ باشندہ لکھنؤ محلہ شریف آباد شاگرد مثنوی مینو و لال راز

یاد دہنا میں ہر سب سے بڑا کہیں | کیا کہیں نہ ہو بنات دہن | شوق دیدار بیک میں شہر کہیں | بن کہیں ہر طرف ادب ہی با کہیں

تہا زبیں میں نظر اور ہر خوش گویا | ہم ان کی خوشنودین کہیں | نہان سلوک حلال بیدار کو آہ | خواب یا خبر جو گلابی ہر گلابی

دیکھیں شوق ورا گھٹن عالم کی بہار	بند ہو جائیں گی ایک فرمہ انہیں
----------------------------------	--------------------------------

شوق تخلص اتندی پر شا دولت راجی سنگھ سہا سکن گنج پور شمع لاہو مقیم دہلی شاگرد مرزا فیاض علی بگ

سالک انگریزی وقار سی اور کچھ ہنسناک سی دیکھی ہے اور قوم کی کہتری ہیں۔

ہو بغیر کو جو آفت سد خانان ہوم	بان تو سد اسے بیکس مے خانان ہن ہم
--------------------------------	-----------------------------------

شوق تخلص لالہ بیرون رام ولد سن سکھ راجی ساکن ٹوٹن خوشا بن جی پور قوم کا یہ

ہریت کو بہن صد گئی دعویٰ بہا بن	سجد میں بان چکائی کوئی مگر بان کہان۔
---------------------------------	--------------------------------------

سیدہ تو کیا کہ بہن جگہ دل ہی چاک	اگر سی ہوا ہی بار کا خنجر کہان کہان
مشیدہ اخلاص منی گویاں کن سہا پر نوری شا کو مرزا کا جین نادر فرخ آبادی -	
نفا و ستی نہ کو ختم کو ہے	مکتوبی پر بہتری ہا کی تھا
دیکھی دریا دی تری سانی	ہم کو نظرہ شراب کا نہ ملا
تین کا شکی سوا آیا نہ کوی اور کا دل	اپنی بویا رہے تو غیر شند ہو گیا
مشیدہ اخلاص منی کن گویاں -	
یہ غیب نامہ اور ملا کا سامنا اندر ہے	یار تم جوڑا کر گویو نہ رجسٹا کو
دکھو تباہ ورنہ جان کا دور سناوات کو	کو بے گویو میں گہری نیکو کول مرا
اگر جانان ہیں ہوی جاو کن کی چاندنی	ماہ تانیاں بن گیا مرقد کا پتہ رات کو
صدا و ق خالص ہند استے پر شا و ستون بریلی -	
کون نہ برسات میں ہو نہ بدویش کی بہار	تنگ بہتر بہن دنیا میں کوئی دہائی سی
صدا و ق خالص دو اور کا پر شا و خلت لاکھ نور بہار وکیل عدالت فتح آباد -	
جسم کو گوب کہلی ہے کیوں بے	آسمان کسی راہ مختا ہے
صبا خالص کا بجی مل ایک موزن جوان ہے جو فیروز آباد میں پیدا ہوی اور کتبہ میں پرورش پائی عالم شعر کو صنعتی	
درست کیا اور مختصر دیوان جمع کر کے غفوان شباب میں مر گئے -	
ابھی نیکیں ہوی ہی ایک او یا داریے	اگا دل مضطرب ہوی کہ پر دو جگہ لڑا
جنگ لے دنیا سے سہرہ سے کہ بتا	پہلے دامن او ہٹا کہ پہلو میں نہ قاتل
اپنے پاؤ کی صدا ہم کو نہ کہہ گئے	کل جو آئے تے دوسرے کو احوال دل
تے جانا ہی نامہ نہ تو ای نامہ لکسا	صبا سے تو بے گز نہ دیکھا خدایت
صبا خالص مزار را یہ شکر تہ بہاد خلف مزار احمد نامہ بہادری کا سر شہ نذرات شاہ علی شاگرد استاد	
یادغان رنگین ایک مزار نش امیر ہے اور ان کے بیان مخلص شاہ کی بھی منعقد ہوا کرتی تھی -	
کیا بوجہ ہو جو تھم جھلکا	اکہو نہ حال ہیری دل بھیر کا
ہوین صدق تری بہا نیلے	روڈ بہا دیہن نہ آ نیلے
صبر خالص اچودہ بیار شاہ قوم کا یہ خلف خدائی لال یا شندہ سکندہ شا گرد حافظ ضیغ سر شہ کسہ ریت	
کلکتہ سے متعلق میں شعر بہت جلد کہتے ہیں اور صاحب دیوان ہیں -	

<p>مارتا ہے ملہ سرکہا تابی سبیل چناب پس کے مین سر نہ نوں جو تھیں قنطربو دل مرا فانوس شرح عارضین چا ناہ</p>	<p>شک چیں کی جین مانی بڑی دہلوی گر بہا نہ گھبت پر ابن یوسف نہ تے طائر فک و لفظ و صورت بوا نہ سے</p>	<p>کڑو کدورت کہیں دل سی تیری دور ہو کسب انہال آرزوی پر کینعان سیر ہو کسا آؤ کی چہا تابی پر پیمینہ بند زرماری</p>
<p>و یا چا نہ کی ڈوبیا کر کچی لہو رسو کی</p>		
<p>ضمیر تخلص سبیارام شاگرد شیخ امیر لندہ سکیم ہوان سرکار نواب مرزا محمد تقی خان بہادر افندہ تخلص مولد و ممکن لکھنؤ شہر چھا کتے ہیں ۔</p>		
<p>دست نگیں سو جو سلجھا تی ہین اگر گیسو مین فی سلجھا تی بہت یار کتبہ لکھو بوسے آئینہ خسار کی لیتی تھی مدام خدیجہ گر کا کل بیجان ہی تو بت پر گیسو</p>	<p>خون عشاق کا کرتے مین سر سر گیسو کی ترشی لعل کی تغلیہ بہت منسل نے واہ کہتی ہیں عجب بخت سکند گیسو کیون بناون مین ترشی بکری سوا لکھو</p>	<p>کھنہ او بھن ہوی او کی ناؤ سی نیندی پر بنائی نہ بنے بال بار گیسو ایک ل کی لے دونوں کی کیا تھی ہے نہ مزاج دل نازک نہ منفہ گیسو</p>
<p>صیر سر تخلص اشکا پر شاہ دین دیوی سنگھ برہمن دہلوی شاگرد پوسفعا خان غریز اصل ناشیدہ بچپور ضلع کرناٹ کی مین</p>		
<p>وصل جانان اگر ہی نامکمل حسرت دید تو کل جاسے</p>		
<p>صفا تخلص شاہ نامور اسی مولال قوم کا یہ سکینہ ولد راسی پور چندر اور دوز راسی صاحب نام وادغہ لالاک شاہ او دودہ واقع دہلی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان اور عمدہ اخبار نویس کا او کی پیام تہافتی میندہ لال زار کے شاگرد اور نواب صفا الدولہ بہادر کے نایب سیاراجہ جہا لال کی داماد تھی عینی اور قاری مین عالم فاضل اور اردو و فارسی صاحب دیوان اور اوسنادان قدیم سے مرزا سودا میر درو اور میر تقی کے ہم عصر تھے ۔</p>		
<p>چرخ کوکب یہ سلیقہ ہی استغاری مین کیا چلے گی ترشی کیکڑن دیکھنا کیا لب نہ نگیں کی مقابل موت سیرا کچی لے نہ بر آن جبر فی خبری کا کٹنہ کیا جب تلے دیکھنا ہوں مین میندہ مین جلال و چشمہ زلف آفت جان ہن بکا دل ہم تنگ مین بہت پیش لگی ہاتھ سے دل ہے پری الفت و الفت سیرا دل میری میندہ مین تو او کی نام و بانی ہر آیت</p>	<p>کوی حقوق ہی اس پردہ زنگبار مین شکوہ تل مین ترشی لعل لہ خیال سیاہ لعل یا قوت عقیق جگر کی کا کٹنہ کیا خو لہ صورت جویت جو کو کچھ صفا بے اختیار نہ ہی نکلا ہو بائی دل صورت تہا ہی دیکھی ہوں دلیر عجم تو ہا کمر ہی دلہ نو آرام پاسے دل دیکھا صفا نہ بھجھ مین اوس سے سو کچھ غم مرزا ایسا ہو کیا اوس پوئے چاہہ نہ نکل مین</p>	<p>سا سنی تیری جو ہو جو و پری کا کٹنہ کیا انکی ہم از ایتھ ہو تل شکر کی کا کٹنہ کیا نا بخت مین ہی جو ہو حال ہی سیکہ غافل تونی دیکھا نہیں اوس شک پر کیا کٹنہ کیا کیونکر نہ اوس سے جان ڈکے دل کو خوف ہو حاصل ہی نسل آئینہ ہکو صفا دل نہ کیونکر نہ ہم تو کی مین چاہیں نا صفا کوی نہیں ایسے لہ آشنائے دل میری رومی علی اور کتا کو کچھ بل بخت</p>

نعم سیر دل بی غمی کیا میر دل لید		
مجموعہ آریگا کجی لیا پسند	ہی بندہ دیکھا کوئی متعلق راج	نظم لکھن تھیں کجیا و کجیا بند
بان حسین با وفا نہیں دیکھا	جسے نہ آکھا نہیں دیکھا	اوستی کو خدا نہیں دیکھا
کوی جیتا سچا نہیں دیکھا	در درفت فی میری دلکی کو	گر کوئی دوسر نہیں دیکھا
کوچہ دلربا نہیں دیکھا	جو جنت کو تو خدا جاتے	اومی آپس نہیں دیکھا
دوسرا آپس نہیں دیکھا	ترجہ بروی بار کا سا کاٹ	کسی تلوار کا نہیں دیکھا
پر کہیں خون بہا نہیں دیکھا	او خطیج جوان دل نادان	فاصلہ تک بہر نہیں دیکھا
ایک نظر کی سوا نہیں دیکھا	نہ لاکوئی قدر دان افوس	دل گوس سنگا نہیں دیکھا
منہ پر یوسف نہیں دیکھا	بھرستی میں جیکسی خطبہ	کوی بھی شہنا نہیں دیکھا
الہیہ عبد نہیں دیکھا	اضطی کی لکلی ہوئی اور کج	نیوئی نہیں دیکھا جیتے جیتے
تا خوش بکری نہیں دیکھا	لے نہیں غم کو نہ ملے نہ قریضہ	کینہ لگا کلاں لکری ہم ہی
صیغہ تخلص نمونی ہرین پیکار ای بر دوسن کشن تیس مراد آما والکا اکر سخی خطیج لوان فارغ ہوئی ہرین		
ضمیر تخلص گنگا داس شاگر شاہ نصیر آپ مال ہی اتی اور شاہ تیر تخلص دی جملہ کی رعایت سے رکھتے ہو		
جسم خواب بود و کس قدر بیدار	جسکو کجیا کا ہوتا دھڑلہ	برکھو پوی بریجی طربان دیکھا
ارکوشن اربہاری کیا چشم زار ہے	خندہ زن گلہری جسمینہ انگار ہے	
ضمیر تخلص راس بلونت سنگہ رئیس یہ ہر شاگرد حافظ محمد امداد حسین جہو تخلص۔		
یہی لغت ہی اک مری لکھا	کیونچہ ہو گئی بزرگ صبا	کیا ہوا حال جان منطفا
کاکم کی بہن کوئی شتر کا	لوگا جا ایدیکو کجیا کجیا	جیتے میں خنل فرخ جان لکھا
طالپ تخلص ایچہ دام پاشندہ جلال آباد ضلع امرت سہر لد سو بی رام پرین سارست۔		
جو کچھ کہتے ہیں جگہ لکھا	آیا زچہ دل صفا دام میں	نار از فرغ گونہ کجیا
مرا ہی خانہ دلان دلی نہیں	بیگنا ہو تو دل کرتا ہے	روز مشہور کجیا کوئی نہیں
ہم کو مرنے نہیں ایک مدت سے		
طالپ تخلص بندت کشن لال نمیری پاشندہ دلی انونٹ محکمہ جرنیل ناگرو لوی محمدین دولیب مرزا لکھن۔		
تو مری گھر میں کجیا لکھا	میں دلی کجیا جانے کجیا	بڑی کوی رسو جیا جانے کجیا
جہاں کوک یہ کجیا لکھا	دل لکلی بوسطی میں مباحل	کجیا جان لکھا کجیا کجیا

آجی حال دیکھا

عزیز کجیا مراد داس + کجیا کجیا کجیا کجیا

مہمہ تخلص بندت زاندا داس اکہل گجری خطای جھانے ای ہر گز نہ ملی صاحبان خاص میں باریک نظر دیکھو۔

طوبی تخلص ایہ تہاں سنگھ والی کو بہلہ علاقہ پنجاب شاہ کو غلام محی الدین خان غلامی -		
میں صفی اس نزاکت کی مکر نیکا ملکہا جسے		پتھری پاندی پاندی تھی کر تھی کران لکھا
طیلم تخلص فلم سنگھ زمین اوایل میں سکھ نمود کی سرکار میں قصدی تھی جیسے کم خود ورمہا جی فی وفات پانی اوپر گئے اوسکا سرکار میں ضبط ہوا تو آپ خانیقی اختیار کیا اوس کا ریس پکا ریس بہا سنگ سنگ کی کرگانی کی فیت ہو چکی مگر پھر تعلیم اطفال کو وید عاشر تیار کر اوقات سیر کی یہ دو شعر اوسکے ہیں۔		
ہم ہی کھینچیں تیرا چہاں ہوش	منسلک دانہ سوزان چہاں	دن نور و پٹ گرتی لیکن
ظاہر تخلص رام برشا دو نوم کہتی شاہ گو مرزا رحمہ الدین ایچاد با شندہ دہلے -		
میں شاہ ہوں پتھری پتھری کو لکھا	یہ کوئی نہیں بڑی بڑی لکھا	وہ کسی میں چل کر کوئی نہیں لکھا
بہا آتی ہی غلام خدا کر کے	شان شان لیل کی آتش لکھا	تسافا لکھا وہ لکھا کش خدا لکھا
بچے دل و بہت لکھا کر کے کیا لکھا	کر ساگو کی دھیمہ لکھا	ظاہر لکھا بہی جی تو لکھا
ہمارے بڑے کوئی آگوشی کا بچہ	سو لکھا کر کے جہنم لکھا	عشایہ لکھا کوئی نہیں لکھا
ظاہر تخلص وہاں سے نہ کوئی لکھا		نادان بہت عزیز تیری تو جان مجھے
ظیر لعل تخلص لالہ بینی پر شاہ و پنجابی ولد روشن لالہ برادر نور جی لالہ حریف پانڈہ لکھنہ جھابو لالہ شاہ کو مصطفیٰ تری عشق میں ہی بہت ماہ فغانی مفت میں ساری شغل		
ہی ظریف کو تیرے چشم و فاکوشی اور ہی اوسکا ہی تیری سوا		میری حمان چو نو نہ سے تو پہلا کہی جاکی وہ کس سعید ل
تھلہ و تخلص لالہ شیو سنگھ دہلوی شاہ گو دھام اللہ خان یقین -		
بہا ایک بہا کا کیا پہلا ہو	سرقاں چرکا خون بہا ہو	چشم گریان جن ہی محو ہے
ظہیر تخلص لالہ بیاری لالہ قوم کا تہا پانڈہ دہلی شاہ گو دھام اللہ خان غالب کہتی میں بہت مہارت کہتی ہے میں سے ہی اولو اجہ میں دیکھا ایک منجہ وہی آدمی تھی اوہیشہ فکر سخن میں ڈھولی رہتی تھی مگر اتوس کہ عین نیاب ہی میں اونکا اشغال ہو گیا یہ نزل اونکی جو شہر ہی بہان درج کجانی ہے۔		
ماہ کی رو یہ ہالی کہ سکی تھی	دیکھنا کوئی سیر کرنے کی تھی	دیر میں جاکی جلا یا جیت کا
ماہ کی ایک تہاں جلا لکھا	تیرے آہ ہی ہاتھ پیر کی تھی	کس دن جھکے قائل زعل یا جیت
پتھری کہتی تھی سو گھر میں نہ	اوسکا پتھری تھی لکھا	انسا کت پتھری تھی پتھری ہو
ترجہ جی آتش و تری دیکھا	پتھری لکھا میں تھی لکھا	کس ہی اور چنی مرغان جھکے
خزینہ فتح اندر لکھا پتھری		کام چھوڑی کی آئی زار لکھا

قطعہ

<p>رات گرو کو دیکھ کر کہیں معلق خیر آتا کوہ اسکو لادو تو نہیں</p>	<p>مار بائی گھبراہل نظر کی پتی خیر عاشق غفل جو گئی مل کر تری</p>	<p>چنا شاہنا کہ نہ فریغ جلا ہوا نسخ کی سحر قدرت نہ نہیں</p>	<p>اسکی لہ ہر کوہ پستی کی جی میری روشن ہی ایک سحر کرتی</p>
---	--	---	--

عاید غلص غشی دی ویال وکیل کا تہ سکینہ کہری یس قوج ابکنا می لای می خاندان کی تہم چراغ بہن او سکے
 بزرگ اکبر بادشاہ کی عہد سے بڑے بڑے اور عہدہ ہائے سب سے بہن اور اسی عہد سے شہر کا بادشاہ قوج آباو میں
 سکونت ہوئی اسی بہا اکل اسم باہی یعنی بڑے صاحب قبال ہوئی اوہوں نے اپنی عمدہ خدمتوں کے صلہ میں
 شاہجہان بادشاہ کے حضور سے راجگی کا خطاب ملا جو عہدہ حاصل کیا اس نے بھری سے قوج میں رہا ہوا اس کا
 اس خاندان کی ایک شاخ جسے لکھنؤ میں نقل مکان کیا اور شاخ اول قوج میں رہی اوس میں اس کے ہر سدا رام
 اسم باہمی یعنی بہت شہور شخص ہوئے او کو بہا و شاہ بادشاہ دہلی سے خدمت مرا تہ نویسی اور نصیب نقدی ذات
 عطا فرمایا تھا بعد وفات اولی اس کے صاحبزادے رائی تہال رائی نواب صفدر علی خان بہادر کی ہمراہ
 اودہ میں آئے اور کل سواروں کے درجے نصیب کا عہدہ او کو ملا جو دو تین فیث تک بار بار بحال رہا اولی پوتوں میں سے
 ایک علی اس کے تہم جنوں اپنی جن لیاقت اور کارگزاری سے نواب سعاد علی خان بہادر کی فراہمیں سوچا و دخل
 تمام حاصل کر کے کئی کل کا عہدہ پایا اور موضع بھوڑا ضلع اڈنام اور قوج میں دو لاکھ دو سو پیرسی زیادہ صرف کر کے باغ
 سرکار و ہندوستانے بادشاہ چوڑے او کی صاحبزادے رائی پتر چند سے وہ اپنی باپ سے بڑا لائق ہوئی اور لکھنؤ کو لوٹنا
 محمد علی شاہ نے او کی خیر خواہیوں کو خوش ہو کر قیام الدولہ بہا و بخشی الملائکہ پتر چند سے تہم جنگ خطایہ بخشی گری
 کے علاوہ جرنیلی کا عہدہ اور امور سلطنت میں بہت سادخل اور اختیار او کو بخشی اور بار بار بہاری بہاری خلعت
 اور سرد پادشاہ فرمایا یہ صاحب بہت مخیر اور فیاض ہے اور بار بار پوری میں اپنے وقت کی حاتم چاہا بہت سے
 کلاتہ صاحب نے کئی بدولت سرکار میں لو کر ہوئی اور علاوہ اہل قوم کے دوسری قوموں کی لائق اشخاص ہی او کی تہم کو
 اور مری گری سے محروم رہے اوہوں نے لکھنؤ سے بائج کوس اور تہا لابیختہ اور بہاری گنج اور باغ اور سرکار اور
 ہند بہا می جی جی بہا دیو جی کے ہاں جی میں بہقام گنگا نچر گنگہ قوج متصل گنگا جی ہند بہا دیو جی اور دیو جی جی اور
 باغ پختہ وغیرہ بصرہ میں لاکھتیں ہزار تیار کر اسے جوا تک موجود تالیب بخشی کے نام سے شہور ہے او کا انتقال
 سن ۱۹۱۱ میں بہقام کا شی جی ہوا جہاں وہ عہدہ اخیر وقت میں تشریف لے گئے تھے حضرت شاعر تھے اور دایم خلیفہ
 کہتے تھے صاحب لو ان گذرے لاکھ کلام سکو نہیں ملا در نہ ذکر عیال شہرا می ہنود میں درج کیا جاتا عابد کو
 پوتے ہیں اور انہوں نے وقت اعتقاد دیکھا کہ مشہور کالت اختیار کیا ہے شہر جی کہتے ہیں جہا پھر میں نے شہر جی
 مانا تم پا تھی مانا تم بہتم مانا تم بدوس جہا تم سو مانا تم رو در اکش مانا تم کا شی مانا تم شہر جی اور ڈیو جی جی
 یہ تو اور تو لکھ لو تہا بیان او کی دیکھی ہیں جسے او کا عقیدہ شہر جی میں ہونا جی نہایت ہے اور لطف بہہ ہے

کبر پوتی کی جدیہ الجرح ہے اور کلام ہی شستہ اور صاف و بیخندہ چراو سنو انتخاب کجا گئے۔			
کاش کاغذ کی کش ہو دین	ابین کو لیں سر کی کجی	مقطع استو تیری	
ہی عابد زبہ عاصی پاک پیو	بیں کا تالہ رنگ و لطف کونی	ز لسانی پر طاقی بے سیر گرجو	یہ سچ انسا بڑہ ہر دم و دل
میں سزاگت میں سزاگت میں سزاگت میں سزاگت			
اور کل تصنیفات عابد کی تفصیل یہ ہے۔ ۱۔ عابا الکریب رسالہ اضافہ منضم فارسی میں دو مثنوی زیریافانہ نظم اردو میں سو مثنوی فریادہ غلیظہ اردو میں چہارم غنیو پران بہا کہا نظم حدیکا نجم شیو برت مانا تم بہا کا۔ ششم پوتی جم و تیا بہا کا اردو نظم متن فتم کی۔ ہفتم ترجمہ پوسہا کا شکیجی رباب تحقیقات برن قوم کا تہ۔ ششم کہتا سنت ناراین بہا کا شہم شیلو برت مانا تم بہا کہا۔ دہم کہتا انت برت مانا تم بہا کہا نظم۔ یازدہم کہتا تیرا لکا نظم بہا کہا۔ دوازدہم دیوان عابد۔ اور یو تہیان ترجمہ اردو چار و لکھی گین کل۔ ۲۱۔			
عاجرہ تخلص لمبی زاین برادشہ دی دیال عاید انہوئے اپنی بہائی کی ہر پوتی پر تیرے کھی ہے ناچیل ایک یہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلام آپ کا بہت شستہ اور صاف ہے۔			
واہ عابد کی طبع روان	واہ عابد کی نوک فم	اس قصابت برین صمد با	اس بابت برین بانی مہم
مثنوی ہے لکھی ایک وزیرین	رج اگر ہو جو کیا بشک تم	مخزن مخی کہوں با جرفض	وصف میں کسی جولا ہو
بہ گلگشت نگاہ ناظرین	رنگ نیست جو جیت تم	سین عا جی دلو خیاں	اسکی سال ختم ایسی جی رسم
یون کیا ہال فانی اردو الم			
عاجرہ تخلص رای پور جتہ کا تہ سجدہ مالک مطیع منامی لکھنؤ محلہ پورے صفت رامین اردو۔			
ای کو بیک تری براتدا اسی اچکا			
عاجرہ تخلص ای پور جتہ خلف رای چہن لال خیر آبادی انہوئے اکثر پتہیان نظم کلیم کلام کا پازہ او			
دل کو بوسہ لب رکھ ہندین بنا پھیرا			
عاجرہ تخلص لادوین رام انجانی باشندہ دلی۔			
اکر کیا جیسے وہ گلو بیانول	ایسے ہوا می کیا تو تازہ دیا	عاجرہ تخلص زبیر نور علی	ایہی ہال خون جگر یانہو
عاجرہ تخلص ذرا و سنگہ قوم کہتری اندرام تخلص پوتوین سے شاعر فرخ نصیر الدین غنی کی بی بی اویسی نامی کہ			
برعکس تخلص اختیار کرنا دلی سنگہ مزاجی بر وال ہے۔			
شیت کہ نیست کو جہرین بہا	الاسر گری و قیاریہ لک	عاشق کوئی کجا ہندیا کہیں	دلی ہوئی تکریم ہر کس
عاجرہ تخلص لادو ہاری لال قبائلویش ہی ہا تہدہ ملی قوم کا تیا یک مرد و سہرین شیتہ ملی در با قہصر میں			

شعر ہندوستان کا نام

اون سے ملاقات ہوئی اپنی بہت باوضع اور بہت شخص میں اور چند نکات میں تعریف کر چکے ہیں جو بہت ہر قسم کے تعریفیں	دل لگا لگا کیا کیلی پوچھا ہے سہی	یکہا نام ہی جگہ کر کے خوار کا	خوش و آسید کوہ دکن کے ملک کا	وال ہی کے گھر میں کیا نیکو بہر کا
عاشق تخلص بہت محل ساں فیض آباد شاہ کو بابو مٹی دہر میں چڑا بادی پے غراؤ کا راجہ یام بادہ مہر ملو عدہ چو کا	اک نظر اور ہی اوس غنچکا مٹہ کہلاؤ	جھمکے تھی ہی دم مرگ یہ حسرت میری		
عاشق تخلص نہت شام زاین بن نہت رام زاین قوم نمیری متوطن دہلی۔	جو بات بات پر دواہی ملان کیا اوکا	کہاں تک کہ ہر روز ہم سنا دیں گے		
عاشق تخلص منشی عجائب راس۔				
جس کی عزیزوں سے لڑی ہی گئی	ہم کو اوس کی کٹارے مارا			
عاشق تخلص نہت دیا رام سابق صدر الصد و بنارس خلیف نہت روپ چند متوطن دہلی۔	عاشق اگر یہ بار نہیں تھکے بولتا	بول اوس سے جیلر جسے جہیز ہاؤر		
عاشق تخلص سدا سکہ بھائی اور حال معلوم نہیں۔	شام سے تاجع عاشق بل قبول میرا	جھکوا لین پڑے کچا کہولی ہوو بارشم		
عاشق تخلص راہنشی باکی بہاری مقیم فوج آباد شاہ کو بابو لوی نجات الدین رام پوری۔	لگت جب سی کانالی بنی دفتر زریں	دام سیکھہ کام میں خیاں رہتے ہیں		
عاشق تخلص بخشی بیولا ناہہ نہت ولد راجہ گوہی ناہہ دیوان سرکار محمد اللہ ولد۔	عاشق نہیں بول لڑ کو جو	یو نہی نہیں فریجان ہارم	اس شک ہے کہ ہر روز ہر روز	
عاشق تخلص رام کہہ قوم تیری پہلی غلام حسین بھلی کے شاہ کوہی اور بعدہ شاہ نصیر کے تلمیذ ہوتے۔	حسرت زدہ میں دیکھوں ہونے لے گا نہ	نصیر حبیب دیکھنے سے نصیر کی طرف		
عاشق تخلص بہاد تخلص لکھنؤ صاحب سہتی سبال کوئی ایک غراؤ کا گدے شعرا اور شہرہ بہرہ مشہور احمد دہرہ	لکھنؤ کو بون جہم ہم سہر خنجر	اجی دایع کوئی لپای یاو گاری ہیں		
عاشق تخلص نوگر نہ کو شاہ و سدا اکرام علی قوٹا سکہ مخمور سہو کی ہے مگر سہو کوئی کلام اور افہام نہیں ہلا				
عاشق تخلص نہت نہال اکو کوئی انکی والد نہت ہٹا کا داس کمرسل اول مدرسہ تری ہر نہ کو میں				
تھے اور خود ہی اکثر عہدہ ملا سہو کی کا سہو نام کر کے اب لازم سرکار راجہ ماسو منگہ بہادر رئیس گٹھہ ایشی				
نفس لٹا پوڑے ہیں اور ایک حرف بل کتب تعریف کر چکے ہیں دیوان عاشق۔ بارع عاشق منوی کل باصنوی چوڑے				
بجاء عروض سا کہہ کو کہ بجاء عروض مغلول۔ ترجمہ کتب عہد نامجات۔ ترجمہ تاریخ بغاوت ہند۔ ان میں چند نکات ہیں				

ان کی پہنچی ہوئی میری دیکھتے میں بھی آتی ہیں اور بیشک عمدہ ہیں بہ صاحب اہمیت ہا موت اور صاحب اعتدال و معلوم ہوتے ہیں اور بندہ سے خط و کتابت سے یہ چند اشعار اس کے دلوان سے منتخب ہوئے۔

بنانا سنگ تھالیس آؤ زنگ	بچا دل سیکو لڑ سیکو لڑا	گوندہ ورقہ بونہا کینا	طریق لالہ باجی مٹھو
ہر سنگ لکھ لڑا گروم کو باری	کیا داؤد تھی کیا اگر موم لہ	فلک پکڑے گی بی ہنسی جیتا	زمین جتیم کیا ہے سانے جان
کوئی تپا ہے کہی کچھ دیکھ لکھ	غصین تھی تو شکل کوئی کی	نئی آفات ہو پو پو پو پو	مہاراج کھنڈی کھنڈی
سنگ سوج کوسیر لاؤ لاؤ	جنگ ہی دستہ چاؤ پو پو	ہی شرب مل پڑا چچا	جان کہاں کھنڈی جھڑی
غصین میں کایاں دھنڈھن	کہنا شائے ہی کچھ کچھ	وہ کچھ کچھ کچھ	دامن مچھو کچھ کچھ
ابھی پتہ ہوا تو بھی	کہ سن لہی باں باک	نیکو کو تو رین تہ جھو	کچھ کچھ کچھ کچھ
زنگ لڑائی باجی کہاں	بقتہ تہ کچھ کچھ	تجھ تھیک تہ کچھ	مچھیک مچھیک
وقت کی ترہ شب میں	جس جی بھلا کوئی	حلیہ کچھ کچھ	آئینہ سی ہوا

عاصم تخلص مہاراج کھلیان سنگھ مہاراجہ تھالیسی نام صوبہ عظیم آباد میں کاشی کے زمانہ کی شہسوار و نامی ریتوں سے ہے اور انکی والد ماجد مہاراجہ تھالیسی ہی کے لائق خالق حاتم عصر اور ستم ثانی ہے اولی سوانح عمری بہت کچھ تو بڑے بنگال بہار و ہندوستان میں درج ہیں اور انکو کس قدر بیان ہی نظر بادکاری تابخ سیر السالخرین سی اور کذا ذکر بطور اختصار کی لکھا جاتا ہے اور وہ یہی کہ لاول یہ حضرت دہلی میں امیر الامرا مصمصام الدولہ کے کسی غلام کی بیوان مہر تھی پر رفتہ رفتہ اپنی رشد و کاروانی سے امیر الامرا کے بیٹے مصمصام الدولہ کے مدالہام ہوئے اور جیسا کہ بیان کیا گیا وہی امیر و ن کا حال ابتر ہوا جو سن سے بادشاہی دیوانی صوبہ عظیم آباد و قلعہ داری تھاس کی سندیکر عظیم آباد میں گئے تھان نوایا عظم بنگال کی طرف سے مہاراجہ رام نرائن صاحب سوہیہ تھے انہوں نے انکو دخل بہندہ کا تب یہ کلمہ بجا کر نیکلا دیا صاحب سے ملے اور انکو تحف و ہدایا سے خوش کر کے اپنی کام پر قائم ہو گئے اور پھر سلفہ و جرن سانی سے مہاراجہ رام نرائن کو بھی خوش کر لیا اور انجی بات ہی بنا لی کہ پھر مد بعد جیسا تھا مہاراجہ نے بہار کی اوپر لڑائی کی اور مہاراجہ رام نرائن کو عظیم آباد میں کچھ اور سو ف مہاراجہ تھالیسی ہی کی اور سو ف خطا پڑا سے معزرتے لڑائی میں شامل تھے کہ محمد جعفر خان نوایا عظم رشد آباد کے بیٹے میرنچ انگریزی فوج لاکر بادشاہ کو شکست دی اور بادشاہ نے جیل خان کی راستہ سے رشد آباد کی اوپر حملہ کرنا چاہا تو محمد جعفر خان میرنچ فی دہان سے بھی اسکو ناکام ٹو مایا تیا و بادشاہ نے پھر عظیم آباد میں کو اگیرا و تھانیا کو بھی شکست کی نہایت شرم اور خیرت تھی وہ اس فوج نہایت سرگرمی سے لڑائی میں مصروف تھی اور اپنے غصہ و غیظ کو آگے بڑھ کر جھگڑا کرتے تھے لیکن کپتان نکس نے بروہان سے کئی کپتانیوں کو لکھ لکھ کر بادشاہ کی فکرا کو ہٹا دیا اور بادشاہ نے راجہ سندرسنگھ کو بہت شکست کی ملک میں قیام کیا اور بادشاہ نے حاتم خان نام ایک شخص کو ہٹا دیا

عظیم بلوکے اوپر پانی کی کشتیاں تھیں جس پر عظیم آباد کے چائیکو آیا چونکہ وہاں پانی انگریزوں کی دوستی اور بی بہادری کا بہت
 کچھ دھماکا کرتے تھے اور کوسوار اور پیادہ دلاور اور چالاکاؤ کی سہولت تھی اس لیے کشتیاں نے ان کو گرفتاری کی تکلیف دی
 رائے نے جمال کو نہ ہیشانی تھوکیا اور زنیاکر میں تیار ہوں جب پ سواریوں کی ساتھ جہلو گادوان کی آدمیوں نے
 راو موصوف سے ہرجند کہا کہ آپ ہوائے موگی ہیں جو اس نگر کے ساتھ بارہ ہزار سو اسٹے لٹے کو جلتے ہو اور یہ
 خود ویش سو اسٹے زیادہ اپنے پاس ہیں کہتا مگر کچھ نہیں بتا اور کپتان مذکور کے ساتھ لڑائی پر گئے کپتان نے اپنی
 حق میں اور یہ گری سے خان اور اوسکی اتنی بہت کچھ فوج سے وہ مقابلہ کیا کہ غالب یا اوس موقع پر وہ فوج سخت
 اور بہادری اور شہادت کی اور اوسکی آدمیوں سے پلو میں آئی کہ خود کپتان فوج کے بعد چلے گئے دوستوں اور افسروں سے
 ملتا تھا ورنہ مکمل صاف ثابت قادی علقہ تھی اور شجاعت ذاتی راو موصوف کی بیان کرتا تھا فی الجلاس لڑائی سے
 راو موصوف کی لیاقت اور حقوق خدمت کا نقش انگیزہ کی دلیل لیا جی گیا کہ ہر قدر میں اونکا بہت سالی خاطر اور
 ملاحظہ رہتی تھی بعد میں ہر کریک نے حملہ کر کے بادشاہ کو شکست دی اور ہر راو موصوف کی کو واسطے فراو و صلح اور
 ملاقات کی بادشاہ کی پاس بچا مگر بادشاہ نے اپنے کو نہ اندیشہ جو انہوں کی صلح سے صلح قبول کی اور راو کو
 صاف جوابی ثابت و ہونے لٹوئے وقت عرض کی کہ حضرت اس معاملہ کو جو چاہیں گے اور اس وقت ایسا
 موقع اور مفاد حاصل ہوگا کہ انکو اب خود صاحبان انگریزوں کی طالب ہیں جیڑے سے کہ بادشاہ کی مرضی ہوگی
 عہدہ ہما کی شرطیں ضرور ہو جائیں گی اور جیڑے بادشاہ کی طرف سے صلح کا پیغام کیا جائیگا تو اس وقت ظاہر ہے کہ کیا
 ہوگا اور کیا کام نکلیگا آخر ایسا ہی ہو کہ چند ذریعہ ہی بادشاہ نے اور شہادت لیا کو بلایا اور صلح کی خواہش ظاہر کی اور ہوا
 جا کر انگریزوں کو اطلالی ہوئی ہر کریک جہاں خود بادشاہ کو عظیم آباد میں لایا اور قاسم خان نواب ظم نکال سے ملاقات کر کے
 ۲۲ لاکھ و پید سالانہ بابت خراج تینوں صوبہ کی اوسکی اور ہر قدر کئی اس تشار میں احمد شاہ ابدالی مرہٹوں کا استیصال کر کے
 ہندوستان کی سلطنت شاہ عالم بادشاہ کے نام مقرر کیا اور جہاں لعلی نے اپنی شجاع الدولہ ظم اووہ کے عظیم آباد
 سے ہندوستان کو روانہ ہو گئے اور اومتھالی ہی بدستور اپنے کام پر عظیم آباد میں سے بعدہ نواب ظم کی کوئل کلکتہ
 سے اجازت لیکر مہاراجہ رام زین کو حاکم بھیجے بہانہ سے گرفتار کیا اور اومتھالی ہی کی اوپر بھی مصلحتانہ بدعتیں
 کر کے بہانہ شاکت مہاراجہ موصوف کی کاوش کرنا چلا مگر او صاحب نے انے پر مستعد ہو بیٹھا اور کہلا لیا یہی کہ
 بنیاد سخت گیری کے چلو اپنی جان و پید سے ورنہ نہیں ہے آخر صاحبان انگریز بہادر نے بلحاظ حقوق رفاقت اور
 حق لیاقت راو صاحب کی اولوقا سمجھائی تھر سے بچا کر اوسکی سرحد سے اوتار دیا اور وہ اووہ میں عہد یعنی بہادری
 نابت شجاع الدولہ کے پاس جہاں سے کچھ عہدہ بعد ہی شہر جہاں میں قاسم خان انگریزوں سے شکست کھا کر
 کھٹک بادشاہ اور شجاع الدولہ کے پاس بنارس میں آیا شجاع الدولہ نے راو صاحب کی ہی اوسکی پاس لے آئے

کیلئے بیجا بعد ورتی معاملہ کی بادشاہ وزیر اور قاسم خانی دربار چلوت مغلہ والی بنارس باا اتفاق بند یلو کو سر کر کے
 انگریزوں سے لڑنے کو گئے اور یکسریں انگریزوں کو وعدہ ان فوجی رقتداری سے شکست کہا اور ایسے سو سخت بادشاہ تو
 انگریزوں سے مل گیا اور وزیر ہر دو دفعہ مرہٹوں وغیرہ کی دوستی انگریزوں کی مقابل ہو کر لڑا اور ہار لڑائی ہار کر واپس گیا اسلئے
 ایسے وقت شتابی انگریزوں کی پاس تھی مینی بہار کی تحریک سے واسطہ مصالحت فریق سے کسی کرتے تھو لاپ و ہسٹو کی ملک
 میں فوج جمع کرتا تھا اور انکو لکھا تھا کہ یہاں تو میں سامان جنگ کرنا ہوں اور وہاں آپ انگریزوں سے سازش کہہ رہے ہیں کہ
 تو دو مہینوں (یعنی اودہ والا آباد) میں بدستور ایک محل سے اسپر ایمری راقت شتابی کو لکھا کہ یہی خواہش حکام انگریز
 سے ملتی ہے کی ظاہر کی اور اوصاف یہ میر کرنگ کی منظوری لیکر بغیر تمام اہم کو بلایا اور بحری ملاقات کرانی اور ضبط
 حاضر رہتی کی انکو اختیار صل و عہدہ صوبہ اودھ کا دایا لکھ کر یہ عہدہ لکھ کر دے کہ ان کو اب ترقی جلد انگریزوں سے کٹے
 آتے نہ تو جیٹھ سے ہوا لکھنؤ پہنچ کر اوس کے پاس اسپر راقت شتابی سے میر کرنگ سے کہا کہ راقت شتابی اور میں اسکا مناسبت
 اگر اس مقدمہ میں صاحبان کونسل آپ سے جو اچھے چھین تو میں حاضر ہوں جو اب یہی کرو لگا اور آپ کی اور کچھ لازم آفریگا
 صاحبان کی معافی سے بہت خوش ہوئے اور ان سے کچھ پہلے بنارس کے اید چلوت منگہ کو بھی انگریزوں سے ملا کر اوسکی
 ولایت سے چند کا قلم انگریزوں کو خیر کر دیا تھا اور چونکہ اب یہی میر بہار کے صلے جائے انگریزوں کو شجاع الدولہ کی ملک بندوبست
 کرنا ضرور ہو گیا تھا اسلئے انگریزوں راقت شتابی کو بھی اوسکا اختیار دیکر بھیجا اور اوصاف یہ میر کرنگ کے اید چلوت منگہ کی منت
 سے دونوں صوبوں میں جا بجا عامل اور حاکم مقرر کر کے بخوبی ایشا عمل کر لیا کہ وہاں بچا پس سے شجاع الدولہ اور اوس کے
 باپ کی جی ہوئی عملداری تھی مورخ لکھتا ہے کہ یہ ادنی کا گزاری اور فی تہی بعدہ فوج کو وہ میں پہر انگریز اور وزیر کا
 مقابلہ ہوا اور یہ شکست وزیر اور اوسکی مدد کار مرہٹوں کو نصیب تھی اس محرک میں یکدھ راقت شتابی تھوڑی سی بیٹھنے
 مرہٹوں میں گھر گئے تھے فرینک کمار جہا میں اسوقت اور ہونے لڑی بہار کی اور آپ نے ماہ سے خوب تیار کیا اور
 اوسے اسنے اپنی رو کر بہلی آخر انگریزوں فوج کو بھی مدد کو پہنچی مورخ لکھتا ہے کہ راقت شتابی اکثر ضعیف
 داشت و در حصص ان فوجوں میں اپنے پہلے وزیر کی معاون ہوئی اور محمد خان بنگش علی فرخ آباد کو انگریزوں کی ساتھ
 صلہ کر لینے کی صلاح دیکر انگریزوں سے ملا اور راقت شتابی کی طرف سے یہ بھی لکھا کہ وہ دونوں کو بھی راضی کہنا چاہتی تھے
 لیکن شجاع الدولہ کی عزت کا خیال انکو زیادہ تر تھا کہ چونکہ پہلی راقت شتابی بہار کی ساتھ ادنی سکوا میں لازم ہو چکی تھی
 اور اسوجہ سے دوست اور دشمن کے انکو تحسین اور آفرین کی آخر میں صلہ ہو کر یہ بات قرار پائی کہ شجاع الدولہ بچا پس
 رو بہ فوج خرچ کر کے ہار کر انگریزوں کی صوبہ اودہ میں اسکا محل ہے اور شاہجہاں بادشاہ الہ آباد میں ہیں اور راقت شتابی
 انگریزوں کی حمایت میں وزیر کی اطاعت کے بعد اس صلہ کے ہر ایک نتیجہ کی بھی کھنگو گئے مگر راقت شتابی کی خدمت میں ہوں
 فریق تھی بادشاہ وزیر اور انگریزوں کی بھی منظوری یہاں بچا پس میں اوس صلہ چلتے تھے اور انکی بدلی حکام کی

بلکہ دیر سے جو قوم جو اہر میں فوج جہاز کر ڈی ہاس سرن کی اور میں ہی راو صاحب کی معرفت تھی اور چنانچہ کا قلعہ
 ہی اونی کو الہو اور بجال الدو اپنے بھی نظر مصلحت سے ایک لاکھ و پندرہ سو روپے کی بجائے نو لاکھ عظیم گنہ جو بنو بدین کو
 دی اور گنہ وین بھی بہت کچھ عایت اور نواضع او کی کی حضور میں کچھ رنگ بنوا و موقوف سپہ سالار گنہ دی فوج کی تھے اور
 او کو نسل مہاراجہ رام زین کے نام پر تمام صوبہ بہار کا کیا کچھ بڑے بعد لاڈ لاکھ لاکھ سی لاکھ تھی الہ آباد میں گنہ کا دشاہ تہنوں
 صوبہ بہار اور اوڈیسہ کی دیوانی یعنی گوطی حاصل کی اور جو بدین لاکھ سپہ سالار کا دشاہ کیلئے اوں صوبوں کی اور پھر
 بلو اس جو پیمان میں ہی اختیار کیا ہی اور مہاراجہ رام زین کے بہائی و بہرن زین شریک تھی لاڈ لاکھ یا راہہ تہا راہ
 شتابائی کو معزول کر کے او کی جگہ مرزا کاظم خان کو مقرر کر کے لیکن پھر نظر جن سلیقہ و ملاقات اسانہ سنی اور حقوق
 دیرینہ خدمتوں کی اسے حقہ اور محروم کرنا چاہا بلکہ منظور نظر کر کے مرزا کاظم کو جواب دیا اور سوت راجہ دیرینہ زین سے تہن
 اپنی استحقاق کی نیابت صوبہ عظیم آباد کی درخواست پیش کی لاڈ صاحب نے ملکہ میں جا کر زین نیابت صوبہ کا تو
 دیرینہ زین کے تمام بھیجا اور راجہ شتابائی کو نظر او کی لیا فوج کی اپنے پاس بلو الیادہ کر کے دے کر وہاں ملکہ کو
 گئے اور وہاں ایک تخت بیماری او کو ملاحق ہوئی لاڈ صاحب نے ایک لاکھ نو لاکھ لاکھ معالجہ کیلئے مامور بنایا ڈاکٹر نے وہ
 اعجاز عیسوی و کھلائی تہن و ٹی و نوین دہ مرض تھلکا ٹیل ہو گیا اور اوں دہ ہزار روپہ ڈاکٹر کو انعام دے
 بعد شفا پانے کے خطا میں اچلی و بہا دی اضافہ منصب پنجرا سی سے شرف ہوئی با پچھار روپہ کا مانیہ ذاتی علاوہ ان جائیداد
 جو عظیم آباد میں تھیں اور جو بدین لاکھ ہزار روپہ مانیہ واسطے اخراجات نظامت کے مقرر ہو کر اور دیرینہ زین و صاحبان کو بھی
 عظیم آباد کے شالاعات میں کام کرنے اور نینوں صوبوں کے ناظم سبقت لے کر وہ کی تہر پاس کہنے کے منصب ترقی ہوئی اور جب
 مہاراجہ متیابائی بیگناہ نواب گورنر جنرل بہادرت سمر و محرم ہو کر عظیم آباد میں واپس لے کر راجہ دیرینہ زین نارین کی
 شرکت سے دل تنگ ہوئے اور مہاراجہ نے نظر امانت و دانائی واسطے انصاف معاملت انفصال مقدمہ ایک سے
 مقام کی خاص کر مٹی فکر کر کے کہو نہ تو اوں کا گھر ہو ورنہ راجہ کا بادشاہی قلعہ کو تھوڑا اور یہ بات قرار دی کر صاحب کا قلعہ
 مقررہ بدین انکر لکھی پر اجلاس کر کے اور کر کے روپہ ایک ٹی بی بی جوڑی سند بھیجی جیسا کہ اوں کا ایک طرف تو راجہ
 بیلیجے اور دوسری طرف مہاراجہ اور دہ پڑے تھے دھونے کیچے کہنے تھے اور سارے کا عقد دو لاکھ و تھپے سرن ہو کر
 جاری ہوئے تھے مگر وہ نو میں اتفاق نہ تھا مہاراجہ کا سازی جسی سوچین راجہ سے ممتاز تھے اور راجہ برعکس کے
 لاکھ لاڈ صاحب نے اس اتفاق کو ناپسند نہ کر کے راجہ کو معزول کر دیا مہاراجہ کیلئے نائب عظیم آباد رہے -

ماہ محرم سنہ ۱۱۶۰ ہجری میں لاڈ لاکھ صاحب نے مع مہاراجہ شتابائی کے مقام چیمپاین نزول کر کے شجاع الدولہ سے
 ملاقات کی اور راجہ بلوخت شتابائی کی بیاس کی صفائی حسب معنی شجاع الدولہ سے کر دی مہاراجہ شتابائی نے
 نیابت صوبہ بہار میں وہ فضا دیرینہ بھیجا اور عظیم آباد کی کوئی لاکھ راجہ صاحب کی کام بغیر او کی اصلاح کے نہیں کرتا تھا اور صاحب

کونسل ملکیت بھی اویکی اور پرمعاد کلی سہکتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد مہاراجہ شیبائی نے بادشاہ سے اپنے واسطے خطا ممتاز الملک مہاراجہ شیبائی ہی بہادر منصوبہ جنگ اور اپنی مراتب منسلک کیا اور منسلک سیون کی آرام اور انتقام کے ساتھ رہنے لگے اس عرصہ میں انگریزوں نے نظر انداز کر کے اور کائنات کو اپنی فطرت تحصیل معجزہ و مہر ملک و ستان سے واقفیت حاصل کر کے واسطے اندوختہ تھے و بعضی اعمال حکام معینہ کے تینوں عہدوں کو چھوڑ کر نہایت عین منقسم کیا اور ہر ضلع میں علیحدہ کونسل مقرر کر کے ہندوستان کو ٹکڑے ٹکڑے عہدوں کے معزول کر دیا لیکن مہاراجہ شیبائی ہی پر دستور عظیم آباد میں نائب سے کوئٹہ انگریز اور اویکی کام میں شامل ہو گئی اور جب تک ان چاروں کی اویکی کا اتفاق نہ ہو جاتا تھا کوئی حکم صادر نہ ہوتا تھا مگر بعد ایک مدت کی جیسے انگریز تینوں کی جگہ کر کے نو اویکی اور مہاراجہ کے درمیان صحبت برقرار نہ ہوئی اور انہوں نے بہت جگہ مہاراجہ کو علیحدہ کر دین لیکن مہاراجہ کی بختہ مغربی شیبائی حسن تعمیر اور خوش و قائل کے ساتھ کام کر کے اور کسی خیانت میں آلودہ نہ ہونے سے انکا ارادہ تمام ہوا بلکہ انہوں نے ممنون احسان اور مستفید اخلاق ہو کر مصفا کی لڑکی گجپار راجہ پر بس بعد انگریزوں نے ہندوستان کی ترک کر اپنی کاروبار میں مناسبت دیکھ کر کہا کہ مہاراجہ کی معزولی کے لئے ایک جملہ نکالا اور مصافحان کو ٹیٹی عظیم آباد کو لکھ کر مہاراجہ کو حراست میں ملکیت بلوایا وہاں مہاراجہ نے حسن تعمیر اور فہم و فراست سے ایسا سوال جواب کیا کہ کوئی معزول اویکی ذمہ لاسی نہیں ہوا اور صاحبان انگریز مخصوص مشرک مہاراجہ کو فیصل نے اوکو بعد عذر خواہی دلا سیکو بکمال جاہ و احتشام و از عظیم آباد فرمایا مہاراجہ بعد مدت بلا گرفتاری اور قید و شکنجے سے نجات پا کر عظیم آباد میں آئے گو صاحبان انگریز بہادر نے اس وقت اوکو صلاح فاخرہ اور قبل وجوہ عینیت کر کے بہت سی استعانت کی تھی لیکن مہاراجہ گھر پہنچنے کے بعد نہایت گلند اور شاکی تھے اور مورخ لکھتا ہے کہ بیشک حق بجانب خود داشت کہ یا وجوہ عینیت حرج متہا این خفیت بواسطہ مہاراجہ دید آخر اسنی عم و غصہ سے مرض اسہمال میں مبتلا ہو کر در ملک علاج اور معالجیوں نامانی حکیموں اور انگریزی ڈاکٹر و لکڑ کر کے تپے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا وہی انتشار میں لا ڈھیشک صاحب نے ملکیت سے عظیم آباد پہنچ کر مہاراجہ سے ملاقات کی اور واسطے ملاقات نواب شجاع الدولہ اور مصفا مہاراجہ چیت سنگھ والی بنارس کے ساتھ ملنے کیلئے فرمایا لیکن مہاراجہ بیماری کا عذ کیا اور دیکھ کو چ لوگب زرخل مجا کے ماہ جاو ہی ملکیت پہنچے اور انکا انتقال ہو گیا۔

مہاراجہ کے اس مختصر و واضح مورخ کا اصرار ہی ناظرین کتاب کے لئے گاہ و مصروف اپنی حق لیاقت اور رشہ کاروانی و نیز خونی قسمت سے کہ جس سے کہ راجہ کو پہنچے تھے اور وقتاً اس عروج کو پہنچے تھے کہ خوارق عادات اکثر نخواست کی حد تک پہنچ چکے تھے لیکن مورخ لکھتا ہے کہ مہاراجہ ہر چند کہ کمال عروج اور قوت سے مرجع بادشاہ کا وزیر اور اکثر اوقیاع عصر کے ہو گئے تھے مگر نخواست اور غرور انکو کچھ نہیں تھا اور نیز لغو اور غیر

دادون سے نہایت تواضع اور فروتنی کے ساتھ گذر کرتے تھے اور ہر شخص کا مطلب شروع التماس میں معلوم کر کے جو
 پورا کر دیتے کالایق ہوتا تھا اور سہولت اور آسانی کے ساتھ پورا کر دیتے تھے ورنہ غرض میں کہہ کر سایل کو راضی کرتے
 تھا اور باوجود کثرت کاروبار کے ہر ایک آدمی سے اور ہر وہیرون اور وہر دہر رات تک گفتگو و رسول جواب کیا
 کرتے تھے اور کوئی غرض حاجت میں چاہے کتنی ہی بکرا کر لگا کر وہ دل تنگ ہوتے تھے اور کہی کوئی سخت یا محض کلمہ
 کہنے اور بلی زبان سے نہیں سنا اور باوجود مجرورسی اور بچہ کی قدر و قیمت جانے کے نران جزئیات بالکل نہیں ہتی
 ہر چیز کی قیمت جو ہوتی ہی مہاجنوں اور بیچنے والوں کو دیکھتے تھے اور بخشش میں بھی دریغ نہیں کرتے تھے سلفہ معاش کا
 درست کہتی تھے ضرورت کی چیزوں کو مقامات اور دست سے کہ جہاں جنس علی بغضایت ملتی ہی تنگ ہوتے تھے اور
 اپنے صرف میں لکھتے تھے دلوں وغیرہ کی تقریب میں جیسا دیکھتے تھے تو ان کی دسترخوان پر رونق
 اور وسعت معلوم کی سی ہوتی ہی اور آپ ثمان حاضر ہو کر مہمانوں کو اپنی شیریں زبانی کی جانتی اور لذتوں سے
 شیریں کلام اور طرب لسان کرتے تھے اور شرم و حیا بہانہ لے کر اپنی نرا جین ہی کہی آدمی کسی ملازم ترے ہی
 اور کور ام جی کے پاس آتے جاتے نہیں دیکھا کہ جسکو وہ نہایت لاش اور الفت کی ساتھ کہتے تھے بلکہ کوئی انسا
 ہی نہیں جانتا تھا کہ کس سے اندر لگی ہو کر موت باہر لائی اور اپنی بی بی سے جو مان راجہ کلیدان سنگھ دیہو اتی گچھ
 کی بہنیں کچھ نہروکا نہیں کہتے تھے لکھنے ایک محلہ مکان اپنے مکان کے کچھ فاصلہ سے نوادیا تھا اور اس کے
 میں دو دفعہ کجا مہینہ سے آتے پاس جاتے تھے لیکن اسی طرح کہ لکھنے سے ہوتی ہی اور کثرت آدمی جو اول تک
 ساتھ عداوت کہتے تھے اور ہر جہاں سے رجوع لاتے تھے تو وہ سینہ سپر ہو کر آدمی حمایت میں کوشش کرتے تو
 اور جو کوئی کشا جہاں آباو سے آنا خواہ وہ آدمی جان چہاں کا ہوتا یا نہ تو اس سے بہت تواضع اور فروتنی کرتے
 تھے اور اس کا مقصد واکو تھی تھے شرف الدین محمد جو ایک بوڑھا آدمی مکہ کے قریب سے تھا اور ہندوئی کی دوست
 شہر ہر شکر اپنے فائدہ کیلئے اسکی ہوس کی جو میں یہاں آیا تھا اور قریب یک سال کے مشرما با داد و ہونگلی طرح ہا
 اور باوجود کہ ناظم اور نائب و نوسلہ سچ بلکہ کسی نے اسکی جبر نہیں کی تھی نہ چاہیے یا دیکھیں یا اور اس کے
 اغلاس احوال کسی تقریب سے مہاراجہ کی محفل میں مذکور ہوا مہاراجہ اس کے پاس گئے اور بعد ملاقات وعدہ عنایت
 لیکر واپس لے آئے اور شام کو ایک تکلف مند کو جو تو ماروئی تقریب میں مہاراجہ کیلئے پہنچائی جاتی ہی چھائی گئی
 اور مہاراجہ جو دھار گوتہ سفید پیر شیعہ نامیہ و بعد نماز جب مہاراجہ ہولہ سیر لکھنؤ کے آیا تو مہاراجہ نے تعلیم
 کر کے اسکو ہٹا یا شیعہ نے آدمی اخلاق سے خوش ہو کر فرمایا کہ جو اخلاق نکو حق تعالیٰ نے بخشا ہے میں دعا
 کرتا ہوں کہ تمام مسلمانوں کو عطا فرمادی مہاراجہ نے آدمی اشفاق کا شکر ادا میں اپنی نالیامی کا ذکر کر کے وقت
 رخصت شالین کچھ بل و چید ہوئی تھا ان وغیرہ میں کہتے اور نقد و پیہ پاس دی ہی اور دینا شاسٹ و کچھ

ایک ہزار و پینچینی ایک معجزے کے ماہر اور اسکے گہرے جیسے ایک فاع ایک شخص ہمارا جس کے جان پہچان اومین سے جواب دہی
 رایان ناگر مل دیوان خالصا و شاہ ہند مت کے مقرب اومین داخل تنہا گیا جس کے جا کر کسی کو عظیم آباد میں یا دوسرے حضرت
 یوسف رائی ایاں کے گہوڑے پڑے امیرون و زریون کے براری کا درجہ رکھتا تھا ایک شادی خط ہمارا اچلی ناک ہمارا ناگر مل
 کہا کہ وہ ملک بھی جانتے ہیں اور خالی مردی سے نہیں ہیں اور اس بات کو ہماری فرق کے لوگ موجب جہاد تو ایک جانتے ہیں
 سو ہمارے نسبت کوئی قصور نہ کریں گے اور میرا کہنا شاید اس بارہ میں کچھ غلط ڈالے کہ جو کچھ القاب میں دیکھو درجہ کی رعایت
 کیجا وی تو میرا نفس قبول نہیں کرنا اور جو ان کی بیانی درجہ کی موجب لکھا جاوے تو ان کا نفس گوارا نہ کرے گا اور بخندہ ہو جائیگا
 کہوں گا اب ان کا سہرا اس بات کے کہ جو کہ ہمارا چشتا ہی ہر ملک ہر شہر کے حکام و اعیان کا حال دریافت کرنی میں
 مثل ہوشیار علی کی نہایت مبالغہ کرتے تھے اور جابجا ہر ایک پڑے آدمی کی رازدار کو معقول درما ہر ورسا لیا و تعزیر
 کر کے اس بات کی اور سامو کر کہا تھا کہ جو کوئی بات یا خبر کہ لایق تحریر یا اطلاع کے ہو کرے لے کہ وہ کامت لکھ کر ان کی
 و کسوں کی حوالہ دے کہ ان اور اسو جیسے ہر کچھ کی خبر پہنچے اور درست اون کی پاس پہنچا کر کہتی دے یہی چیز بھی بعینہ اون کو
 پہنچا دیتی اور جیسے شخص یا تو بعد ملاقات ہمارا جملے کہا کہ اگرچہ یہ شخص تشریف لاوے اور ہی رایان صاحب کے
 دو کمرے ہیں یا دھرم پور میں پڑے تعجب کی بات ہی اوستی جواب یا کہ ملک بھی ان کی خدمت میں نیاز حاصل تھا کچھ حاجت
 اوستی کی تھی شایہ ہی انی کہا ہوں نہیں میں ہوں کہ وہ ہی مرد ہوشیار تھا اسلئے سمجھ گیا کہ اصل مطلب واقف میں اور پورا رہا
 موقوف ہے کچھ حاجت استغفار کی نہیں تھا ہمارا کچھ بعض مصاحب مثل اجینیا کی رام دیر قوام طبرستان جو حاجت تھی اس
 معنی کو فرستے تھے اور اسکے ساتھ بعد ہمارا جس سے پہنچتی تھی تب ہمارا جملے کہ جب ان جو انیساری معلوم ہوتا اوستی دیکھ گیا اور
 کہا کہ اس کا تذکرہ ہی میں بخوبی کر دوں گا اس بات کو ہی کوئی نہ سمجھا کہ کیا کہنے کے خبر ہو کہ وہ شخص حضرت ہلو ہمارا جملے اس کے
 لایق اوستی کو واقع کر کے ناگر مل دیوان کے نام باوجود کہ اس گسپی تم کی غرض اور یہ نہیں تھی ہونی کمال ادب فرقہ کے
 ساتھ کہی اور بد یہ تھے دس ہزار روپیہ سی زیادہ کی قیمت کو مثل عطر اگر دافتہ لباس سفید مخصوص بنکا لانا تھی تو
 کے پابہ بلند فرنگی گھڑیاں بلور کی شمع دہ پڑے آئینہ اور دوسرے نو اور شایہ میں اور فرنگی کے اوستی شخص کے
 ساتھ پہنچے ناگر مل ہمارا اچلی گفتگو سن کر اور وہ سلوک نہ کچھ کوفہ افعال میں فرق ہو گیا اور بہت سی عذر خواہی کہتی اور انہی
 مصلو میں ہمارا اچلی شام حضرت کے کہا کرتا تھا کہ اس عزیز نے فرط ہوشیاری اور قیامت باوجود بعد سافت کی ہلو
 بیعتیت بجا لیتیں دین - آیام بلاے عطا و عطا میں ہوا و آخر شام لاجری سے اور اسطلاح لاجری ایک سختی
 کے ساتھ پہلی ہوئی تھی ہمارا چشتا ہی تی سامعی جو کیا اور کینے نو کے واسطے عمل میں لاکر ما جرون اور ہیتے دو ٹوٹی ہوئی
 ٹھکرا کی فی فیصل اوستی یہ ہے کہیں سال میں کہ بلا حادث ہوئی بنارس میں سینہ سقد رازانی غلہ کی تھی ہمارا جملے
 میں ہزار و پینچاں مگر واسطی مقرر کر کے فرمایا کہ کوششتان کہ ملکوں میں اور جو کہ لایق تو ان میں دوا کہ ہر ہین

نیز قہر بنارس غلہ خرید کر لایا کرین جہاں جیت غلہ عظیم آباد میں پہنچتا تھا تو محتاج آدمیوں کو خرید کر کیڑی بیج پر بلا حساب خرچہ
کے فروخت کرتے تھے اور جو لوگ خرید نہیں سکتے تھے ان کو تین چار چھ مثلے باغون احاطہ اور بیرون کی اندر قید پوئی کی طرح محفوظ
رکھ کر چھ مہینہ علحدہ علحدہ داروغہ اور سپاہیوں وغیرہ کی سہرا کر لیا تھا جو ان لوگوں کو بچھتا اور خام طعام محفوظ رکھ کر دینا
سوغتی، انیم تبا کو اور بنگ کی تعمیر کیا کرتے تھے اور ہر ایک کو کچھ کچھ کوڑیاں بھی اس فرض سے دیا کرتے تھے کہ جو ضروری
بیزین خریدتی ہو خرید لیا کرین یہ حال دیکھ کر انگریز اور انگریز ہی ایک ایک صاحب زمین سکینو ٹکڑا کر کرنا کہلا لیا کرتی تھی
اور اس طرح بہت سی مخلوق ہلاکت میں جھکتی اور مرشد آباد میں اسٹور کا کوئی کام کسی ہی زمین پر یا اور ہر سال دلائی
سوی یہ فروختوں کی ذریعہ سے سنگو کرانگریزوں اور بنگال کی زمینوں کیلئے بیچا کرتے تھے اور وہ تین یا چھ عظیم آباد
شہور اور بڑی آدمیوں کو بی دستہ تھے اور جیت کہا کہ اس صورت میں عام لوگ محروم رہ جاتے ہیں تو کچھ پورے معمول پر لوگ
یہ فروختوں کو سہرا کر دیا کہ وہ اسکا بھی سود لاکر یا زمین واجب قیمت پر بیچا کرتے تھے اور جو کچھ سے باقی رہ جاتا تھا
اوسکو وہ خرید لیتی تھے تاکہ یہ سود فروختوں کا نقصان اور خرید و فروخت بازار کا باب بند نہ ہو چنانچہ ان صاحب زمین
کو چلا ہوا راجا جہاں آباد میں یہ سود فروخت اور پہلدار و خونی لگانے والے تھے وہ یہ بیچا کر دیا اور عظیم آباد
میں ہمارے حکم یا کہ جہاں جو زمین جس سود کی لائق دیکھیں اوسکو لوہین اور اس کشادگی سے جو سود چاہتا تھا ہمارے
مداخلت و سکوعام آدمیوں کی واسطی سے تھے مورخ لکھتا ہے کہ انکو خوب نیشکر نہایت ملایا اور بالیدہ اور چاہا جہاں ان
کیلے آدمی بھرتے غلہ آباد میں جاری ہو کر اور اب فراطی اڑن میں فروخت ہوتے ہیں انکو خوش مزہ بھی کہی روپہ کا
تین سیر بھی ڈھائی سیر اور بھی ڈھیرہ سیر باغون سے ہاتھ آتا ہے ۔

مہاراجہ کا انتقال ہوا جب تک گورنر جنرل بنارس میں تھے وہاں سے کوچ کر کے عظیم آباد میں آئے اور اپنی بدنامی رفع
کرنیکوٹھے کے نام پاشا بنائی کینہہ مطلقوں مردم نگاروں، مہاراجہ کلیان سنگھ کو عین شباب میں اوسکے باب کے
کاموہر مامور دیا اور جاگیرت دریا بہ بدستور بحال رکھ کر اوپر چھوڑ دیا مہاراجہ متوفی کی رانی صاحبہ کی لڑکی ہی ایزا کو کیا
لیکچر جس سزاوار و بہ دیار کا نظام کا اختیار و منشی موقوف کر کے کوٹھلہ انکو دیا مہاراجہ کلیان سنگھ کی بیوی باپ کے
ضابطہ پر درس اور معائنہ فرماتے تھے اور اس سبب کوٹھلہ لے آئی اور پر غالب ہو گئی اور وہ کوٹھلہ میں کچھ اختیار فرما
رکھیں تھے چند سال بعد ۱۸۹۳ء میں لاچھیا کی راجہ نے اول مصاحب مہاراجہ شیشا بنائی کی تھی اور بعد ہستہ تک
صاحب کلان کو بھی عظیم آباد کی پاس رہتے تھے نواب گورنر جنرل بہادر کی پاس کلکتہ میں پہونچ کر صوبہ کی اتھری اور
علی خدیوہ کی تعہدی و رعایا کی پریشانی کا حال اس جس بقدر و ملامت سانی سے بیان کیا کہ نواب گورنر بہادر اس کے
تمام معروضات کو منظور کیا کہ صوبہ بہادر کا کل اختیار انکو دیا اور وہ اپنے تہذیب و حقوق مہاراجہ شیشا بنائی اور تادم مہاراجہ
کلیان سنگھ کی عار انہما می کی سند مہاراجہ موصوف کی نام لکھوئی اور ۱۸۹۳ء میں کلکتہ پہونچ کر مہاراجہ کی اتفاق سے

کام نظامت کا مشورہ کیا اور کونسل موقوف ہو کر خلیفہ ایک حکم کی جاری ہوئی سے آسودہ ہوئی لیکن مہاراجا کیلکٹ کے
 راجہ خیالی رام سے باوجود وہو ایسی چیز خواہی کہہ ہی ناخوش ہو کر جواب گورنر جنرل بہادر کو شکایت کی جو مہاراجا کے
 اپنے وقت کی اسطوتہی اور راجہ خیالی رام کی عقل اور سمجھ دیکھ چکے تھے اسلئے اوہ تو مہاراجا کی تخریر کا خیال نہ کر کے
 او کی نیابت کا اور تمام کاموں کی مدارالہامی کا خلعت راجہ خیالی رام کو پہنچا با اور او کی ذریعہی حوصلہ تک صوبہ بہار
 میں مہاراجا کی مہاراجا کی فائیم ہی بہرہ مہاراجہ علم و فضل اور کئی زبانوں کی مہارت میں بڑی لائق اور صاحب استعداد تھے
 چنانچہ ہریان میں صاحب دیوان میں اور شمل پٹنہ کی دہ بھی شوق تعمیر آبادی اور فادہ عام کا کرتی تھی چنانچہ
 قصبہ بکرم جو کونوایہ سم خان نامہ نکال سے ویران کر آیا تھا مہاراجہ نے اپنی عہد میں بہر آباد کیا اور علم کو ہی اور تہوں نے
 ترقی دی تھی اور یہ بھی ثابت ہے کہ چند کسان میں ہی اوہوں نے لعیف کی میں لیکن انہم کے دہشتی میں کی گئی تھیں
 اور نہ کوئی کلام باوجود ملاش کے ہم پہنچا تھا چارہ ہی ایک شعر جو مذکورہ بالا سخن سے سلا تھا بہر کار بیان ترجیہ کیا جاتا تھا

پہنچا پہنچا ہفتی خوشکسا شو پہلو پڑا گدا پہنچا یہ حال لڑیچو پہلو پڑا

عامی تخلص گھنٹہ کی لال خلعت غشی کبول کش قوم کا تہہ سکنتہ شہر حصار ملازم یا ست جی پورا ایک ذی استعداد
 غشی اور غشیو میں اور زیادہ فارسی کلام کہتے ہیں۔

عامی تخلص گھنٹہ نام سے ملا غشی مول چند مصنف شاہنامہ اردو قوم کا تہہ تہہ گر شاہ ضعیف صاحب دیوان غدر کے
 بعد انکا انتقال ہو گیا فی الہدیہ شعر کہتے تھے انکے صاحبزادہ غشی لعل بھی شاعر ہیں۔

تہہ کل کی موٹی سدا یا چو کل	صد سنا زہری رانہ کہ توڑ	بڑا پتی اڑی چم کو دیکھ	تیغ دو کو دیکھ کبھی اور کبھی
نوا کا صاحبزادہ کہتی تھی	چلو کہ جی بائیں گراہو چل	تری شوئی نظر انی چہرہ غراہے	دیا تھا ہاتھ دل نہیں بائیں

عامی تخلص لال سالک رام ناظر عدالت فوجدار ہیں لکھنؤ۔

ہنا کئی دیکھو غشی اور میں بہر

عامی تخلص غشی جمعیت اسے ناسر بہر شدہ دار عدالت فوجدار ہیں فرخ آباد خائف لال کیسے واسنہ دار گروہ

اپنا نہ سچ نہ کینا نہ کول

عامی غشی مہتاب اسے ملازم مطبع اوہ اجہار لکھنؤ۔

اندھری مڑی مڑی شہ نہ کو انیم	یعنی ختی شہ کہانے کہانہ	دکھن سرخ نور رخ یار کا ملا	تہہ لکھنا یا نظر لکھنا
کہتا ہوں دیکھتے گے کی بار کو	خوشی نہ دیکھو نہ کو	بڑا کچھ عیا شوق و سخن میں نوز	اچھے بولی دتی دیکھ لکھنا

عامی تخلص غشی طوطا رام قوم کا تہہ سکینہ شاہی مینر فیدوں کی قیام خدا ن سے ہی جو دہلی سے لکھنؤ میں
 آیا اور علم و فضل میں مامور ہا یہ صاحب بڑی خوش فکر اور خوش گو زبان فارسی اور اردو کی تھی اور صاحب دیوان

منشی مسد مولال تاراہنیں لے شالہ دتھی		
عاقل تخلص لال کہن لال اہلہ عدالت کلکتری ضلع الہ آباد		
بے شکلی اس جہت سے کہ شاعری	بہتر قضا جو کہ تان عین	دوستان جہاں میں غل غریب
عبرت تخلص دولت رام نوم کو مکتوب رسی ہیرالال ساکن شاہ جہان آباد محکمہ بلاقی مرو مقبول مقصدی		
چشمہ شاہ نصیر و صبح ابراہیم و ذوق کے شاکر و دین میں ہے شمسہ بحر میں لکھا انتقال ہلو شاہ نصیر کو اسے بل سفا		
بشیرے عبرت جینہ نارخ ملکی ہے۔		
سخت جان کوئی نہ نہ کیا فکر	وقت شمع بہرہ راز باری کی لولا	روسیا کواد جانی سنی ہو
بہر مہربانی طلبیہ و زلفیہ	دینی میں تباہیہ تو جو اہم	کوٹسا ہوہر زور کہ جی نہ مرن
سوز تخلص بہکباری لال ایک خوش باش اور خوش معاش شخص خواجہ میردکی تارکو دین سے ۱۹۱۱ء		
بھر میں الہ آباد میں ہے۔		
بات اب استخوان پانی	معدہ کوتاہ جان پر آتی	ملین کیکر بلا انوش نہ طعلی لکھا
آرام فصل جبریں کان میں	بونی بہرہ طرب ہی شکلاہی	اوجہ ملیح دست دلی جوی
ایک عمل کرتی ایک نگر	یا جو جی کی لگی ایک نگر	کری زیبا کو کو کو کو کو کو
جو دم کواد لکھا ہی جو تیرہ لکھی		
سوز تخلص تیو ناہتہ دہلی کے مہاجروں سے ہے۔		
ایسا دل کہ کچھ دینی ارالی لکھتی		
سوز تخلص مہارن سنگہ قوم کا تہہ تارو شاہ نصیر انہوں نے اپنی اوستا دی تعریف کلام کو جمع کیے کتاب کی صورت پر مرتب کیا اور جو دی شعر اچھا کہتے ہے۔		
ابو نال عظیم طوفان کہن شمع	انکھ بقطوہ ایسا درکن جھونکا	اوس میں کو کرچو انکھ ایسے ایسے
ہوا نہ صاف لکھ نہ کو	لکھا بطر سے اوسی عباد	تہلی کی کہتی تہہ اوس میں جھونکا
جامی لکھا لکھ و لکھ	نچو کیر جی جی جی جی جی	ایک نقد لکھی ایک ایک ایک
صدقہ برگ تہ کی ہوا رستہ		
سوز تخلص دبی پر شاہن کہن لال باشندہ شاہ جہان آ پور مہتمم محکمہ۔		
آنا ہی ہی شام میں آگام		
سوز تخلص منشی کوسمین خلف منشی ندی لال کا تہہ دہلی شاکر و ذوق مدد علی مین عدس ہے اور شمسہ اعظم		

عازم ملک بھارہ ہوی اوہنوں نے سعدی کی گلسان کا حاشیہ اردو میں لکھا ہی اور ایک شعرا و کلمہ حضرت نامہ کی لکھا تھا

زید عشاق ہوا بے یقین نہ سزا کونچ | باطل و لولہ شد وقت بھر نہ کونچ

سحر تر تخلص نام نہا ہے قوم کہ تیرہ سری باست سکھ لکھنؤ را جو مولا ساسی کی پڑ پڑی ہو مولوی احسان اللہ متنا کی شاگردا
اور شاعری تلمذ فرما دی میں بقول حضرت جوہر جی اوستا وی پر کر شاہ بداد وی کہتی تھی مگر کو کوئی کلام اور لکھا نہیں آیا۔

سحر تر تخلص منشی علی ام سلاہا پوری انکی بنانی ہوی ایک مخفی مخزن الحق نام طبع کوہ نور لاہور میں شائع ہوا جس
چوبی سے نظر سے گذری اور یہ چند شعراوس سے منتخب ہوئے۔

ایکے ویش ہر حق آگاہ	نام کہتا تھا اپنا بالاشاہ	طبع آزاد و سرور بالاہت	نام میں جو سرور بالاہت
باغ عالم میں ہر وسا آواز	نام مولا زبانیہ از بر یاد	کام کہتا تھا بغیرا سے	کیا حقیقی سے کیا مجاز سے
شوق تھا او کو و دلکش سے	شاد ہوتا تھا صوت خوش سے	شوق فی دل میں نظر ملی کی	خاد صبر کی خرابی کی
تھا قافیہ لکھا یہی ایک لکھا	دل کو کہتا تھا عشق سوا لکھا		

عشق تخلص اگلے زمانہ کے ہندو شعراوس سے ایک صاحب کا ہے۔

اس میر خنجر ساسی اور پورے کا | آخر خزانچے کچھ نہ او کہا تھا

عشقرت تخلص نہایت ہوشیار سنگھ برہمن فتوحیہ سکھ میر نہیں تھا وہ میں اوہنوں کی دو ایک غزلیں لکھی تھیں
اور کہ غلام مولیٰ تعلق سے صلاح کی تھی پیشہ امانت دیوانی و قاتلون کوئی وقت نہ تو بی بیو کی نوکریاں کی ہر
مگر اب انگریزی دواؤں کی دوکان میر نہیں کہتے ہیں یہ شعرا و کلمہ گلاب گہشتاق سے بیجا تھا۔

ایک جو میں شاعری کرچہ ہکا ساقی | بی جا میں جم کی جہم و دو فوجا

عشق تخلص برج موہن لال لیر لالہ جو لالہ شاد کا تہہ سکھتہ سکھتہ نوٹک۔

اور حاشیہ نوٹک کوئی چون ل | دہنو پیکر دہنو کو کر لکھا | اوجیات سکھو یا سسی ملا | دہنو پیکر اسکو خوشی کھانا

عوطا و تخلص اوجیا لکھنؤ اور حال معلوم نہوا ایک شائستہ اور لکھا حضرت ظفر کی غزل پڑھتی ہیں یا تھا کہ چند جہت سے

ترباری عاشقی میں نفع بھی پا لکھا کو | جلا یا آب تہی ضبط کر کی آہ غلام کو | جگر کوینہ کو پہلو کو دل کو سر کجاں کو
بہت جیرا ہوا ایک ہی خاندان لکھنؤ کو | جگہ کی سکھ کو دل میں سے تہو لکھا | کسایہ کو چہرہ کو باک کو پھر کجاں کو
کر لکھا کوں چہ انیس ہکا آہ دل جوئی | نہو جوئی ہی سہی سا پہلا کپڑا لکھا | بلو کو ابر کو دل کو من کو صحن بیتان کو

علم تخلص منشی چندی سہا خلف لالہ شاکر پشاد سالن الہ آباد و مرید و سیت ضلع غازی پور ساسی ایک
غزل لکھتے دیو کی تہذیب صاحب میر نے میرے پاس بھیجی تھی او میں سے یہ شعر منتخب ہوئے۔

اور اس وقت کے کمال کو | سلطان بھی غلام کوئی نہوا | وہ بھی کٹر خراب میں کلمہ کی باز | بہا کی غزل کو پورے

بسل و شغل و میر تراب علی عادل او کی شاگردوں سے ہیں ایک یوان اور ایک قنوی ہر ساوان سی یادگار ہے۔		
بیمار عشق کی زد و طربیب سے	مرحبا ہی باجی کوئی اپنی نصیب سے	صافی کیند باہم سیر فیہ لوار کوا
		او شکیا کونو کوئی سیر فیہ لوار کوا
انجسہا کونو کی مان غایانہا		
انجسہا کونو کی مان غایانہا		
غالب تخلص لالہ خوشی رام ولد منشی کشنی لال قوم و ہر ستر تہم اجنا ریلوہ طور سیر پتھر۔		
انوشن قصوری کیلچہ کما	حسرت دل غمزدگی کی پھر ہے	لہو ستر کی ستر زلیہا صیت
یہی کوئی خوشکامی انداز تکر	جیت ہے سیر باس لہو ستر ہے	سودا ہنکے فامت ستر کما
		جلوہ ہے ستر کما جو ہر عبا میں
نامح ہنکے فامت ستر کما		
ایک کیا کون دل ہی ہنکے فامت		
عبار تخلص منشی کنبہ لال ابن منشی مشتاق راسے باشندہ ضلع بلند شہر۔		
دیکھتی کیا آفت نازہ کما ستر کما		
اب حق حق جو نون میں کما		
عربیہ تخلص لال تاج بہادر لکھنوی الکا ایک فارسی قطعہ تاریخ راہین فخت مطبوعہ ۱۹۲۲ء میں دیکھا گیا۔		
غلام تخلص راجہ گوپال ناتھ خٹ مزارا راجہ رام ناتھ بہادر ذرہ تخلص شاہ عالم بادشاہ کی مقرب بٹے ملواری		
رعایت سے غلام تخلص کرتے تھے بڑے نامی اور خاندانی شخص مری میں گذرے ہیں۔		
جو ہمہ ستر ہوں غلام تخلص	ان لہو و اللہ مار و زلیہا	خو کونو کونو آواز میں کما
		خو کونو کونو آواز میں کما
نعتاً تخلص کنواری پیرا لال خٹ راجہ بہادر کنبہ میں راجہ صاحب رام این لہو پورن چند دہلی کا تہہ مسکینہ پور		
عمر زادو ہم خاندان و ہم عمر حضرت جوہر لکھنوی کی ہیں اور عمر گوی کا سلیقہ خوب کہتی ہیں تہا پھر مطلع او کتا ہے		
لکھا جو حال راجہ کما		
لکھا غنایا کاغذ ایر کما		
نعم تخلص مہتاب سنگھ قوم کا تہہ شاگرد شاہ نصیر اول بادشاہی سہ کار میں عیلا قہشتی گری لازم تہی پیرن و رگا کرکے		
لاہور میں گئی اور مان مہاراجہ بخت سنگھ بہادر کی امیر و مین سے کسی میر کی رافت کی اور میں ای ملک غلام ہوئے		
طاس او تہی کی کہیں و زلیہا	نعت تہی کی کہیں و زلیہا	ایک لہو کما لہو کما
		ایک لہو کما لہو کما
لیکھنوی میں تہی کی کہیں و زلیہا	و زلیہا کونو کی کہیں و زلیہا	نعت تہی کی کہیں و زلیہا
		نعت تہی کی کہیں و زلیہا
صبا پتھر کی ہا و ستر ہا		
نعمت گین تخلص منشی تناسی داس خٹ منشی کشن لال ابن منشی خوشوقت راسی منشی قوم تہی باشندہ دلی شاگرد		
مرزا قربان علی بیگ سبالک جو بہادر یوان کی مدرسہ اور شہری مکتب کی مدرسے اور جتان یونی کے انجمن کما		
پیشی کر کے اپنے نشین میں منشی دگا پرشاد و تخلص بندہ کو لکھا تہا کہ لکھن اس جوان خوش نام اور عاشق ہر		
اول میں ایک زسر بار چلتے چلتے تہہ شعر موزون کیا		
دہنو منشی لکھا کما کما		
اس کتا سے کچھ لکھا		

بعض نذرہ والے لکھتے ہیں کہ وہ قوم سے نفل تھا اور خدا ہی بیگانہ۔ عوامی اور سکی سچو کر تک لکھی ہے اور اسنے مراد آیا دین وفات پائی اشعار اس کے لکھتے ہیں۔

آتش کھڑے تو کی اور فلک کے	چلجانی دشت و غنچہ گل و لعل	بعد نیکی بیکجا بوجہ خان	ساتھ بہر ہی سرگوشہ آواز
آوارہ گزشتہ دیوار و درے	سایہ طرح ہم نہ او سرگوشہ	آنسو بہتیں ہیں غم زین کھڑے	مونی بین آمد فحشیدہ سرگوشہ
ابو کی تیغ سے ری سوئی گزشتہ	تہا ہی آہنہ پیر کو در کھڑے	چشم آریب اور سچکھ جگہ	کیا قیامت کی گشتا غم کی گشتا
	پیر و تہین با عینیت آہ کوئی	نرگس بہتیں کجا بچوں کو کوئی	

قدوسی لالہ سید کام وکیل عدالت دیوانی شہر پٹنہ آباد مبنہ۔

جیکو چین ہو وی آگ بادل	ایک کس سید پر کھنچ لگا کھول	آواز گردانی دہ پڑی اچھی کھول	ایک دن لوگشت پیر پیر پیر
قزاقی تخلص یہ کم نوز میرہ راجہ جگہ لکھنؤ	یاد فریاد و بی کر احوال	اونکا سچا تہین اور دہ ترانہ	کھنچ کر احوال عالم پیر
	ہو کجا کجا کجا کجا کجا	کجا بی کی تہ پیر کجا کجا	

قرن تخلص چوے پیری داس خلف چوے کے لال شاگرد اندرسن فقہ۔

	گوشہ کھنچ کر زانہ کجا کجا	باعث شہرت عالم موعظ کجا	
فرحت تخلص نہیں پر شاہ قوم کا تہ سکھ دی خلف	گو بند پر شاہ و میرہ راجہ کنول	نہن بہاد شاگرد قطب الدین	
	مشر بعض شاگرد مومن تہا لے بہن۔		

تازہ تازہ لطف و صحران و تہین	پیر چہاد ہو کجا لو کجا کجا	یار و جہ کجا اب خطا ہے	اور وہ جاز خط لکھو یہ سچا ہے
------------------------------	----------------------------	------------------------	------------------------------

فرحت تخلص لال دینا سند وکیل عدالت منصفی الہ آباد۔

	یہ لالہ لکھتے ہیں سینہ پیر	انوسل بہر بہرین جہ پیر	
فرحت تخلص نہت کدرا تہ عوف کا تہن	پر شاہ و لہ پیری رام کھنچ	باشندہ لکھنؤ شاگرد امانت	
کیون فاضل نہت کدرا تہ عوف کا تہن	ادس کجا کجا کجا کجا	کجا کجا کجا کجا کجا	کجا کجا کجا کجا کجا
	لو کجا کجا کجا کجا کجا	کجا کجا کجا کجا کجا	

فرحت تخلص نہت اندر پر شاہ و لہ پیری	مغرب علیخان زارا کا کلام بہت فصیح	اور بلوغ ہے۔	
آزاد پیری سینہ پیر کدرا تہ عوف	جس سینہ پیر کدرا تہ عوف	ہو جہ پیر داس صاحب دی با	شکا کجا کجا کجا کجا
گشت پیر کدرا تہ عوف کجا کجا	اک کدرا کجا کجا کجا کجا	نصان پیر کجا کجا کجا کجا	اس کجا کجا کجا کجا
	کدرا کجا کجا کجا کجا	کدرا کجا کجا کجا کجا	

فرحت تخلص لالہ کسو چند کنہ متہرا شاگرد منشی ہر گوبند غورم تخلص۔

جو اداس کا ہندو ہے ترجیا جیسا پکا لکھا تو لکھا ہوا لکھا ہوا لکھا ہوا

فرحت تخلص منشی شکر دیاں قوم کا تہ سکیہ سکھ لکھنوی بہی ہندو منین بڑی شاغریہ زبان میں اور کئی عمدہ عمدہ کتابیں تصنیف کر چکے ہیں اور کئی نظمیں ایک لطف خاص ہے اور میں قصاصت اور بلاغت دونوں وجود میں اور مشائخ بدایع نرید بر آن لفظوں کی چستی اور قافیوں کی درستی جو ادنیٰ اشعار میں بھی جاتی ہے اور کئی تعریف کہتے ہیں تہیں کی گویا سخن کا ایک دریا جوش مار رہا ہے اور اس سے جو موج اٹھتی ہے وہ معانی کے شاہکار و متوکلم ہندو برسا جاتی ہے اور ہر طبقہ سے کہ کلام مختصر اور مطالبہ ہے اور کئی تصنیفات میں ہے وہ یہ ہے کہ رلیف و قافیہ سے درست و فصول و زوائد پر حالی ہے ان سب خوبوئیوں پر قابو جو ایک سخن کی اور کئی تصنیفات میں ہے وہ یہ ہے کہ بہت بڑا حصہ دنیٰ کلام کا دینی حقائق پر مبنی ہے اور اوستی اہل عالم کو طبع طر کے فیض و قافیہ پر پہنچے ہیں اور اسی سبب سے سند جو ذیل کتابیں دینی قبول طبائع خاصہ عام ہو گئی ہیں ۱۔ راماین منظوم۔ ۲۔ پریم ساگر منظوم۔ ۳۔ جا کی نیچے منظوم۔ ۴۔ شیو پراں منظوم۔ ۵۔ او بہت راماین و گیش پراں گوری شکل۔ ۸۔ سکھ جالیسی۔ ۹۔ پدم پراں۔ ۱۰۔ لکھنوی سہنیز نام۔ اس پوتی میں بہت لطف ہی کہ کہ ہزار نام ضبط ہیں اور صرف ناموں سے ہی شعروں میں اس بیت باز یاد موزونی شعر کی غرض سے ایک لفظ ہی نہیں آگے و زدن کے لفظ ہر تو نظم سے ورنہ معلوم ہوتا ہے کہ شریہ جب کہ لکھنوی سے معلوم ہو گا غرض یہ حضرت بڑی صاحب تعقیف اور اپنے وقت کے اوستا دین لکھ بابت اسے تصدیق ہو گا مگر ضلع میں پور کی قانون کو ہے کہ اوستا دینی جہاں سے فرخ آکا دین بود و یا ش اختیار کی اور ادنیٰ باب منشی پوران چند مدت العمر لکھنے کے لوالو اور شیو کی سرکار دینر بعدہ اسے جلیلہ پر سرفراز ہے۔ انہوں نے لکھنوی میں ہوش سہا لا اور اس وقت تک ۲۴ سال کی عمر سے لکھنوی میں قلم ہیں اور مطبع امرکھن میں لکھنوی میں بعدہ منعمی مطبع سنگی عرصہ دراز سے لکھنوی میں اردو فارسی انگریزی و ہندی وغیرہ واقفیت سے شعروں میں دو قن او ساد و کس لکھنوی ہندی کلام لکھنوی شریہ ہولی دہلی وغیرہ مشہور ہے جہاں بڑا کارنامہ دیکھ کر حیرت و دل دو دو میں ہو کہ کلام شعرا کا جو عصب بہت کچھ چھپا ہے اکثر ادبی چیزوں میں بہت خوب ہے کہ ایک نعرہ فارسی اور ایک اردو اور ایک انگریزی ایک بہا شاہ ہے اور باوجود مختلف زبانوں کی گالی میں پوری اور صحیح اور تری میں ادنیٰ ہر ایک کتاب کا ایک ایک مطلع ذیل میں لکھا جاتا ہے جو شریہ صنعت ریاضت استعلا لکھا جاتا ہے

مطلع راماین۔	زبان پر برفش ہے رام کا نام	لمو رامو نورامو نورام	مطلع او بہت راماین۔
شہر بگونی بارغ سخن ہے	ریاض شامی شریہ آچر ہے	شیو پراں۔	ہر ایک میں میں آدم ہوا دیو
کہیں ہم دست بہت ہم جہاں	مطلع پریم ساگر۔	ہری ہر دوش ہو شریہ خاتم	نئی شکل کھلا دینے دیمید
مطلع جا کی نیچے۔	طریق حد میں جو لکھنوی	کر سیا رام ہے جہاں کی غیر	مطلع گیش پراں۔

مطلع

کشتہ تخلص جگت دران کشمیری دہلوی متبسم لاہور کچھیر صدر اوندے انتقال کو ہوا۔
 ہمارے قتل بہ قاتل کر کسی کو نہ کر | وہ ہونہ ہوتا جو ابھی کو نہ کر | ہمارے مہینے پر مہینے کو بیل | او کی گھوڑی در گھلت زنگارین
 حضور باد شہنشاہی مغرہ و خوشہ | ہمارے کعبہ کو بھڑا اماندگارین | بقدرت کہ بڑی عجز و ان سے ہو | بقول تخلص کہ جو بابل کا کرین

کشن تخلص بابو کشن چندر گہلوغ اسد اچو تکیشن بہادر بایستندہ کلکتہ۔

صدا اپنے کو بھڑا کوب آگ بھی | زندان مہتابی میں ہو جی دیکھی

کنور تخلص اجرو پکشن بہادر ولد راجہ راج کشن بہادر رئیس کلکتہ صاحب دیوان ہیں۔

شاید بچہ میں سن دل شہنشاہ کا | قابلیتی ہی یاد میں ہی جہا کا | نیکو ہو گلدستی جو بچہ بھر اچھی | نشان شمع کئی دلی و کی ساری لا

کنور تخلص کنور جلدور فی سنگھ بایستندہ اگر آباد ولد راجہ بیگوان سنگھ راجہ تخلص۔

دیا ہی کرتی ہنسنے جو بہت کد | غاصب ان کو کہیں نہیں دیکھی | ریلوئے ریلوئے کی طرح جو جلتے | شاید فی میں نہ ہونے بلکہ دال جاتا

کوکب تخلص اسے سکندر اسے سکندر جید آباد شاگرد فیض۔

نور میں نعل سر سبز پیر | کوکب جی کتب خانی خیرت عثمان

گرداب تخلص رام چرن اور مال معلوم نہیں۔

بہا گیا بلبل گل کو دیا عار و پا | گل بہتری کہیں تھا ادا | کبھی فی ہونے اوس گلکا قصار | کبھی فی ہونے اوس گلکا قصار

ہنسے دفعہ یہ کہتا جو کہ نہ ہوا | کبھی ہو کہ ہو تو ہونے یا لگا | دوسرے نہ جاتا کہ کبھی گئے | جہاں اوسے ہو کہ ہوتا عار

بوہے تیا نہیں دیکھی بے صلہ | کہاٹ پر نئی کرنا جو کنا راعاض

گلہ ار تخلص لا لکھنا تہ۔

گلچین تخلص منشی محل چند تو مکیاتہ ماہر آل نیا پالیہ سکند جو دیو جو منجھتہ دار حکمہ شہرہ اصل غنیمت

ریاست جو دیو سے اور اہی دو سال قبل و ہنوں نے انتقال کیا ہے بہت لایق اور با علم آدمی اپنے خاندان میں بہتے

او کا خاندان اس ریاست میں نشیون کا خاندان شہو سے کیونکہ منشی لری کا عہدہ قریب ۵۰ سال سے اون کے

خاندان میں چلا آتا ہے اور چالیس پچاس میں سلطنت کی گئی ہے خاندان مقام ریاست ماہر اور فی ناسی خوان شہو ہوتا اس

خاندان میں بڑے بڑے لایق آدمی ہوتے ہیں چنانچہ منشی حتی لال اور پیر لال کو تو میں سمجھی دیکھا ہے انھوں نے حتی لال کا

۵۰ سال گذشتہ میں انتقال ہو گیا وہ بڑے پانچ دہائیے دہر کم کر کے تھے اور دن رات میں دوتین پہرے یاد ہو کر

پوچھا کیا کرتے تھے او کا ادب اس راجہ کے تمام بڑے آدمی کرتے تھے اور ان کے صلح کو مانتے تھے اور منشی بہر لال بہت

دھون تک محکمہ ریلوے میں راجو تان میں ریاست کی طرف سے وکیل سے ہیں اور محکمہ دیوان کے حاکم ہیں بہت

باخلق اور ملنا آدمی ہیں منشی لا لکھنا کے چچا زاد بھائیوں میں جے اتر میری تعینات کو پست کیا کرتے تھے کرنگی

مین اہنوں کے کہی ہے شاہنواز کا نام لکھا گیا بعد میں کے معلوم ہوا کہ وہ میری کہتے تھے مگر اس وقت کوئی کلام نہ تھا
 انہیں ملائے جا کر جو تاریخ اہنوں سے واسطت ششم کی کہی تھی اوسکی یہاں نقل کرنے پر یہی کاغذ کی گئی اور وہ
 یہ ہے اور اوس سے اذکی خوش فکری اور نازک خیالی ظاہر ہے۔

واسطت ششم نے جو کہا	بے سبب یہ قابل شہادت ہے	کیونکہ کیا یہ مزعوم ہو	پر روز گداز ما جا ہے
صفت سی ہند میں جو قالی	افزون کلام سبب ہے	ہو کیوں نہ تھے ہو افرار	کیا یہوں بہا میں کہلا ہے
نصیف کا حال ہی لکھا	کہد کہ یہ باز برفضا ہے		

گلزار تخلص لالہ جگن ناتھ شاگرد ذرا فی لال شگفتہ سولدوسکن لکھنو۔

ابگو کہی انکار ناتھ جو	ہوئے لیلو کہنیں خضر گبر گبر	دشتانی اسکی تھی ہرین غولک	اچھی واسطت لالگی گو کہی
اکا لیلو حال لی راستا دیو میں	ہو گئی شاخ جھلے میں بے گبر		

گلشن رائے تخلص باسم خود سیرت شہادت آف و جس تحصیل حصا خاص ضلع پنجاب نکلی ایک چوٹی میں کتاب
 موسوم بہ گل بان مطبوعہ ۱۳۵۷ھ رانی اپنے چند صاحبان کو اکثر اس وقت کثیر بہادری ضلع صانج اسال کا کرکٹ ضلع اجیر
 کی تعریف میں دستیاب ہوئی تھی اوس وقت یہ ایک بندہ سینہ ہو کر تسلیم ہوا۔

گر گلاب ہو گا اذکی پر گز	اوسکی دامن کو دگو ہری گز	پر تہ حیات و سودیوں کی گز	اذکی بخا شیش ایک عالم گز
بغش جو دود کا اذکی گز	فہم فاضل سانی خواہی گز		

گلشن تخلص سے میراج میرہ راجہ تعلیمی بخشی فوج سلطانہ لکھنو۔

بہ نچو دین میر علی لطیف ملا دود	ہو تری مست ہن مست ہن		
---------------------------------	----------------------	--	--

گیشی لال قوم ڈھوندر ولد رام شن کہد ریواڑی ہنم طبع قاتل کتاب لہنوں نے ایک کتاب عین کا کہ
 نام شہاد میں بنائی ہے عین ہندو اور سلمان بادشاہوں کی تاریخ لکھ کر قوم ہوندر کو بہن نایت کیا ہے شعر
 اذکھا اوسین سے بروے یادگار کہا گیا۔

ای گویہ سر آخو اذ خیال | یہول سیرت ای گیشی لال

گیشی لال قوم ڈھوندر شہزادہ اخبار جیلہ دھرمیر تہہ پیلہ بند شہرین اکھ طبع ہتا۔

بیکہ میر شہسوار ایک چپ	میرا ہی چپنا چپ سا ہوئی چپ	میرمیں چپ چپ بند ہو چپ	چپ چپ ایک چپ فاکو کو چپ
سترہ تیر گیشی لال کا چپ	چپ چپ خلق چپ چپ چپ	چپ چپ چپ چپ لال چپ	اچھان چپ چپ چپ چپ

گدھا تخلص لکھا پر شاہن گیشی لال تہری مہم لاہور شاگرد تہر۔

لی بوسہ زہد و عاودہ عاود	ایسا ناگہانی تم ہو کیوں کیوں		
--------------------------	------------------------------	--	--

گوہر تخلص نہایت بہتجی تا بہتدیک نزل کی جگہ تہ شعر امیر ائمہ میں جی جی اوسین سے یہ شعر منتخب ہوا	
مخاریبیتا بدوسی کہتا بلوایا	کعبہ کبیر قلیہ عالم تمام شب
گوہر تخلص نشی لیندن لال بدیلوئی یہ تاریخ تحفیت معنوی قیاد و بی پر شا دھر کی ادنی تعذیف سے ہے	
یا لغت فی معاک کہا یہ گوہر	امروٹیل سے سال جوری
گوہر تخلص نشی موتی اصل قوم بہتری شاگرد جو اہر سنگہ جو خیر خلیل تو خوش فکرمع البیان ہے ادہنوں نے ایک	
سکس کیسے فارسی شعر براولٹ کراوسی کی رد میں کہا ہے اوسین سے ایک بند لغورت تذکرہ لکھا جاتا ہے	
موصیٰ بہتدیک ہے اہل کلین	دشمن باہل دنیا خصم دین
اہل دنیا جو کہیں جو مہین	لغز اللہ علیہم جمعین
گوہر یا تخلص نشی رام سیوک بہتجی الغام کشتری ملک مالی حیدر آباد کن شعرا و فارسی کہتے ہیں۔	
بہتدیک جی والکھانوں کی	تہا رگتہ بیاد کی گفتاریا
لالہ تخلص لالہ سوانی پر شا دیاشندہ دہلی دا سخن کی مذمت میں کہتے ہیں۔	
نشی بہتری کا یہ تہنہ کی بہتری بہتر	طرز بہر طہری بس کوہر گویا
جنگلو میں تہنہ کی بہتری بہتر	جنت طہری تہی ہو دایہ کی گویا
اصل اس گہر کی بہتری بہتر	میں نشی سول کی گویا
جس دہلی لکھنؤ و جڑو گویا	تہنہ بہتری کی گویا
لالہ تخلص نشی انندی پر شا حیدر آبادی شاگرد فیض بہت شعرا و نکاتہ کہنا و لاکار نشی رگ پر شا دھما سولیا گیا	
جان بہتری کی کوہر گوہر	ماہی تصویبی فرما دگی
لالہ تخلص لالہ رام پر شا دماکن متہرا	
جہجی جہجی کوہر دیا فانی کی	سعاد اللہ بہترین کی کوہر دھما
لطیف تخلص لالہ شیو سہا ہے خلف دیوی پر شا دیاشندہ فرخ آباد۔	
دوا دھن کی بہتری کی گویا	نام کی بات کیا اکی شودہ
لطیف تخلص دولت سنگہ قوم بہتری شاگرد شاہ نصیر شعرا گوئی میں تہنہ شاق ہے جو صبر پر پچاس سن	
کہے ہوا کہ کردار فانی سے رحلت کو گئے یہ شعرا و نکاتہ۔	
کوئی کہتا تھا قصہ جی کی	میں اوسی اپنا ماجرا سمجھا
نوفعی تخلص نشی بھگولال عرف کاک جہنمہ قوم کاتہ سہری باسپت فارسی اور اردو میں ایک شیوہ	

مستحق ہونے یا نیکی سے بھاری	ایک عاشق کو کہہ رہا تھا
مجموعہ تخلص لالہ وار کا پرشاد وکیل خلف چودہری بختاوار لعل متوطن فرخ آباد۔	
ملک الموت بھی کیا سمجھا تھا	جو ہندو جہاں تک نہ ہی گیا
مجنون تخلص لالہ شکر لعل ولد دودھی لال یا شندہ فرخ آباد۔	
اپنی محبوبہ کو ہی نہیں سمجھا	تیری وقت میں نہ ہی گیا
محبوب تخلص منشی محبوب سنگھہ خلف گلاب سنگھہ تہری دہلوی علم مجلس کے استاد ہیں اور باوجود سن سال ۶۵ برس کے ہنوز جوان معلوم ہوتے ہیں رختا کداری کرتے ہیں اور شہر کی کبھی کبھی اتنی ہی میں چنانچہ شعر و کتابے	
اپنے وہ چمکے دوسری اور کہاؤ	مخون شہر میں نہ ہی گیا
محرور تخلص لالہ انگد راس فرخ آبادی۔	
سب کو کہہ رہا تھا	کبھی یاد میں نہ ہی گیا
مخلص تخلص انند رام دہلوی وکیل عماد الدولہ محمد شاہ بادشاہ محمدین تہی پٹنہ فارسی اتنی ہی اور کبھی کہی اردو بھی چنانچہ یہ شعر و کتابے۔	
اتنا ہی سمجھا رہا تھا	کیا دن میں نہ ہی گیا
مخلص تخلص بابو منشی دہرہ و ستاد منشی رام زاین شفیق۔	
مدارسی لال مصنف اندر سہا ہوں بزم سلیمان سکند کہنہ و اشعار ادبی کتابت کوری منتخب کی گئی ہے جبکہ وہ لکھا میرا لکھا لکھ	
چہاٹی بکری بھی نہیں کی	کیا کیا دیکھا کہتے کی مدد لال
اور سکھائی ہی ہاتھ نہ ہو	بیکر کے لئے چھوڑ کر چلے
مدہوش تخلص منشی کنوچ صاحب لکھنوی خلف منشی برج لال قوم کو کہہ سکندہ علم دہلی میں چلیا ہر اتنی ہیں اور شعر اردو بھی کہتی ہیں چنانچہ لکھا دلوان موسوم بہ بہارستان فصاحت تیار ہے اور کلام پاکیزہ اور پر معنوں فن شاعری میں منشی مدد لال کے شاگرد ہیں۔	
میں نے عدہ کے پھر دیکھی ہیں	دیکھیں کہ نہ ہو اس کی شکر
غیر جہد لکھا ہوتا کوئی	مر گیا منشی ہاڑی نہ دلا
مدہوش تخلص نذرت راجہ لکھنوی خلف نذرت گلاب سنگھہ قوم کو کہہ رہے ہیں اور شہری اصلاح منشی درگاہن صاحب نادر سے لے کر بہ چند شعرا کے منشی صاحب مدوح کے مرسل ہیں۔	
گو یہ شعر لکھا ہی تھا	دیکھو کہ بار کو ایسا کہہ رہا
نکو تو خط منشی لکھا	کون ہی کہہ گیا

مدہوش تخلص لال اپنے برشا دترجم لومنی گوبی چند۔					
بیالہ کو مدد نکالتا دیکھو		اچای مدد من مہلک اگر کھینچے			
مرآت تخلص نہت کشمیری باس کرن ہفت ناترجمی دل نہت لبتی رام دکنہی ہاتھ دکنہی ہاتھ گرامات					
جیجے یہ چوہ لبتی ہن ہن ہن ہن	دینی ہن ہن ہن ہن ہن ہن	دینے ہن ہن ہن ہن ہن ہن	دینے ہن ہن ہن ہن ہن ہن	دینے ہن ہن ہن ہن ہن ہن	دینے ہن ہن ہن ہن ہن ہن
مٹی شائیں آجی نہ ہن ہن	درآمد ہن ہن ہن ہن ہن ہن	درآمد ہن ہن ہن ہن ہن ہن	درآمد ہن ہن ہن ہن ہن ہن	درآمد ہن ہن ہن ہن ہن ہن	درآمد ہن ہن ہن ہن ہن ہن
دل ہن ہن ہن ہن ہن ہن	کرتی ہن ہن ہن ہن ہن ہن	کرتی ہن ہن ہن ہن ہن ہن	کرتی ہن ہن ہن ہن ہن ہن	کرتی ہن ہن ہن ہن ہن ہن	کرتی ہن ہن ہن ہن ہن ہن
خود ہن ہن ہن ہن ہن ہن	ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن	ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن	ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن	ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن	ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن
چھتا ہن ہن ہن ہن ہن ہن					
مرآت تخلص جانکی برشا دترجم لومنی گوبی چند۔					
نظر آجی ہن ہن ہن ہن ہن ہن	کاوش ہن ہن ہن ہن ہن ہن	کاوش ہن ہن ہن ہن ہن ہن	کاوش ہن ہن ہن ہن ہن ہن	کاوش ہن ہن ہن ہن ہن ہن	کاوش ہن ہن ہن ہن ہن ہن
خشم و خروش ہن ہن ہن ہن ہن ہن	دیکھو ہن ہن ہن ہن ہن ہن	دیکھو ہن ہن ہن ہن ہن ہن	دیکھو ہن ہن ہن ہن ہن ہن	دیکھو ہن ہن ہن ہن ہن ہن	دیکھو ہن ہن ہن ہن ہن ہن
جھکو ہن ہن ہن ہن ہن ہن	اوپر ہن ہن ہن ہن ہن ہن	اوپر ہن ہن ہن ہن ہن ہن	اوپر ہن ہن ہن ہن ہن ہن	اوپر ہن ہن ہن ہن ہن ہن	اوپر ہن ہن ہن ہن ہن ہن
منہ ہن ہن ہن ہن ہن ہن	نیل ہن ہن ہن ہن ہن ہن	نیل ہن ہن ہن ہن ہن ہن	نیل ہن ہن ہن ہن ہن ہن	نیل ہن ہن ہن ہن ہن ہن	نیل ہن ہن ہن ہن ہن ہن
کھنکھنی گنگی ہن ہن ہن ہن ہن ہن					
مست تخلص قوم کہتری ساکن گوجرانہ الہ صلیع پنجاب					
کہہ کا کل کی ہن ہن ہن ہن ہن ہن	سینے ہن ہن ہن ہن ہن ہن	سینے ہن ہن ہن ہن ہن ہن	سینے ہن ہن ہن ہن ہن ہن	سینے ہن ہن ہن ہن ہن ہن	سینے ہن ہن ہن ہن ہن ہن
مسرت تخلص عوض راستہ اور حال معلوم ہتھین۔					
مسرت تخلص شکر تاج کاہنہ شاگرد نصیر دہلوی۔					
خوار و صبر دل سی روان تباہی سے					
مسرور تخلص گرامی لال حیدر آبادی شاگرد فیض۔					
شاگرد ہن ہن ہن ہن ہن ہن					
مشتاق تخلص شہار ادراکش ساکن سرچنگ ضلع مراد آباد شاگرد گلاب سنگھ شاگرد تاق کے استاد ہن					
ہم ہن ہن ہن ہن ہن ہن					
مشتاق تخلص مثنی رام غلام ساکن					
جلا مان ہن ہن ہن ہن ہن ہن					

مشاق تخلص لال بہاری لال بی دل سکھ رہا شاگرد مجذوب مقیم فتحپور

میں نے تحریر ہے اپنا کتاب ہے	آئینہ کو کسی ایک کتاب ہے	چشمے کو نہ زبال صلب و	زلف پیمان میں ہے لنگتاب
جلد آؤ گنگلہ مشتاق	خبر و دن سے راہ کتاب ہے		

مستاق تخلص لال بہاری لال راقم اکمل الانجید بی ولد لال حسن بہاؤن لال باشندہ دہلی شاگرد مرزا غالب

یون تیری ساهتہ جہنم میں جگمگاتی ہے	وہ غرض ہے کہ وہ نہایا نہ جائیگا	گجراتیہ و ملین تو خود چاہتے ہیں	نفاق ہم میں خلق جہایا نہ جائیگا
جہاں جاگے دامن انگریز	سیان مللیٰ کی غرضیں	کبھی	کبھی

مستاق تخلص تھا گوکہ بسے سنگہرے تخلص ہی بڑا اڑا علاقہ اور وہ وڈکی کا ہے میں، انجیری کا علم تحصیل کر کے بنیاد جوہر میں بنال
سے سرشتہ نہرچوں میں ملازم ہیں اور آجکل کے بڑے سردار یا وڈکے کے سب سے پہلے شہر کا شعل حکیم غلام سولی طنز کی محبت
ہم ہر موی اور قتلہ منشی درگاہر شاہ صاحب ناود پیر گوی کی میں ہی قادیان میں اور دس یا بیس خاگوبی موجود۔

میرا جان دانیگوں کو تیرا درد ہے
 تانا سنا کیا آں سب سے تیرا
 ہر تیرے جہ جہ سالی کی
 مٹ گیا سب کہا مقدر کا
 دلی ہوئی ہوئی تیرا خون
 کس کے سبکی کی لیا کس حریف
 میرا کیا اور ہمارے خوار پر
 سترہ آنے سے اوس کو سزا
 دل نہ کہا ہرین کسی گاہ کا
 کفر خان ہے بہار کی صفت
 ہو کے مشتاق اوس شگوا کا

مشہور و تخلص بنڈت رادو ماکنش دہلوی شاگرد حافظ قطب الدین مشیر۔

او غلامی ددم او درم و ربع زر دگر سے
 کس سے عیا دگر کی حسنا مقیم ہو
 تا با توں گل و مرقد سرش از خاک
 تنجی می زامد اگر بود کی حجت
 تری نظرم بر گلشن بر کوها باغ
 کمره کمره شایان کرد بر کفن خورشید

اخلاص بین می دل غولی محلی است
 کدرا بنا بود با توهاین کج برینا
 اگر تشبیهان بنایان و حضا فیک
 جو خاکش بود و درمن ایس کس کا خا

جویا خاکش بود و درمن ایس کس کا خا
 جویا خاکش بود و درمن ایس کس کا خا
 جویا خاکش بود و درمن ایس کس کا خا
 جویا خاکش بود و درمن ایس کس کا خا

شہور قتلص بریل کے کاتبہ صاحبہ نے ایک حضرت تہ بادوچ کہ مخلص مشہور ہیں مگر وہ حال بلکہ نام تک نہ پہنچیں

مستحقہٗ ارجاء و کثرت بہادر رئیس کلکتہ شاگرد مولوی ظہور الدینی محزون صاحب دیوان۔

مفتی خانک کریم بیابان پور خٹک
 اہل کیتھولک گمان کہ کو قد الہیہ
 نیند تو ای کہ ہنوز غلامی کی کھیل
 حیل باو بھی اسی یاد بیدار

مصاحب مخلص بندت مصاحب رام این بندت ادب چند سک دہلی۔

مرضطرب تجلیں دوا کا پرشاد تو کم کا یہ سکہ کلہوخت گرد محمدی تنہا
 راز دل فاش ہو گیا انا کم اہو خزان چوم برعم سے

مقصود مخلص لاد لوبه بر شاد این مثنی لال فروغ آبادی شاد گو امداد حسین صغیر۔

- دکنہ چھوڑ کر جسر، ۱۰۰

مشتاق خلقی اللہ نالاکہ سپہ سالار قوم کہرے کہتے عیاس میں بہترین سپہ سالار مہاراجاں بہارستان ملک کے طاعت اور ایوب جیوانام کے فرزند بہارستان ملک میں جو جو دشمن ہندوستان کو فتح کر کے اس کی سرحدیں بڑھانے کے لئے فرزند اور شاہ خاندان کے ہندوستان کے خلاف کوششیں کرتے رہے۔

ایہی کی ہوا یہی کئی ہفت ہفت	اور یہی بھان سہم لودم جہا
مقصود تخلص بندت رام زین این بندت نیو پرنا تحصیلدار علی گڑھ سکے دہلی۔	
اہلو میں بہن کو کھلیج بن بن	کیا قایدہ ہونی چھ مضر ہے
مقصود تخلص بندت کھنیا لال سپر بندت بن زاس ساکن دہلی محلہ املی۔	
چھڑی جلاد لے نولاد کا	سخت جانی وقت ہوا دکھا
مقصود تخلص کتور سین لکھنوی تحصیلدار رگنہ ڈبائی ضلع بلند شہر گوردھنوی۔	
خدا نذا زونا کون غماز ہوا	کو جواب خط مقطر علم نذا ہوا
ایہی سے بیزار ہے توبہ سے	دل مقطر مقرر رات کا فی
مغموم تخلص لال رام جس لکھنوی۔	
کب بہن زندگی گوارا ہو	جب ترا غیر سے اتارا ہو
چو کہ یاد دل آئی بھی چون مکت	دلکا چنسا کیا آفت تیری اپت
مقبول تخلص بندت بھجی زاین این بندت گوردھن داس توطن فرخ آباد شاہ گوالہ۔	
سامری آخر اسرار دم لغت ہو گیا	چشم قنبریں ہی جادو کا سرکلا
ویکھو دہان یار کمر نظر کرو	کیسا جواب ہے دہن لاجواہر
مقبول تخلص لالہ گہو بردیال بن پریمو دیال توطن فرخ آباد۔	
کریدہ گر کے بنارہ اوٹھائے	اجنہ ندگی میں نہ پوچی خبر کھی
مقبول تخلص جیکہ اس فرمان نویس سلطانی خوش نویس لال و لچھی لال وطن بڑگون کامراد آباد سے مقیم لکھنؤ محلہ نویس صاحب دیوان شاگرد فشی سید سولال زار۔	
بکھینی باؤں کی گروس گل نیا کاغذ	نادم مرگت کی چون گل کار کاغذ
اوانہ کی من قضا ہے کبھی تھی	زعفرانی ہو جب تری یار کاغذ
رستہ کی کوڑے سہنہ بنی قبول	دیکھتا ہے وہ مدام اوتس نچو کاغذ
ہے کہل لگا گل خون بہا لے	اد کہا گیا ایہی کیا کیا بہا دل
مقبول تخلص بگیشہ پرنا تحصیلدار مینو نیل راجی۔	
جانبہ جی ہن پری تپا پوچھتے ہو	سینہ کیسے کہا نہ کو کہ کیا ہے
مقبول تخلص منشی جہوٹ لال مالک ہتمم مطیع بوستان العاتقین شہر لکھنؤ۔	

ملک شمس بالو جلناتہ ریشادینس کلکتہ شاگرد میر باسط علی محوی۔

اولیہ یکسانتہ الہیہ ۱۰۰ زلف جہانما کی صبا کی کی جو بختی

منظر مجلس مذمت شیونماہہ خلف رشیدہ لوان شکرنامہ رئیس لاہور۔

<p>برای آنکه کبریا کو بر سر آید بزمی از شکلی کا و باطنی کا و در دلیلی که چنانکه</p>	<p>مان اگر کسی کو دست کند حضرت فساد میں ہے دست عاشق کفایتوں کو</p>	<p>برای آنکه کبریا کو بر سر آید بزمی از شکلی کا و باطنی کا و در دلیلی که چنانکه</p>
---	--	---

عقلمندی، خلوص، نشی، ہر چند ستموں، فرج، آباد، خوشبختی، اگر کہہ، مقامات، مختلفہ، میں، تحصیلدار، ہے، ہیں، اور، تو، کہ، اس، خوشی، میں، انکا، خلوص، ہر، لکھا، ہے۔

ای کمان بر بھاجا تا ہوں کھنکھ
پہنچا و اکید میں اس سر رکھ
نیز گئی اراد کی تھو جو جگو
تھا خواہد کہ سچ تو ملو کوئی ختم
تو بختی خواہی ہی رزائی آرز
ہم خان اصل جان خستہ نامد
نشر گلین جسم کی ہار کی جلیخ
بولسا ہنہن کہہ میں ہی دھو

عسکی مجلس عجائب رام انجہانی میقم مرشد آبا و شاگرد قدرت اللہ خان قدرت۔

بیرنی لے کرہ کینہ کھٹ کھولے غوطہ گمار کے اب گہر میں ناخن

عقبتی تجلیص مومچند قوم کا تہا بہر شاگرد شاہ تعمیر لازم قدم شاہچا لہر شاہ درہلی صاحب بود ان گز سے ہیں اور
 بہون کے شہر خانی اور شاہ نامہ فردوسی کا رحیمہ اور وہ نظم میں کیا ہے اور اچھلک شمشیر خانی کا ترجمہ بنام شاہ نامہ اردو بہت
 مشہور ہے اور ایک کتاب ساغر نامہ بھی اولیٰ نصیف سے اسکا انتقال ۱۲۳۲ھ میں ہوا۔

خوامش نہیں کہ اہل بیت سے ہم رہزہ کا جو سازش ہے	اسی لوگ ہیں آفتِ جانگیر جو کاکل جا کب سنبل کی پکڑے	خیمِ حق پر ملازمتِ لقا بیل و سحر کاکل کے کرتے
حق کی دل پر سچ و سچ ہے کہی یاں سونک دلیے ہیں	ستیدہ و درِ قلاک ہوں پراگندہ سے ختم نہ میں گاہ	میں فادہ یا ربِ مفرک ہوں وہ جا آئندہ ہر دمہ و شکا ہو

ختم ہستابتیری لیل کا کہ زری بیخ کار گر ہنوتی

<p> وادشاه و دیار و معاشرت و سیاحت از آن مرتبت است خوشکند و بد و مردمان و بیاض و سیاه و گوناگون است غم و خوشی که چون غریب یکسان است یعنی از این </p>	<p> نبویان که که از دلتا بر آید کوی و دال جانها ز کون کون که نشین کو کوی شکل و رخسار که سر مانند غریب یان میان یکدیگر بر سر سفره افشان </p>
--	---

که چون بین پروبایا یی خن بود که از آنجا
در مدت دو القار خان

ان فی الصفا فان کبر تم زبانہ خوف خدا سے ڈرتا آسمان کا ڈر از ستا ہتیا مہ

گیا گودریا سے چین سے گذرا	نہ مقصد کیا رہا تہہ آیا گاہر	ہوئی آتش جنگ و فرختہ	ہووا خاند آشتی سوختہ
چرا گرا دشت سے خسا و در	نہان ہو گیا ہر گیتی فروز		
<p>مفتی تخلص بنایک پڑخا و سر شہداد محکمہ سول جج لکھنؤ باشندہ بنارس طبیعت سادہ بن عالی خداداد رکھتے ہیں چند سال ہوتے کہ آپ نے سند کالت حاصل کی۔</p>			
اوس غم نے جو پڑا شکیں گیکو	ہو گئی ہر مہینہ مطالعہ آخر گیکو	روز و رات کسلی نہ کسلی بیجا	اسے خلق سے خوشی باری گیکو
کمان خوش خلقی بہر دینی عجب ایل	گوش جانما کی ذوق سوتی گیکو	کے کلمات بے با عارضہ فیان	کتنی میں بہت ساشل سکے گیکو
<p>مفتی تخلص بنی گند لال قوم کا تہہ کہ سید سکندرا آباد لکھنؤ تھی دیو کی تمدن ہر تخلص نے ذکرہ ہذا کیلئے بھی تہیں اولین سے بہتہ شریف ہوئے۔</p>			
سے تیرا ہٹا لو کچھ دامن آدا	سایہ کی توقع غریب بال ہا	ابو نہ لہو چین بنی بلال و فر	چشم و زہن میں بنی بلال و فر
محباب چو اچائی سے تھو اپنی بکرا	اس عقل پر صد ذہن بنی بلال و فر		
<p>منعم تخلص وہ بن لال شاگرد شاہ نصیر میر شیر قاری تھے۔</p>			
کہیں باہر دلا ج قید ارا نظر	کچھ قیامت کے آتی ہر جی آنا نظر	واں اشا و ابرو مطلع بلالی	بڑا کہ کاسدہ مطلع غنائی
<p>منعم تخلص مکہ لال قوم کا پیتہ گرو پنڈت زاین داس غیر تخلص بدانتہا لوئس محکمہ صدوری دہلی۔</p>			
بلوچ دم خزانہ فری پکڑ گیا	ہر ایک کہہ بنی کر ہاتھ چو بنی		
<p>موجودہ تخلص بنی کاکہ پڑشاہ خلع تھی بہگوان دین باشندہ لکھنؤ علوم ضروریہ سے آگاہ ہے عربی اور فارسی زبانیں خاصی مسلک کہتے تھے ناظم داتا تہری ایچ ہے اردو اور فارسی شعر خوب کہتے تھے او کی ولادت سنہ ۱۸۷۱ء میں ہوئی تھی اور انتقال ۱۳ جولائی ۱۹۱۷ء کو مرض خناق سے ہوا اذیل میں سلطنت اودہ کے ایک مغز المہکاتے اخیر میں مطلع اودہ اخبار کے چند سال نو خستوں سے خوش نویسی میں یکے تھے چنانچہ ان کے خط کی بھی ہوئی گئی بڑی قدر اور محنت سے فرخت ہوتی ہیں شہادہ میں میں نے اونسے ملاقات کی تھی جب کہ وہ ٹونک میں خواب محمد علی خان کے لئے مطلع نول کشور سے ایک کل چھاپہ کی لیکر آئے تھے اردو زبان ادب میں دونوں میں صاحبزادہ احمد علی خان رونق تخلص کے مکان پر شاہ عہ ہوا تھا اوس میں ادبوں نے اپنی غزل پڑھی تھی دہلی کے مشہور شاعر تنویر بھی اوس شاہ میں موجود تھے اذکی بول چال اور بندش مضمون کو بہت پسند کیا تھا اور ہر موجد نے ایک فارسی قصیدہ بھی پڑھا تھا جو نواب صاحب کے لئے سعید کی مبارک باد میں لکھا تھا اوس کے اشعار میں بہت پر مضمون اور بامزہ تھے اذکی غزل سے مجبور و شعر یاد ہے تھے سو بہان کہتا ہوں اور باقی تصنیفات اذکی معلوم نہیں ہوئی گو کہ ایک دفعہ میں نے مفتی نول کشور صاحب کو لکھ کر دریافت حال کیا تھا اشعار موجود ہیں۔</p>			

آپ پرزادہ بنات کئے | پردہ پہنیں ہم سے اور ایک کچھ | ایک ہی بیمار ڈا بھا ہوا | آپ سچا ہیں ہوتے کچھ

موجی تخلص موجی رام خلعت و نوان چہرت ملازم نواب حسین علیخان بہادر پسر نواب صادق خان و حلیخان بہادر پسر
لکھنؤ کا یہ سری بابت قانون گوئی قصیدہ ساندھی شاگرد علامہ ہادی مصطفیٰ پڑے بزرگوار و خوش فکر تھے سات پونہ
اردو اور فارسی انکی تعلیم سے ہیں۔

ہنر گدی بکری جو غریب لوہنگی پانہ	شندہ ہلاہی نیم چٹکے بادل	چھون ہزار تیرہ شیریں پانہ	دو چار بوسہ گلاب کرنا کس کے پانہ
آئینہ ہیکے ہیں ہمارے کوئی بکلا	میرے بعد میرے پاہر کھنکھانے	اکی چادری کی کھنکھانے میں گل	بیکس چوم چوم گلہ کی بادل
دشت دہلی شاہہ ہر جا چوک	جائیں گے کہ کہیں نواح چوک	جاوے گا تیشہ کی سوجھ بوند	ہر تیر کی شہری کچھ بیکس کے پانہ
مانی دیا کیاتے جہان بیکس	پیر سر سبز تیرا دوست کپانی	کہو لی جودوستی لہو گوگرد	ناہک ماہر باندہ لہی بیکس کے پانہ
مخمر کی دلی ہلے شفا کا ہونچ	مچی ہوا تہ آئین جہان بیکس		

موزون تخلص مہاجر رام زاین مظہر آبادی نایب صوبہ غلیم شاگرد فتح علی حسین نواب قاسم خان ناظم بنگالہ کے عہد
میں پڑے نامی گرامی امیر ادھم کا صوبہ پٹنہ کے تھے بیشتر فارسی کہتے تھے اور اردو کلام تک مفصل حال اول جلد میں حوالہ
علم ہو چکا ہے اخیر میں نواب قاسم خان نے ظلم سے اذکوریلے گنگ مین ڈبو دیا تھا۔

ابوہو کا خوشگامی پانی پانی | مقابل ہو سکر دیوہو کھنکھانے

موزون تخلص جہتر سنگھ کا تہدہ ہوی نیرہ منشی مادہ ہورام صاحب انشا شہور۔

بیتا رو کوٹ دیکھ لکھی اچھن | چوڑے کچھ کھلاؤ تو خان کھلا

مومہن تخلص پنڈت مومہن لال قوم پرچمن سورج پور سکندری حال تعلیم گوالیار اپنے کو ذوق کاشا گو تہاتے
میں بہ شعر ادکھ منشی درگا پشاد صاحب مادہ تخلص کے مذکورہ مادہ الادکار کی تقریر سے لکھا گیا۔

دیکھ مومہن اس کو یا چشم بہار | غیرت گلزار ہے بہرہ مذکرہ

حبیب راج تخلص راجہ پلاسے نواب رحمت خان سکندریان تھے۔

کھڑکھو دیکھ لکھی کو تیرے | ہٹا ہی کھلا دیوہو پتا کیک

مچھو تخلص منشی شیو پرنسادی منشی پنڈت کیرے یا شندہ منشی زمانہ غدر شہد امین زیر منشی راجو تانہ کے منشی تھے
اور آج کل راجو تانہ منشی پنڈت مومہن لال کو تہاتے اور پنڈت مومہن لال کو تہاتے اور پنڈت مومہن لال کو تہاتے اور پنڈت مومہن لال کو تہاتے
یہود پور میں مصاحب کے ہیں اور انکی بیٹے پنڈت راجا تہاتے پنڈت مومہن لال کو تہاتے اور پنڈت مومہن لال کو تہاتے اور پنڈت مومہن لال کو تہاتے
علم عربی و فارسی میں اول درجہ ہے۔

نظر انکے چہ و تاب میں سب | اسی وہ کہو میری حد میں سب | کسی زلف سیاہ کھی ہے | رشک ہے چوچ و تاس میں سب

سیکھتی کا یہ گیت اس میں زلف پہری بھی چمک رہا نہیں شرم سے دودھ موزان کے بزم میں اکہیلے حجابان کے کاکل کا نصف ہجوم جان کو اپنی تیری جیت میں حسرت زلف جو لکھی مجھ پر	موج ہے سانسو شرب میں بنا جیسے پرتا ہی کہیں کہیں بنا یکجلی سے ہوا حجاب میں بنا دل کو تار سے زبا میں بنا ہوئی برسطے کنایہ میں بنا ہو گئی حالت عذاب میں بنا خط کے آبا میری جوت میں بنا	او کی زلف سے کسے حسرت میں ذلف خب رنگ کی تھو میں کو نکل المے حیرت میں دل جگودہ آہ میں پڑ رنگے بزم شمیم کیو سے دل کا ہو گیا پردود چوکر لگی جو بانی نگار میں کی	بے لکھ دیکھ دیکھ آہ میں بنا بے نفس سینہ کیا میں بنا آٹھ آلبہ برطاب میں بنا ہوئی ہونچا دغلاب میں بنا تہا نہان آہ نکنا میں بنا بے عجب صبح میں حجاب میں بنا مثل عقیق ہو گئی لعل حرام کی
---	---	--	--

یہ چھوڑ تخلص راسے ملا قنیدر متوطن میر مہرۃ الکافیکارسی قطعہ تاریخ ختم کتاب غنوی مخزن العشق غنشی تلمی امونیز سلطان پوری میں دیکھا گیا

یہ چھوڑ تخلص غنشی حیا و لال شاگرد موجی رام پیردو شعران گلدستہ شعرے میر مہرۃ فریب ۲۲ سے منتخب ہوئے۔

نقص ہی قس عدو کا اوٹھ گیا	جوئے میں کہے ہمارے گلے کا	بند کیا ایسا دزدان کا	بند کیا ایسا دزدان کا
---------------------------	---------------------------	-----------------------	-----------------------

میر تخلص غنشی مہر چند متوطن فرخ آباد۔ الکافیکارسی غنشی ہی تھا اس سے کلام الکافیکارسی تخلص غنشی لکھا گیا

طینوس غنشی تخلص شیو سہاسے خلف غنشی دیبی پر شا دوزنشا گزشتہ اندھ خان ذاق۔

حالی کی انگلیا زری مہر کی	ماہرے طے طرح محرم اسرارے	عورتیں یا لاتہہ گہری کرکھی	سقف گرد کی تہا کی کرکھی
ہیں گینو نور کے خوب لاس	راج ہائی کی بازو کی چلی گئی	گہرے غنشی ہیں گہرے غنشی	اس جیت کے گونچے غنشی گئی

مالو ان تخلص غنشی منسارام لد غنشی لکھپت راسے خلف اس غنشی امونیز غنشی چھیتی یا شندہ دہلی چو طفلی میں ہی نیم ہو گئے تھے مگر اپنے دادا داراے ہروی رام کے ظل تربیت میں ایسی پرورش پائی کہ علم ہندی اور فارسی میں بخوبی روشن سوا ہو گئے ان کے دادا اور اڑس عالی ہمت اور حمیدہ تر گوارا تھے اور انہوں نے اپنے دست مبارک کی محامیوں کے اپنے بیٹا بیٹوں اور پوتوں کی انٹھارہ شاخیں لکھیں وہ ہندوستانی سرکاروں میں مقرر تھے علاقوں پر مقرر رہے علم سیاق میں استاد زمانہ تھے کتابت ایسی کہ تھے کہ یاد و کار و بار ملازمی کے ایک چہرہ پر روز کی کتاب نویسی کرتے تھے اور فارسی شعر بھی کہتے تھے چنانچہ ان کے پوتی غنشی دہکا پر شا دصا حنیہ د تخلص لکھتے ہیں کہ اور انہوں نے ایک شاعری فارسی سکندر نامہ کی زمین میں شمع کی بیگم کی تعریف میں لکھی تھی الا اب میرے پاس موجود نہیں ہے ورنہ اس کا نمونہ یہی لکھ دیتا ۷۷۔ ان راسے صاحب نے سن ۱۱۵۹ میں ۹۶ برس کی عمر میں رحلت فرمائی اور دوکان یہ ایک وند چاہ چھتے کہ اپنے پس ماندوں کے لئے باقی چھوڑی غنشی منسارام مالو ان او کے وارث ہوئے یہ صاحب

پہلے پہلے تو نواب حبیب بخش خان الی چکر کا فیروز پور وغیرہ اور بہکیم خرم اور نواب سام الدین حیدر خان قندھار
شاہ اودہ وغیرہ کی ہندوستانی سرحدوں میں اہلکار رہے پھر انگریزی سرکار میں برص کی محوری کی لاسو میں
دیوانی کے اظہار نویں سے ایٹال میں پیشکار کوٹ آف وارڈس ہوئے غدر کے بعد دہلی میں ڈاکخانہ
کی محوری کی انجام کار تارکہ و گارہ کو خانہ نشین ہو گئے اور اسماعیل میں ان کے فرزند رشید منشی و گلاب
نادر نے انکی خدمت گذاری کی قریب ۱۹۲ کے انکا انجام بخیر ہوا انکی طبیعت بہت موزون اور ذکی تھی
شعر کی اصلاح کسی سے نہ لی اور اسپر بھی شعر بہت صاف کہتے تھے ساتھ ساتھ نظم اور غزلت میں فارسی اردو اور
ہیا کہا اور ناگر میں ایسی یادگار ہیں جیسے ادمیا تم آنا میں و تیر پیران کے بہترین کھند کا ترجمہ فارسی ترجمہ
اور پراہنہ دونوں کا ترجمہ نظم بہا شاہ میں اسم اسکند بہا گوٹ کا اور سنگا سن تہی کا ترجمہ اردو نظم میں بہتان
اور گنگا رستان گلستان اور یوستان کے جواب میں اور ایک یوان دوسو غزلوں کا ان کے نامور العصر فرزند
منشی دو گلاب شاہ صاحب نے پانچ سات رسالتو اپنے باپ کی تعنیفات سے چھپوا دئے ہیں اور ایا قیامندہ
ارادہ کر رہے ہیں خدا راست لاوے ایک سال مرات المسایل عقاید ہندو دھرم میں ہیں نے ہی انکی ایا قیام
سے دیکھا ہے جو نادر صاحب نے اپنی تعنیفات کے ہمراہ میرے لئے بطور تحفہ بھیجا تھا پھر چند شعرا دکی تعنیفات سے
جو بہکیم ہوئے درج تذکرہ کئے جاتے ہیں۔

نصیحت تلخ ہے ہرگز نہ کیجیے	اگر ز پاس ہو تو سیکو تیکے	نہ کیجیے دل کی کو نامتقد	دیا ہو نا تو ان تو پھر تیرے
----------------------------	---------------------------	--------------------------	-----------------------------

سنگا سن بنی کے ترجمے

مومن مادہ ہوا اسی نہیں	بجائتا نہیں کے اسی ہیں	جسے سننے بیہوش ہوتے تھے	بہا یہی بیہوش دل سے تھے
جیسے شک لہر ادریا بخود	بیابان سنان ہوتا بخود		

شعرا دس غزل کا جو عکس یا تبدیل کی صفت میں ہے یعنی جس کے چاروں ارکان کو اولٹ پلٹ کر پڑھ سکتے ہیں۔

ای شکل غالبیہ شاہ و خاقانی	مکمل ہوئے تیرے تاج کی کھچیا
----------------------------	-----------------------------

ماواں / تحفہ منشی کا دستا پر شاہ و خلف منشی دواری لال رئیس قصیدہ اور گنج ضلع ایشرف نوم کا تیرہ کئیہ ۵۵
میں پیدا ہوئے ہندو ہیں پس مکتب سے اوپر لکھ لیا گئے اور نوکر ہوئے چنانچہ ابھار کا علیجاہ مہاراجہ کو بار
اور ایک رئیس اعظم نے لکھا شہر جنگ بہار کے یہاں بخود اتالیقی ممتاز ہیں اور ایک ہندو جو دل کتب
تعنیف کر چکے ہیں۔ محسن کرما۔ انشا ربیعہ لفظ فارسی۔ ہفت گل تو اعدا فارسی میں۔ بہارستان تداران
ترجمہ فتویٰ زیر نگین غنیمت۔ اردو میں۔ اور کچھ یا ماضی بھی جانتے ہیں شعر کثیف تو کہے کہ مگر مصنف غیب خوب
لکھتے ہیں جو ہندوستان کے نامی گرامی اخبارات مثل اودہ اخبار وغیرہ میں چھپا کر تین ہفتہ شعرا دکی ترجمہ فتویٰ غنیمت بزرگ

عزیز شاہ اہل نظر ہے۔ حیدر علی بہار دہی دہ جلودار، وہی بہار دہی ہر گمشدہ، گلوندن پوتے آتش کا بیج
تا ورتخلص زبہ جہان نادار العفرشی دگا پرنا وخلق شعی متارام ناتوان تخلص قوم تہری یا شندہ دہلی بہار متا
سنہ ۱۱۹۰ میں رکھنچو یعنی بہار دون دوم سو دہی کو پلید ہوسے انہوں نے اپنا راجہ بھی معا حکمت کے گنا تہ شیخ عالم
نامہ میں زبان فارسی چہوایا ہے۔ انکے بزرگ نادار کے عقد میں حسرت سے دہلی میں داد ہو کر ملازم سرکار شاہی ہو
چنانچہ اکبر بادشاہ ثانی کے زمانہ تک اس راجہ بہار نے بطور پیش اور کو ملتا رہا اور بہار کی والدہ کی لے پر والی سے بند ہو گیا
انکے والد انکو تین برس کا چھوڑ کر لکھنؤ کو چلے گئے اور انہیں بعد پھر آئے تو انہوں نے اور وقت تک کچھ علمی کیا
پیدا نہیں کی تھی اور لہو لہب میں مشغول رہتے اسلئے انہوں نے نام نہ ہو کر انکو کارکنی پر بٹھا دیا کہ وہ شکار
سیکھ جاوین مگر بہری طالع نے انکو تارکنی سے خوشنود کے سلسلہ تک پہنچا اور شندہ خان راہو افضل تک
پڑھ کر یار یون کے مدرسہ میں داخل ہو گئے جہاں مائٹر مقرر ہو کر کچھ حساب سیکھ مگر مدرس کی لیافت علمی اپنے سے
کم دیکھا گو فرٹ کا لچ کی دوم فارسی جماعت میں شامل ہوئے وہاں تین چار برس میں اول جماعت تک کی
فارسی اور ریاضی کی تحصیل کی اور کچھ عربی اور ناگری بھی پڑھی اور بعد ازاں چالیس تہہ اور پزیر سیکھ کر تہک
کے ضلع میں پڑا یون کے معلم مقرر ہوئے اور بعد عدو شہ اسماعیل مدرس تحصیل ہو کر ضلع گودگا نوہ میں سے وہاں
ضلع دہلی میں پٹی کر کرار شاخ مدرسے فارسی مدرس ہو گئے سنہ ۱۱۹۰ میں مدرسہ تعلیم المعلمین صرف دستور تعلیم
میں مدرس حساب مقرر ہوئے اور پھر مدرس ریاضی سے سنہ ۱۱۹۰ میں مصحح کتب ہو کر لاہور کے سرکاری جہا بہ خان
میں گئے اور سنہ ۱۱۹۰ میں مدرس ریاضی ہو کر دہلی میں چلے آئے اور کچھ عرصہ تک اس منصب پر رہنا سوچا پس پھر برک
کی کہولی جو ایک جاری ہے اور کنایوں کے نخل میں اچھی اوقات بسر کرتے ہیں راقم سے اور اپنے اسی تذکرہ کے باعث
خط و کتابت شروع ہوئی جب میں نے ماہ مارچ سنہ ۱۱۹۰ میں اسکا اشتہار چھپوایا تھا تو اد صاحب نے جو مجھ کو خط لکھا کہ اپنا
او چند اجا بکا کلام بھیجا اور پھر ایک نظم اپنی تصنیف کا بھیج کر مجھ کو زیار احسان فرمایا اور جیسے ایک بہت
خط و کتابت اور رسیل حالات و اشعار شعرا دہلی وغیرہ سے یاد و شاد فرماتے رہتے ہیں اور مجھ سے زیادہ انکو
خیال اس تذکرہ کی تیاری کا ہے وہ بار میری ملاقات ہی دہلی میں آئے ہوئے ہوئے آدمی بہت با وضع اور باضافہ
ہیں اور آزادانہ گذر کرتے ہیں۔ انھیں یہ صاحب جہاں بے نیکنام سے رتی پاتے رہے انعام لیتے رہے
حکام اور افسروں کو خوش رکھا ماتحتوں کو راضی کیا سرکار کا کام دیانت اور امانت کے ساتھ اچھی طرح انجام دیا
اور حاکموں سے حسن کارگذاری کی سندیں لین انہوں نے ایک باجو دیکھ پچاس برس کی عمر ہو گئے ہیں جو روانہ
میر سیر کی ہے اور زن و فرزند کثیر سیل بہنیں کی ہے اور اپنے نژادہ بے طبع بیع کو اہلاد سے کم نہیں سمجھتا ہے
اور اپنی تصنیفات کے ذریعہ سے ہی اپنا نام اور ذکر خیر کا باقی رہنا خیال فرمایا ہے اور حقیقت میں یہ فہم و نگاہ بہت درست ہے

پہلے اور کو کہنے کے لئے اور ان کا تذکرہ میں نہیں ہے لہذا ان کا ذکر اس جگہ نہیں کیا گیا

کہ سخی سے بڑھ کر کوئی یادگار زمانہ نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ ایک قریب چالیس پچاس کتابوں کے لکھنے چکے ہیں از انجملہ مطلع المصاود مطلع العینو مطلع العروض و مطلع القوافی و مطلع البلاست و مطلع الاقانیہ الآداب و مطلع المناجات و شجرہ غیرت گلزار یعنی نثریہ خاندان تیموریہ تو فارسی زبان میں ہیں از انجملہ شجرہ اور پہلے اور پانچویں مطلع کا لب لباب بنام مطلع العلوم چھپ چکا ہے اور مطلع الحساب کی تصویب میں اور سالہا سیہ سیہ بسوالات عجیبہ معقولہ اور جہزافہ و عین حصہ جبر و مقابلہ و غیرہ کئی رسالہ زبان اردو میں تصنیف کے ہیں از انجملہ نامہ صحرای کا خلاصہ کیا اور اسکو مع ترجمہ اردو فرہنگ لغات کے چھپوا دیا دکن کے شاعروں کا تذکرہ بنام گلستانہ نادرا لافکار اور شاعرہ عورتوں کے و تذکرہ ایک چین انڈاز اور دوسرے گلشن ناز تیار کئے اور چھوٹے قصیدے متناثر کالیں لب لباب ہی اپنی معیاریت میں قلمبند کیے چھپوا دیے یا شطرنج کلاس سہی پشت شدہ لکھ کر طبع کرایا اور کئی کتابوں کو اردو سے ناگری میں ترجمہ کیا۔ گلش کے فن میں اسے نادر ایک سالہا بہت چاہا لکھا ہے کچھ تو چھپ گیا ہے اور کچھ چھپ نہ پاس۔ ترجمہ نویسی کی طاقت افوی کی اس شعر سے ظاہر ہے جو حافظہ کے شعر کا ترجمہ ہے غرض تو سجادہ کو می سے رنگ اگر پیرینا کہدے کہ کہ سالک یا خبر جو تیب راہ و رسم منزل کا۔ کسی شاعر کا قول ہے کہ حافظ نے اس شعر میں بہت معانی ہائے ہنہا کہ سجادہ اور می کے علاوہ کچھ کے تو دونوں کے عدد (حبیب الادامین) کے عددوں کی راہ پر گئے گویا سالک نے ہر فطیہ تیار یا تہاذک مصطفیٰ کو مے سے پہنکوانا کہا پس اس ترجمہ سے ہی یہی معانی مستور حاصل ہو سکتا ہے۔

انہوں نے علم ادب فارسی معروض و قوافی کے مولوی امام بخش صہبائی سے حاصل کیا تھا شعر کی اصلاح کہی منتی عزت سنگھ عیش اور کبھی حافظ غلام رسول نابینا و ایران اور کبھی مرزا قربان علی بیگ سالک خیر چندا و ستادوں سے لی انکی نظر و فکر کے موافق ہی میر سے پاس پہنچنے از انجملہ اردو اشعار یہ ہیں۔

اس میں میں عمل شہزاد کی ہے	بیت معنی میں نہیں گئی توانا	اپنی قول و فعل پر کر تو لگا	کیا کہ ہاتھ کیا کیا عیا حیف
چھپا ہوا لگتی اپنی سیل سیر کرو	جہاں کمال حال پہلے کتاب کی گزرت	گر تو وہی بچہ حیران اور دیکھال	پہلے تھیں لعلی لابی جو چند لکھا
دہا دایجان جہان دان واہوا	کیا بتا نا بعد و پیمان واہوا	شکوہ نہ عیو کا نہ گلا اپنے کا بھیجے	پہنا پائے آپ ہی اپنا کیا کیجے
ہی زالی طر کا اپنا کلام	دین و دنیا سے قہین بجا کلام	ایک قضا و حق اس کا تے آسرا	اور کیا تہا ہندیں ہرگز زمین نام
بندہ بی دام ہوں یار و یونو	رم رہا ہے عین اپنے رام رام	اس رنگین شیان سوچنی بطن قہین	نسل کی لعلی کو ہر کھانہ افقین
جو انی ساری نادانیں گئی	جو باقی تہی شہابی نیکی گندی	ہی پیری سو نوید میں گئی گندی	ترس کی ات حیرانی میں گندی

قاور تخلص لکھا سنگھ سنگھ لکھنؤ شاگرد میر حسن

قاور تخلص لکھا سنگھ سنگھ لکھنؤ شاگرد میر حسن	یہ کہ خط ہے مجھ کو راہ مستانیو
--	--------------------------------

تا وہم تخلص ام دیال راہ حقیقی منشی سید و لعل زاکا یہ سکینہ لکھنوی شاگرد قاسم اپنے بہائی کے تخلص حبل بین

قصا کی اردو زبان کے پڑھے اوستا پر گوتے۔	
قادر تخلص منون لال ایک طفل لغویہ قوم تہری شاگرد دست او بہسا پیشی درگا پر شاہ صاحب نادر تخلص کا تھا جو نوجوانی میں ہی ملک بھا ہوا یہ دو شعر اس کے ہیں۔	
پڑا مانو بھرت سے نہ صاحب پدارا	میں بندہ منون احسان تھا لا
تم نہاں کا اپنے انداز کیجو	میں مڑتا ہوں نہ نگہ بان تھا
نامہ صبح تخلص چیا چورام بہن سکھہ قصہ بھول شعل گور کا نوجو قصہ کوڑ کے مدرسین مدرس ہیں شاگرد منشی درگا پر شاہ صاحب نادر تخلص۔	
ایام نوبیا میں ہوں بکوسک	ایو لی پتا ایشا بن ہیں بکوسک
نامہ طعن تخلص بکشا ہند فرخ آبادی خلف لال لاجی اور حال معلوم ہوا۔	
جیسا کہ خانہ دل دوست بکشا ہندو	عمر بھر جھگڑا تو کہی نہ ہندو
نامہ ظلم تخلص فریاد شہر پشادول بندت نامک چند باشندہ لکھنؤ شاگرد امانت۔	
مانی نہ جیانی بی دل بانی لکھا	ناراز ہوا خود اکھنوی بی لکھا
دل جاں چاک ہو گیا شاہ کی گھٹ	جیسے بڑا غم تری زلفا دنا لکھا
اوس بادشاہ جسے سپر کوئی نہ	اوس بادشاہ جسے سپر کوئی نہ
اچھا سلطنت ہی اگر کچھ لکھا	اچھا سلطنت ہی اگر کچھ لکھا
لکھا نہ جیانی چاہا اوی ریا لکھا	چوئی دل خیزن کی بھنے نہ لکھا
نامہ ظلم تخلص درگا پر شاہ دلچوٹی لال باشندہ شمس آباد۔	
جواہر کی کال در کھل میں تیدا	اد بہن کیا کام ہی شام تیدا
نامہ ظلم تخلص بندت کا ستا پر شاہ مظہر اج بہرت پور این بندت بدری ناتھ لکھنوی۔	
دیکھا ایک شاہ کے در کھل طعنان	باقی بھی جسے بھری پندرا
نالان تخلص دولہا سبین بچن لال قوم مہاسی سکھ پوتہ نامہ جو دو کا نزاری کرتے ہیں شاگرد منشی درگا پر شاہ نادر تخلص	
اپنی عدسی کوں یک کھل	اگر بھی نالان قدرت دی خلد
نالان تخلص نہ لال تہری ساکن شاہ جہان آباد۔	
کتری ہر تہری گلین کوں لکھا	دیکھو ای پھر جا کر کہیں لکھا
نامی تخلص لال شہن لال ناتھ باشندہ دہلی شاہ نصیر دہلوی۔	
داسج اوستی جہاں ہو بکشا ہند	اٹی بکشا ہندی کو بکشا ہند
نامی تخلص منشی بدری داس بن ہنواں چند تہری اول سرکاری کوڑی مدرسہ دینہ اور اتالیقی بعض رئیس زادگان دہلی کے اپنے پند کی دلائی کرتے ہیں ہوسا ہتھ سے او بہت انکی چند عیدیاں منشی درگا پر شاہ صاحب نادر تخلص	

نے پہنچی تھیں اور عین سے ایک پہرے ہے۔

فتار عشق میں بازی لگا کر | سین کہیلو گھنٹہ کی جھنجھ | اگر تیا ہوا عالم میں مناز | اگر تیا تھا جہان دوسر
نتا رتخلص منشی سلسلہ خلف سیتل پر شاہ بادشاہندہ دہلی قوم کا تیرہ مقدمہ آباد شاگرد و دو صاحب دوا دین
اردو و فارسی دہیا کہا دغوی گدزی اور ایک اسخت بھی کہا ہے منشی کشوری لال سابق منصف قنوج ان کے
پوتے ہیں۔

ہمارا ہی دل جیبا نہیں ہے | تو شکوہ میں کچھ ہمارا نہیں ہے | آتج بکا دل ہر دم ہی گھلکا | یہ کچھ تیر کا سنوارا نہیں ہے
کا نوٹوں سنچا کچھ کچھ کچھ کچھ | انکھوں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ | یہ سر سے کچھ کچھ کچھ کچھ | تاج تیر کا کچھ کچھ کچھ
یاد دہلی جی اور کچھ کچھ کچھ | اور کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ | کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ | گو کچھ کچھ کچھ کچھ
چھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ | شرحہ تفصیل بدیع ہر کچھ کچھ | دلو کچھ کچھ کچھ کچھ | کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
سجیات تخلص شاعر پیر لالہ ام سرور سون کرادی ضلع میں پوری مالک مہتمم طبع کا شاعر و فاضل تھا۔
ہرمان چھپوہ و خورشید یا ہو گیا | آج روشن میری فکر کچھ کچھ | ہو گیا طول پٹ مرض لکچھ | لاؤ درد ہلو کچھ کچھ
عشق جانا کچھ اور کچھ کچھ | ایں بان قدر تو ایسا تھا دینا

تسلیت تخلص منشی لکھتا تھا پر شاہ دستوطن شاہ آباد شاگرد مقصود عالم مقصود۔

استخوان ہر ایک سے زخم ہو چکا گیا | شعلہ کی مانند آتش کی لکچھ کچھ | یہ مرقع ہی کسی کی حسرت ویدکا | انکھوں کی عاتقی میں دم لکچھ
تسلیت تخلص مرزا اچکدرا تھتا تھا ہر اور نمبرہ راجدرا مانا تھا ہر ایک تین تھے جو تباہی عزیز میں شاکہ جاتی تھے
اور شکار فی نظارت دربار بادشاہی کی باپ ادو سے اوکے یہاں چلا آئی تھی اور یہ عزیز ہی شعلہ اپنے دیگر عورت
کے شاعر تھے اور اس میں سعادت و ارخان رنگین سے اوہوں نے مشورہ لیا تھا عورتیں شش برس کے
ہوا ہو گا کہ وہ شعلہ تسلیت کے باغ جہان سے گذر گئے۔

قل ہاتھی شمعان جھنجھ | دروڑ کا تہا خوب اور ہوا | ہی حبیب چھپا دل اور ہوا | پاتا ہے عین سکون اور ہوا
سلی لکچھ کچھ کچھ کچھ | محبوب کے مارے ابر میں کچھ کچھ کچھ

تسلیت تخلص نیتل ریچنا تھتا اکر آبادی۔

رہی جو سینا کچھ کچھ کچھ کچھ | شعلہ سے دل لکچھ کچھ کچھ | تیر کچھ کچھ کچھ کچھ | تو اکی کچھ کچھ کچھ کچھ
لکچھ کچھ کچھ کچھ کچھ | مچل کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ | خضرے اوی کچھ کچھ کچھ کچھ | کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
ہو گا اور کچھ کچھ کچھ کچھ | تسلیت کچھ کچھ کچھ کچھ | ہر ایک کچھ کچھ کچھ کچھ

لنسیم تخلص پنڈت دیاستنکر کشمیری انجمنانی ولد لکھنار شاہ ایک جوان رعن خطہ مردم فیز لکھنؤ سے ہے۔ انہوں نے
 معفوان شکیاب میں خواجہ حیدر علی آتش کی محبت سے فکر سخن شروع کی اور اسی تازہ شفی کے عالم میں مثنوی گلزار نسیم
 کہی جو لاجواب واقع ہوئی ہے کیونکہ ایک ایک شعر اور سکا سر مع ہے خیال کی تازگی کی معنوں کی باریکی زبان کی پائیزی کلام
 کی تازگی تکرار نہ کی رعایت الفاظ کی بندش معنی کی ندرت اور سکے ایک ایک مصرعہ پر محبت سے درپہر لطف بہت ہے کہ بحر
 چھوٹی سخن مختصر اور مطلب وسیع ایک جہان کا ہر دیا ہے گویا دریا کو کوزہ میں نہ کیا ہے اکثر تعصب پسند آدمی
 اس کی نسبت باتیں بنایا کرتے ہیں مگر حجب اوستے یہ کہہ جاتا ہے کہ مثل اس کی کسی عمدہ اور لطیف کلام کی نشاندہی
 اردو کی زبان میں کریں تو پھر شرم کے مارے پانی بہتی ہیں اس کے سوا ایک یہ بحث بھی اور چلی جاتی ہے
 کہ کوئی تو کہتا ہے کہ سرجن کی مثنوی بدترین بہت ہے اور کوئی کہتا ہے گلزار نسیم کو اداسیہ ترجیح ہے اور بعض بعض اصحاب
 و نوبی کو لاجواب تے ہیں مگر غافل ہے جو اسے اس بارہ میں اس بے وقوفی سے متاثر ہے بعض اصحاب یہ کہے کہ فوب
 انصاف کی کہی ہے معنی کسی نے غالب سے پوچھا تھا کہ دو لوگوں میں کون بہتر ہے تو انہوں نے فرمایا کہ مثنوی حیرن
 فصاحت است و گلزار نسیم ملاحت چہند کہ یہ مثنوی شہرہ عام ہو گئی ہے اور کوئی ایسا ہونا کہ جو اسے نہ جانتا ہو
 لیکن پہر ہی ہم کچھ شعر اس کے اپنے تذکرہ کی زینت کے لئے درج کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس مثنوی
 کا شہرہ مصنف کی زندگی میں ہی ہو گیا تھا اور بلکہ اس سے مصنف کو نظر لگ گئی اور وہ عین نوجوانی میں دنیا
 سے چل دیا یہ بات ظاہر میں تو ایک سیالہ کی معلوم ہوتی ہے مگر باطناً اس سے ایک قسم کی ہمدردی اس کو ہوتا
 ہے مگر جن معنی کی جو انگری کی ہی سہی پائی جاتی ہے اور علاوہ اس کے تذکروں کے لکھنؤ والوں نے بھی ان کی بیوقت
 موت کا اکثر اظہار تاسف کیا ہے اور جو اسے مرزا قادیان صاحب تخلص شاہزادہ علی مصنف تذکرہ گلستان سخن کی
 اونکے اور اونکے کار دست بستہ کی بابت ہے وہ ہم بیان لکھتے ہیں و ہذا نسیم پنڈت دیاستنکر کشمیری انجمنانی
 خوش ترکیب سن خلق اور جمال ظاہر ہے بہرہ مند تھا اگرچہ جو دنیہ تھا لیکن بے فکر اور سکا نسیم سے دو قدم آگے
 رہتا تھا ایکس یا تیس برس ہوئے کہ اویس تیس برس کی عمر میں مثل نسیم و صبل کے دنیا سے گذر گیا ایک مثنوی گلزار نسیم
 نام قصہ گل ریکا میں دلی مصفاحت و بلاغت و بلند ہی مجاز کے ساتھ اس سے یادگار ہے ،، غزلیات نسیم

ذلت ہے چو پیکار بہر پیش نہ تہا	یار نہ کہی اہل کا ہوسٹ گزرا تہا	کیا دہخانا ہاتھ لگا سیر کو	دل ناتہی سیجا تا چو لہجہ کرنا
بید ہے کہوں اوستے کہوں گزرا تہا	وہ کی چل جو کہوں لہ اور تہا	بچ کر بچ نہ سیکو لہ دیکھ لیکر	وقت کی شب جا جو امان سحر تہا
خوشید کو تجھ سے استا کہ غافل	وہ کہی جانب کو اوٹھا وقت سحر تہا	ساتی قدح شراب دیدے	مہتاب میں قباب دیدے
ساتی باقی جو کہہ ہو لے	باقی ساتی شراب دیدے	اوس ریت سے ہمیں لول کھڑا	اپنے منہ سے جواب دیدے
سیلے میں لے نیچے بنایا	بھون بھون خطاب دیدے	اوس گل سے نسیم نہیں لگتا	جو چلے وہی حساب دیدے

منت دلا کیسی نہ اصلا اور کچھ	مرج نہ ناز مسحا اور چاہیے	کہا حجاب کی حیا اور کیا کئی	رہے ہاتھ ہاتھ سے پردہ اور کچھ
------------------------------	---------------------------	-----------------------------	-------------------------------

منوئی گلزار قسم سے -

گل کا جو الم چمن چمن ہے	یوں بیل خمارہ خور زج	گلچین نے وہ پہول چاہا ایا	اور غنچہ مضیق کھل کھلا یا
وہ سبزہ بان خواب آرام	یعنی وہ بکاوی گل اندام	حاجگی مرغ حرکت گل سے	اور غنچہ نگہت سی زرق گل سے
منہ دہونی جوا کھلتی آئی	برائے چشم حوض پانی	دیکھا تو وہ گل ہوا ہوا تھا	کچھ اور ہی گل کھلا ہوا تھا
گھبرائی کہین کہہ گیا گل	پہنچائی کہ کون گیا جل	ہے مرا پہول لیگیا گل	ہے بے جھجے فدا دیکھا گل
باعتدا وہ اگر پرائین ہے	پوہو کے تو گل اور انہیں ہے	رگس تو دیکھا کہہ گیا گل	سوس تو بتا کہہ گیا گل
سنبل مرا تاز یا نہ لانا	نشاد ابین سولی پر چانا	ہترائین خواہین صورت بید	ایک ایک سی پچنے لگی بید
زکسے نگاہ با زبان کن	سوس نے زبان بڑیاں کن	بتا ہی پتہ کو حجب بنایا	کہنے لگی کیا ہوا خدا یا
ایو نین سے پہول گیا گل	بگنا تہا سبزہ کو سوا گل	شعنم کے سوا چرائے والا	اور کا تھا گل آنے والا
جس کھنڈن گل ہوا نہ ہو جا	جس گہرین ہو گل چراغ ہو جا	بولی وہ بکاوی کہہ فوس	غفلت سے یہ پہول بڑی کا
انگوٹھی بڑی گل میرا کھتا	بتی وی چشم حوض کا کھتا	نام و سکا صیان لیتی تھی بڑ	اوس گل کو ہوا نہ تھی بڑ
گلچین کا جو ماہ ہاتھ لٹا	غنچہ کھی منہ سے کچھ نہ پٹا	اور خاڑا بڑا نہ چنگل	مشک کس سلیڈن ٹوٹے سنبل
اوباد صبا ہوا نہ بتلا	خوشبوئی سنگا پتا نہ بتلا	بیل تو چہک اگر چہ ہے	گل تو ہی مہک تاکہ چہ ہے
لڑان تھی زمین یہ دیکھ لہر	ہتی سبزہ سے لست ہوا لہر	او گلکی لب جو یہ کہہ نشاد	تھام خود او سکی سکر فدا
جو نخل تہا سوچین کھڑا تھا	جو رگ تہا ہاتھ مل رہا تھا	رنگ سکا حوض لگا بے	گلرگ کھنڈن لگی وہ سنے
بدلی کی انگوٹھی تری پانی	دست آوڑا و سکی ہاتھ لانی	خاتم تھی نام کی نشانی	استا کی دست برد جانی
ہاتھ تو کلا کا کہہ سیہا ت	خاتم بھی بدل گیا ہی بد ت	جسے جھے ہاتھ ہے لگا یا	وہ ہاتھ لگے کہین خدا یا
سویان جھے دیکھا کہہ گیا ہے	کہاں اوسکے جو بچے نہ تھے	یہ کہہ کی جو نین غنچن ک	خون کی لب اسکے کیا جا ک
گل کا سا لہو پیرا گیاں	سبزہ کا سا تازہ دامن	دکھلا کے کہا سمن پری کو	اب چمن کہاں بکاہ کی کو
ہتی بسکے غبار سے بہری وہ	آندھی تھی اور بھی بولہوی وہ	کہتی تھی پری کا ورکے جانی	گلچین کی کہین تیا لگا تی
پر برائین پہولتی بہری وہ	ہر شانہ پہولتی بہری وہ	جس تہا نین نخل باد جانی	اوس نم کی گل کی پو پتی

نشاط حاصل سیری سنگہ عرف لبنت سنگہ کا تیرہ فرزند سندھ اس متصدی و فرخا لہ نہ ریفہ بادشاہی ملی شاگردشا	کوئی تری بومار چشم کاو کوئی تری	مزی کو چہرین گرم چہرہ کا تیرہ	بادن یک ستر کس کہاں نہ تھاد
---	---------------------------------	-------------------------------	-----------------------------

ہو جاہات تو دلچسپ و مسایین	تیری دیوار کی اکبر چھٹی کھینچا پیر	زبون ہونے لکھی کو فضا خیزی ہو	وہ کیا نہ آئی یارو دیکھو
بنا نقش قدم یافتہ یحییٰ	اوہی ہے کہے اوہنا کو تو بگڑا	اسنے ہاتھوں سے ملے جھکے	عبث کرتے ہو یا خیال ہمیں
تاو کہا تہے دیکھ کر شرف و	زلف کا تیرے بال بل ہمیں	خیر ہے کہو نہ کہے آپ نہ	آج ایسا احتمال ہمیں -
گر شاؤں سے کہیں نقش نگین	تو نوشہ بی مری لوح چہرہ بی	آشتی کی تجھ سے کی کیا تجھ بگڑا	دوستی میری ہی آخر خوشی کی ہو
تہہ کی حلقہ کا دیکھ کر عالم	ناک میں آ رہا ہے دم میرا	آہ تو ہم نہ پہرے با فضا	جو کیا تھی سو ہم با و خدا
	جیسے ہے دال بناتھا	پر ہے جو ہر تصویر پر	
نشاط تخلص لارا جو دیار پر شاہ فرخ آبادی خلف لارا میری پر شاہ -			
قلق و یاس غم و غم و غم و غم	اور کیا عشق سے ہاں تیرا دل		
نشاط تخلص اسے تلجا پر شاہ جہد ربا و خراجی ہے اصلاح شعر کی سیان فیض سے لی جتا پتہ پر شاہ و نکلت			
محبتان ہون میں کی لکھی کو	اسرا وطن ہوا نہ بھی گھر و خرم		
نشاط تخلص بابوہر گو بند سہا ہے -			
کیا داہتین میرا گد یا د آیا	شکر ہے کچھ تو بھلا یا د آیا	چاندنی برق ہوئی شمع ہمیں	خندہ مانقا یا د ۱ یا
بیت بے مہربان فرقت میں	یاد آ یا تو خفت یا د آیا		
نصرت لالہ گو بند اسے کا تیرہ ہلوی شاہ گو نصیر -			
اکم کا خیال اس کے چپ گیا	تو سب کہا بہر عدم کو چلا		
نصیر تخلص ازین سنگھ ولد بد سنگھ داروغہ تو بجا نہ را جہ ستمہ شاہ گو محمد موسیٰ اکر مقیم فرخ آباد -			
بہر کالی گہا شاہ اندری پیکار	کیا بھر میں تر پانی میں سکا پیر		
لطیف تخلص نڈت گنت اسے شاہ گو نصیر -			
کیا زہر ہوئی غشا آرا سو کہہ میں	ہم شمیم میں بگر سن سارے کو		
نگہت تخلص منشی مانا پر شاہ لکھنوی براونشی رام دسہا ہے تنہا ایک اپنے شاعر میں لگا لگا کلام سو کا ایک			
قطرہ نارنج کے جو گلزار فرنگ معنفہ حضرت تنہا میں سرج ہے ہمارے دیکھتے میں نہ آیا -			
فور تخلص نجی دہرین لارہ چند تو مہال سکے پورہ صلح میوات شاہ گو منشی دگر پرتاد صاحب دیر حضرت بزاز سے			
کی دوکان کرتے ہیں اور بہر چند شعرا و نکلے طبع واد بحد حکام سرشتہ تعلیم میں -			
نام والا کردن میں کیا تھا	جانتے ہیں سہی صفار کیا	آپ فرما زو اسے ہند ہو	زیر فرمان سب ہو سوار
رازیان کی چوٹے خفی و جلی	دل انور پہ کھل گئی کیا		

والہ تخلص فریق کیا دے بندوں سے ایک شخص کا ہے اور وہ دہلی میں ہی گئے تھے۔		
اعجاز لایع سکاد ہمیں کو کھنجر	وہ چتر سین بد بھیک کھنجر	معدوم کو کھنجر کوئی نایت دینا
وحدت تخلص محبت راستہ قوم کا یہ سکتہ میر پر ہے۔		
ہردم ہو غدلیہ کو باغ زم نگلی		افضل بہا رانی جو اسکو ہوا گلی
وحشی تخلص شہر ناہیدہ لدگو بی ناہیدہ بلوی۔		
جو ستر اوٹھا ہی تھی کبھی کی کھرا		او بی بی ہر کر تھی میں تہلو کا کھرا
وحشی تخلص مار کھنیا لال قوم کا یہ تخلص لار منگل سین نوجوان طرح دا خوش گفتا درشتہ دا ون حکیم سکھا مندر قم تخلص سے ہیں تعلیم دہلی کے منشی اسکول میں پالی اور پھر تاج در سر گوشت میں فارسی کی مدبری کی ایڈریلو سے میں ملازم میں شعر کی اصلاح چند روز منشی درگا پڑھا صاحب نادر تخلص سے ہی تھی بہرہ شہزاد نکا ہے۔		
نشیہ ان کو کافی میں ہم گستا		جو تو بہر کر تو یکا پھر بہر کر دین
وحشی تخلص نہایت شیرناہتہ سا کئی بی ایک غزل انکے صاحبزادہ شہر ناہیدہ بصیر تخلص لے بھیجی تھی اکوین سے یہ ہند شعر منتخب ہوئے۔		
ہم اپنے جو چہ چہ تر کو کھنجر	حبابا فلک نہ لڑ کر کو کھنجر	کہا ناہی کھنجر ان کو کیسی چا
یچو تر آنا ہر غصا کا ماندہ لائیں		ابھی ہاتھ کے جو کھنجر کو کھنجر
وصفت تخلص نبی مادہ ہوا میں موچند شاعر مرقدود عالم۔		
ایک شہابی تو میری گھر میں آکر گیا		دانو بہ لہین را اچا بہ بکر گیا
امید میں تیر کو تو دیکھتا ہوں	شاہ باغ میں تیر کا لکھا کو کھنجر	دان الہیہ او مدد کھنجر
انہیں تیر کو کھنجر میں تیر کو کھنجر		سلا میں سوزن میں تیر کو کھنجر
وقا تخلص اجد نول اسے انجانی قوم کا یہ سکینہ نواب صفدر جنگ تصور علی خان بہادر وزیر محمد شاہ بادشاہ کے دیوان ہے اور جب زیر مصروف لے رہا ہوں کا ملک فتح کیا تو انکو دیوان صوبہ دار کہا تھا شہر امین ہیلون متفق ہو کر انکے اوپر لشکر کشی کی اور وہ بہادری کے ساتھ انکو شکست دے کر اپنے ولی نعمت کی بندگی میں کام آئے فارسی اور اردو میں شعر کہتے تھے چنانچہ دونوں زبانوں میں صاحب دیوان گذرے میں انکے چھوٹے بھائی گلارے اسے امیر لال انواب نجیب خان بہادر کے دیوان تھے۔		
بکھر کر لکھی زلف کوئی جو آؤنا	پہا کہ طرح سے میر ستر نول	کہنی لگا وہ سکی بر لالہ دینا
یار چار یار چار یار چار یار	یار چار یار چار یار چار یار	

اوہنوں نے آکلونک روزگار کر کے اضلاع مراد آباد بخوار اور دہلیوں میں قلعہ حیدر آباد کا ایک رکت و درختی ہونی جاتی ہے اس کے وزنا اقبال مندر اسے بردا میں کتنے ششہ اس کے غد میں اپنی دانائی اور تجربہ کاری سے سرکار انگریزی کو کامل قایمہ اپنے سچی خیر خواہی اور نالیداری کا پہنچا یا جس کے صلہ میں اوکٹوین ہزار روپیہ جمع کی زمیندار ی جنگلہ گوڈنٹ ممالک مغربی و شمالی سے بموجب پروانہ مورخہ ۲۰ جنوری ششہ اس کے عطا ہوئے اور اب اس کے صاحبزادہ بلند ارادہ یعنی حضرت وقار کو سرکار فیض آٹا سے راجہ کا خطاب ہی ملیگا ہے اور یہ صاحب بڑے عالی حوصلہ اور صاحب بہت بین اس کے عجیب عارف عادات سنو میں آئے ہیں اور شعر بھی باوجود نوشتنی کے خوب کہتے ہیں اوہنوں نے اپنا پہلا دیوان خود میرے پاس ششہ میں بھیجا تھا جس سے سندھو ذیل اشعار منتخب ہو کر درج صحیفہ ہذا کئے گئے۔

دور حرم میں جلو قدسے نکلا	زنا ریح میں بہنیں فرق آتا	میں نہیں کیا نکلا ہو کا فروزہ نکلا	ہند بھیر بھیرا نکلا ہو کا فروزہ نکلا
زلف نیکوئی دل فرنگی ہے	ہی قیاس کعبہ زلف ہو کفار کا	چشم ساقی جو دم کی کل سے تیرا	کام سے عین غصہ سے عین غصہ نکلا
سودا چشم باد میں لگا لگا لگا	و ششہ دہ تہا رستہ اس کو لگا	فریاد میری سخی ہی وہ یام برآ	الند بہتہ دالین کہا لٹا اڑا
لٹا ہو جو گلہ قبول کہا تو زلف	دل چک ہو کہ جو یہ ایاجہ برآ	برسجی یاں سہاں کی ریزہ ریزہ	سوکا گرد کوئی ختم نہیں آتا
وہ میرا کہتی ہیں گل آتش ہے	تو لہر دھن دھن میں دینا دم	جاندے سے نہ کا ہو سہاں لگا	پہول ٹوڑو لگا آج سنسہ نکلا
ان بنو کی اگر زبان ہوتی	و دعویٰ کر سیتے خدا کی نکلا	دہان جل گیا آج فخر کھینکا	نی جانہ بیان کہ نہ بگڑا کھینکا
گر فوج چکا کہا بابلوں نے	یہ برسوں تک سے دیندہ کھینکا	خدا جو نہاں کھینکا جلو دھینکا	دیکھ کر نہ تو تال یا نہ مہلا نکلا
رومی رنگین سے مقابل لادھی	پوست نامی کا جہنم کج کہنی چلی	جب کفن کی تی ملی پوشاک	تب میرا جہاں کہیں اور آ
عق حرم بار تھا کہ شہ باب	سو کے گل رنگ سرین اور آ	اگر چکر گئی لکھ کا جہاں میں	ملا سرائیک سے وہ تہہ بر ایک نہوا
ضعیف جسم قسم فی بھی کیا	بگڑ گیا میں دھن گری لٹا نہوا	ہر یا نہاں کی ہون بلتی ہو لہو چکا	میں کہتے تو ہاں کہ گروہ نہوا لٹا نہوا
و قافل ویر ہو نہ ہو غوغا	کڑی کہتے تھو کہی ہا نہوا	شہر بستی جو نہوا ہندی جو نہوا	یہ نہوا ہندی جو نہوا ہندی جو نہوا
سے اگر زلف شاد دل اسل	سو شمس لہیر چہرہ تیرا	چو چک سے فوج نہوا لٹا نہوا	جھجکے عکس نہوا لٹا نہوا
پور کا کل جو مالک نہوا چکا	جب چک لہو دینی جو کہ لٹا نہوا	او سکی لٹا نہوا لٹا نہوا	پہول بھی یا یا نہوا لٹا نہوا
دیکھائی کہ نہوا دل کو لٹا نہوا	خواہ میں ہی جو لٹا نہوا لٹا نہوا	تا تو ان کی کو لٹا نہوا لٹا نہوا	آدا وہ نہوا لٹا نہوا لٹا نہوا
کیا قیامت ہے قیامت کا چل چل	فوجہ خیر نہوا دیکھ کہ لٹا نہوا	مول سے سو دھی پیرا نہوا	اپنا مشغوب ہی بلو اسے گا
گزنی ای محبت تو ہی مگر نہوا	و مہنگی کیا قتلہ اسلام لٹا نہوا	سو میں بان خلدہ کر کے نظر	دلیں کہ لٹا نہوا لٹا نہوا
وہ نہوا لٹا نہوا لٹا نہوا	اگر قہار قہار قہار	لٹ کر سو گیا دھن لٹا نہوا	مرا زمانہ اگر لٹا نہوا لٹا نہوا

وفارادوی پہلو پر آہو و سحر
 سر جو کیا رک ملدو بنوئی و غم
 کہی سادہ تالی کی رو میں غم
 باد کی خیم خنکو کی رمزدنی ہے
 سودا زلف باور کا و کیا کچھ
 داخل کردن عجب نو نہیں یو
 بر وفا بھیقت کی کچھ پوچھتا
 بیت نمودن شیخاوردی و کیا دین
 دان من لائو کی چٹا ملا دین
 گلچکن سادہ سادہ کینیا بیلو
 سے بدلی طرح خیال زلف
 قارذ کی گرگ یو پر ہما پوچھل
 مسکالک بنائیکے غور ایک
 رہاں سچ نہ عینت ہے و کردہ
 شے بہ جلاو گفن و کوسن
 کا زما زما وہ محتاج عجب کا کرد
 اپنے ہی سوچم و کچھ نہ کیا
 لنگ سوں نذر دل لائو کش نہ
 سخت ہونو دیر ہوو پر کئے
 دل ہمارا صدمت لئے بہن
 مانند حباب گہر س کر
 فقط مرگ سے قدر و مضحکہ
 قندہ بری میں عدم کوہ کر کچھ
 ساتی ہنہن شمع ہو جو کیا
 جب چلے تمہرے شل جہری غلط

زہو شادیمنی کو تم اسی کوڑ
 پر میری بگڑ گیا سبار کا فرج
 نہ گئے نہ برسے حال سطر
 میں چمکد لین فرزند کوڑ
 سا جہا نے کچھ ہندوستان
 کیوں کر نہ ہو کونہ و اپنے
 کہلا ہوا جو دیکھ کر کینو
 مصر عجب سو ہما قبا لاؤ ہیکل
 ہر چند ہوند ارکے سے بدلیا
 بگڑی ہو چکی ہے وہا چوڑ
 سے پر سوار ایک برس
 ہی لیکے جا یکار ضل و کوسن
 کہ کچھ بار تہر کہت نہن
 نہ کیوں نہ دلیا کی و ہوا چوڑ
 باغیاں کو ہم کل شکر کیوڑ
 اشبا کی و غنیمت کا حرف
 انہو میں ہے بار بار نہ کا کنگ
 تیرے آگے چلنا نہیں کیا کیا
 موت ہو جو یا نہ میں چوڑ
 سخت کا فرین کچھ لائو
 ایک دم میں بگاڑو الالو
 جو ہا چنک ہول کی چا کوڑ
 ظاہری ہم میں بغیر کوڑ
 تراق ہو کہ نہ پہلاں جو ہم
 ککے نانی نہیں فادین

کیا نہ تھا چیلے کو نہ عارض نہ
 و کیوچے قوی کی کچھ مالو
 لکھت کو لکھتیں کچھ
 سرخی چشم و دوش و لکے
 نازا دکھی چلیو نازا کلاو
 ایک جہا نون چلیو چوڑ
 حتم ہی عالم میں ہی تیری ہم
 ہر کیا پا لیں سے اوچک ہر کیا
 رہتی ہی غدا کہ تھی و اچھ
 قاون تو لیکے لگاتے ہر کچھ
 و د کو کس سر کی تلاش
 زانو کھا تو تیر کا ہرگز نہیں ہم
 وہ نندنی نہیں غلط عارض
 جتا جو تھا چیلے کو کچھ
 ہی ہی لکھت کچھ ہم کچھ
 سید کچھ ہوا فکی کا ہونو
 کس کو میں ماد کا کچھ خلقی کچھ
 آج کو چیلے ہو چھ چپ ہو
 لکھت برف یا کچھ لکے دیتا
 بہن کر قہ سے عو یا نی
 سے نام سنی کافعی و اثبات
 تمہاری ہم کام ایلیے ہم
 بر زمان قید رکھاں ہوئی و
 نمودن لکھت کچھ لکے
 گری اسل لکھت یا نیل بیا

کہیا جو نہ میری عمرز گار
 و نہ لکھت و نہ لکھت
 ستم وصل میں حجاب طرح
 تو لکھت کچھ لکھت کچھ
 و نہ لکھت و نہ لکھت
 بہا رس و لکھت کچھ
 گل کا بد لکھت کچھ
 و نہ لکھت و نہ لکھت
 ہوئی میں چوڑا کچھ
 جتا کچھ لکھت کچھ
 او کس کچھ تو تیر کی تلاش
 کچھ کچھ کچھ لکھت کچھ
 بہن کچھ کچھ کچھ
 چلیو میں ہی کچھ کچھ
 ہم ہون یو کچھ کچھ
 لکھت کچھ لکھت کچھ
 قبر لکھت کچھ لکھت کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ
 بہن کچھ کچھ کچھ
 موجود کچھ کچھ کچھ
 نہ آپ جاہ زکھ لکھت کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ

<p>بہاگ بر بہار و تابون اونی کہ دین نہیں تو سیر باکین ایک بانی ہنسی کی سر کھین نام بلند کجی یا جان حانین ذرا ک پار علی ہے مہار اکین لذت جوق کی ہودہ نظر میں اپنی ہاتھ خوب لک گویا میں احوال ملک کہتوں میں محمد حیدر کہی تو زمرین میں ملا دو ستارہ سیراد کیا ہنر چرخ کو رات بہار دکھا تھا دن میں سمجھتے ہم میں کل سے خار ہر وہ زمر کہ بہت سخت گفتگو کرتا لو کہ کون کرے ایسے جگو کرتا شرح ہی کہی گئی پتھر میں قوت بہر کہیچاہے مگر دوسرا دین ہے اس پر گزرتی طرح ہر ای ایک ہر پہنے پہلو کا آتی ہے یہ وہ کہتے ہیں جہین سور سے سحر تک وہ گدہ بند لے رہے کہیں سر نہ نکلتا ہوتا ہے اگرچہ کس کی ایسی بانی عباد ڈلی ہی مٹھا سکی ہر تاد میں خدا کا حکم جو کافر نہ مانتے کمان حیرت میں سر جرم کی</p>	<p>نما کر تابون نائے ہمت برن ست کش جو نیو کا سیر سلول در کج سا اس کوئی دانی عاشق جان باز کو مارا کچھ پورہ ہضم کا لینے چھو کی مانا تو کی لوٹ جی دل میں دینے تو ہی سیر ایک سیر کا وہاں کہ کائزہ میں نہیں عکس ایک سیر سے دو گئی گدو یہ کیا انکسے خالی کچھ کو کجا حیرت کہی کون کرنا جی ہی دین لین لگا کر کیا ناہتہ کا کیا زبان کرتا فرہ چہرے کتہہ ترخ ایرہ میں خط لکھتے رہی برتر ہر صفت جو عطر گل میں بوئے ناز کو لالہ کہا چو کہ کو سوئے کہا غمزدہ کرنی بہار آتی ہے خانہ دل میں بے خیال ضم دکھا تارہ آئینہ ماہ تاب لالہ میں پرتی شہ سوئے دوسری عالم دینی کچھ سکھائی زبان کتنی فضل اپنی شیریں نہ مایا کہی ہندو کی وہ بات راقیہ میں ہر ایک ترقات</p>	<p>کوئی اذکی حلیں جو لفظ ہنر تیری کوئی جسے ملوانو ان لکنا تہی ہی ہی ہنر ان جہاں سیر اور گناہی کچھ کو کیا جری چہرے لگا کر ہم کیا کچھ کھویش گل کار آئندہ سا لکھتے ہمارا میں تو زبانی کی ملی تو فکرم میں اسکے درد نے گزشتہ کی کلا بوسے لینے یہ چھیلانے ہو یہاں کہ ہوتا ہے کھینک کر کا کتنی بہر پرتی سے گلکاری کہتے ہیں کوئی بات اپنے کرتے ابھی کہتے ہیں یا رتہ کو کرتے ہندہ کہا جہن سے آواز کرتے تھہرنا جیک صوف کی کلا بچے کا کتبہ مارا حنین نے میں ہا اپنی ہر گہری کج ہنر آہ لب ہر فکر آتی ہے سترہ خطی عبارت سے دیکھو بے صوف کہ کیا ہوتا تو فکرم میں کج اگرچہ ہنر نیکوئی آفرود کچھ سپر کی وفا میں ہماری جفا میں ہنر تو بہر معلوم سر نہری خاکی</p>	<p>یہ کتہہ ہے وہ ساور وہیں ہی سترہ عدم پرتی کی ہنر گمان دین کو یہاں کہہ دلوں کے وہ بری تصویر صفوں کے ہنر ہے ہنر ختم ہوا کچھ لفظ احسان کدیا اور ہنر کچھ ہنر کے بعد ہی رتہ قلب ججوا بے خط سانی تو فکرم میں دیدہ یعقوب مینا جیو کچھ کاٹ کہا یا تو نہیں سنے عکس کو کھنڈ و تر عارض فخر دل نہ ان ہلو کچھ کی ہنر جو کھنڈ ہو تو ہوا ہی اڑو کچھ وصال میں ہی تو یہ ہنر گدا ہنر آتی نہ اڑو کچھ ہنر صحت خ خال ہنر کچھ ہلو ہے دشمن جان یا حانی عاشق ہنر کچھ ہنر کچھ ہے جو دل ہنر کچھ زلف ہیہ ایک ہنر مارا کچھ لے دشا ختم ہنر کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ نہ ہنر کی خوف نہ ہنر کچھ ہنر ہے نہ ہنر کچھ ہنر یہ ہنر ہے جو کچھ ہنر</p>
--	--	---	---

	چرا چہ بے بد نکو چہ	صبا اور ایسے انداز بار	
<p>ولی تخلص ولی رام قوم کا یہ سکتہ شاہ جہان آباد جو شاہزادہ دارا شکوہ کے تہ خاص ہے اور علم بی فارسی اور ہندی میں مداخلت تمام سکتے تھے چنانچہ اوتنے گہر زبان میں ملے ہیں اردو صوفی صافی مذہب ہے اوتکو اول شاعر و در زبان کا حضرت جوہر لے لکھتا ہے اور عجیب ہیں کہ ایسا ہی ہو کہ اوتنے کلام سے ابتدائی حالت اس شاعری کی معلوم ہوتی ہے اور جو دلی گجراتی سو حید شعرا دہ کا مشہور ہے سو ادسکا موجد ہونا تو تحقیقات سے ثابت نہیں کردہ اول صاحب دیوان شاعر اس زبان کا ہو۔ ولی رام کے یہ بیت شعر بطور نمونہ کے لکھے جاتے ہیں جو دہائی سویرسل دل کی اردو کے ہیں۔</p>			
<p>تو اسنے آپ سے بھولا کسی کو ناپ چھپا ہا ہے مردن کو دور دست سمجھو عجب کی کیا ہا ہے دہین بگے کفن کی جا د جو تر افاض ہا ہے</p>		<p>تو دھان آدمی ایجا ندی جو دھانہ خاوند شراب سرخ می نوشی اجل کدی فراموشی قبا و جبرہ رنگین ہر داز سب بکشا یند</p>	
<p>دوسری تخلص شاعرین مقال رنگین خیال یعنی شیو پر نادر دند راس سو ہمارا موصنی خلف بی پر نادر قوم کا یہ سکتہ سکتہ لکھن جو ایک مدت سے مطبعی نوازل کے منجربین اور منشی صاحب ہی اوتکو بہت عزیز رکھتے ہیں کلام انکا بہت شستہ اور صاف ہے صفائیں سے آدکا جو شہ پدا ہے آپ نے طبیعت امی خوشی زبانی ہے کہ ہر شعر میں نئی بات نکلے ہیں اور کوئی بات جو چلے سے خالی نہیں ہوتی زبان وہ شیرین کہ شہنائے اور سیری ہنوس بیان کا یہ عالم کہ مطلب بقدر سبک آگے آجاسے اور پدہ میں نہ چھپے اوتنے سہلک کلام میں نیا لطف اور تبارنگ ہے اور اسی وجہ سے اوتنے کلیات کا نام مرقعہ اوزنگ ہے عجیب ہی اوتسکی سیک اتفاق ہوتا ہے اور اداس سے جو بیٹے انتخاب کیا ہے وہ یہ لکھا جاتا ہے۔</p>			
<p>تیر کی تہ لہی جانی ہاں کن کا گیا نالا لہی میری کرنا ہلوا دیا یتاشا دہی کیکیب سہ گیا وان بنی لہیان سہ گیا زاق باہر جہاں ہلوا جہاں گیا دل ہلواں تہر جاہد کہ ہلوا گیا یہ تہری کر ہلوا اعتبار تک نہ گیا میں نہنا بھرت مگر نہ تھا گیا</p>	<p>شو جی تو لکھا حسرت یاد گیا خام سے تیری نہ گئے تہر جا گیا سیر کھلوا دندون کب کا دھو گیا اوتکی آرائش سہی بھرتا دیا دکھا شیکہ ہلکا دھرتی نہ دھرتی گیا چشم کو من سے تہر کھلوا تو تہر گیا بدلتی چہ سے دہر تہر جا گیا دیا میں دہر تہر چہ تہر جا گیا</p>	<p>مطلع میرے مطلع دیوان کر گیا یاد آتا ہے کہ کھنڈا ترانہ کر گیا شرم سنگی اگر سائے جلا دیا گیا حسن شہید زکریا کو تہر جا گیا کچھ نصیف میرا بجان تہر جا گیا نار کر ہلوا دہی مر لہر پر گیا سیر اکھوتی لکھنوج مکر گیا کوس فرہتا نا میر تہر جا گیا</p>	<p>بے موزون ہو جہنم جہاں گیا شکے افشاں شہر کو کر گیا انعام پنازہ میں نہیں چلی گیا چڑنی بیاف سیر لکھنوج گیا ایا لہی سکی جانی لکھنوج گیا جب میں زہ عیادت کوفہ لہر گیا دل میں باقی تہر کا ہلوا گیا جائے اپنے پہاچان جہنم گیا</p>

اسعد کو نام پر صفائی یار پر	وہ کھل کر غرض جان دینی ہو یا بولے	آتا نظر نہیں کوئی جس نظر ہے	بتلاو یا کہ جوتان کر کے
تا نظر کو کرنا کہ بند یار کا	پھر کیا کوں نظر نہیں کی کر کے	یہ نظر جو تو سبھی جانی تو بگاڑ	ترسی قدم میں ہی سیاحت انہ
ہمت تخلص لالہ قدس الامن لا لایستارہم باشندہ بیانی شاگرد مقصود عالم			
میں وہی سر وقت ہے یہی کو غلط			
ہمت تخلص غشی منی ہو کہ تہ سکہ نہ کہ نہ خدا ن شیلہ و لہ سوید اللہ کیا راجہ باک شہنشاہ و سارت جنگ بان شاہ اودہ سے			
شاگرد غشی منی و لالہ زمر کی ہیں اور کوئی شاگرد مام دیال ندام کی تائی میں ایک اسخشاکی تعریف میں کہا گیا اور سرخ شہری			
کیا پسند سوچو یا تری گریو	زہرا و گلشن راغنی ہوئی دگر	لہلہا را زہر بندہ ملکی بخیر	آؤ جب برفشان نہ دگر گریو
باد آؤ میں ڈاؤں کر پوس تیک	ہوئی خیر عمو کی میں گر گریو	سست شمع کو آتیا نہ دیکھا جوا	بگئی شمع نا ذودہ و غیر گریو
شعلہ خدایا نہ کا دہو کچھ	کوئی کپڑا کوئی کپڑا ہر گریو	کشتہ کوی روکسا ہیست اند	ہو یا غلیظی نہیں پک نہ گریو
طرز اس حسن خدا کو بند ہر گواہ	مصحف خیر چہ پست نہ گریو	کیا جی ان یا زہری تر کی تمامہ	ایشہ و تیا دوم و صبت جگر گریو
یہ شعر تخلص بود یو کی لندن سابق اہل کلگری الہ آباد چلی بعدہ راسمت گوالیار میں سر شہدہ اصوبہ سیکڑہ کر ہی را کیا پیر میں اور			
الہ آباد میں آج بھی وہی سن کو کی تالیف میں بندہ کو بہت درد ہے رازق مطلق کو کھیلے رکھ کر انی چرچہ اور انکسار جو وہی سن کو			
نہیں دیکھتے ہیں کہ میں دیتی	دشمن کو اس کی شریف رفت کسی	سیدی یا تو بھی جانی بولہ بولہ	ہوئی ان کی کیا جانی عادت کسی
کیونکہ میں لڑتی رہا ہوں			
ہندی تخلص لال صاحب کر کو تو دیکھو بہادر لہور جو اس ناہن میں گراوی استعصار و علما با کمال ملک پنجاب سے شمار			
کے جلتے ہیں اور ایک سندھ و بل کتب تعیف و لکھتے ہیں لگا از ہندی ہندو نصیحت میں ۲ بند کی نار ۳ یا دگار ہندی سیر ہون			
بادشاہ ہون حکیموں اور اقداروں کی حالی میں ہم اخلاق ہندی علم اخلاق میں ۵ مناجات ہندی ۶ نصیحت نارہ ہمارا جہت			
بہادر مروجہ کم حالات میں اور اخلاص تاجا ہندی بولہ بولہ انکھضامین حمد و ثناء خالص ہو و سر اس میں غلط سے گذری یاد ہو چہ شہر			
ہی وجہ جزو کل میں منی حکیم جو	نیت ہستی میں طے نہ تھی	حضرت خلیفہ ہندی پر اہل انکھضامین	بخش تاج شرف انکھضامین
کر دیا ہی جملہ اس تعافش نے	نفس بوجہ چاہے غرض باجیب	زلیت کا صفوں تو ہم ہو چہ	جانو آخر کہ ہو گا غلط
میں نے باندھن سکھوں ہو جو کلم			
ہو مشق تخلص سونی بہاری لال نام رئیس سہرہ شاگرد بہور			
خون چمکا بہرہ دہ تر سما	لہلہا تجھ تھیل احمد کا	سوہ صفوں سے ہو خاکستر	قلوب بال ریکو تر کا
نالیزہ سے اور دل غشائے	بے حوصلہ انکھضامین شکر کا	کیا کہوں حال ادب کہوں	دنگ یگا وہ کیا مقصد کا
ہی کوں تادہوں کہ نہیں لیا اہل			
اور کوئی نہ تھیں کہ شود غفلت میں			

یہ شعر تخلص

انکھضامین

<p>میرا شہر تخلص منشی تنکرام صاحب دیوان ملازم مطلق اور اختیار کھنڈو</p>			
انکین کیا ہو مدد کو ملا تھانے	اور ہر مین بول جاو کی گھر پانچ	اسی کو منشی جو عہد مہم کا لڑکی	نابت بلو ناؤ کی کو گھانان مجھے
<p>زہو گھانا مین ہی باجو کی گھیر</p>		<p>اور کھلا مین ہی کاکا دیو چھلیاں</p>	
<p>میرا شہر تخلص منشی کیل ام قوم کا تیرے سکنہ سکے ملی ولد سلطان ملک منشی انوار جی بگم شہر و صاحب بی اور فارسی سکون مین خود بلکہ کچھ مین اور سیاق اسباق مین اپنی وقت کو اور اس وقت کی تیری طبیعت کی یہ ایک عجیب شال منشی درگاہ تیرا وصافہ و کھنڈے لہی ہے کہ تمہیں تا بہ سال کا ذکر ہے کہ کچھ ناگہی پڑے کا شوق اور ادا مین بیگم کی کا ذوق ہوا بندہ سہ ناگہی کی ہر نالا یاد کی اور ماسٹر اور چند صاحب سے حساب کیا شاید ایک ہفتہ گذرا ہو گا کہ صاحب بہت سے گزرا گھر مین بہت خوشخط لکھ لکھا اور کھار کھو اور اس وجہ یہ بھی لکھا ہے بھان اللہ تیری ذہن کی کو تھی مین۔ یہ صاحب تبدیل مین شہر کی سکون مین ملازم تھی اور پھر و انکار و گاہ چوڑ کر معلی کا پیشہ اختیار کیا اور کچھ لکھنے میرا دو ملک چاہا پڑا یا بعد جیلانی قادیون کی علیہ کے مقرر ہو جان بعد سب پٹی اسپیکر اور اس ہو کر اپنا کام انجام دینے پر جب ضعیفی کے سبب سے مصائب دور کی تھی تو اس کے نو مالک مغربی اور کی افزائش سرپرستہ تعلیم کے قدر دانی سے انکو مدرسہ چاند پور کا مدرس کو یا چنا پڑا یا سی عہد پر مقرر مین مین شہر منشی درگاہ صاحب سابق الذکر کی تحریک مین اور کھو اسطے ہیچ اپنی اشعار کے تکلیف دی تھی چنانچہ اوہوں کی جو بلی کر کے اپنا بھی بہت سا قافیہ کا مچھا اور چند اشعار و کلام بھی لکھا اور کچھ علمی استعداد اور کچھ تعقیقات و نمائت ہوتی ہے چنانچہ ایک قریب تھی کہ کچھ اقبیعت کے چکے مین جو ہر علم اور ہر فن مثل طب صاحب ہند سے بہت عرصہ فافیر علی بیان معانی قواعد فارسی و شعر و انشا و غیرہ مین مین اور ہر میری رامی ناقص مین باعتبار تصانیف قصیدہ اور شہر خواہ علیہ کے قوم کا تیرے کچھ ہی باعث فرقہ و انکار مین پر مشرک اور کھو سلامت رکھی رامی ایسی اچل کرام کا جو اس جزو زبان اور اس رام طلب قوم مین غیبت ہی اور کھنڈاری کلام نو اور حصہ مین اور ج ہو چکا ہے اور او اشعار بیان لکھی جاتے ہیں۔</p>			
ملایا غامبر لکھ لکھ تو تو قبا لکھو	اسی کو سر کو تمشا کو سر کو لکھو	خواتین سکون لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ	مرا می کو پیا کو سب کو کو تیا کو
<p>خط و لفظ و قو و عارض نے تیری کردیا تھام</p>			
<p>میرا لعل خاطر سب کچھ کو تیرے صفعتو می مشاط صحن بہر چند شعر ادبی کتاب مذکور سے منتخب ہوئے۔</p>			
شکر پروردگار ہر دم ہو	گو بہتا قرون ہو یا کم ہو	زندگی کا تو اعتبار نہیں	ان زمانہ کو کچھ فرقہ و انکار
چھایا کچھ ہمارا سمجھ کو		انگیا انتظار سامجھ کو	
<p>میرا تخلص منشی رام اہل عدالت شاہ جہان پور باشندہ بہانی شاگرد مقصود عالم مقصود۔</p>			
چھپ گئی میری حال کی اخبار		سجھ کو ہی تجھ جڑی	
<p>یاس تخلص من سکھ ہے ابائی چھپی پر شاہ ذرا ت وار راجہ افند رامی شاگرد مقصود۔</p>			

یار کی آئینہ زخمی ویکھو	صاف خند کا گمان ہو گیا دلو اور	
یقیناً شخص لالہ لالہ یونگہ صاحب ہوی شاگرد حافظ فلام دستگیر سین :-		
لیا کہوں زخمی شہید گداز پھر	دل بہد ہو نا بنا جو پھر گداز	ہم کہتی تھی تو ہی سے یقیناً نکل
نظر لیا از تعینت لطیف زید شیریں بیان از آئینہ شہی است حقیر احمد صراط اب علم سیرا تو ک		
موزنی الفاظ نظم حمد اس ناظم میں ہے جو مطلع و متن اقصای کو میاض دن پر تو م اور مصر ہو چستہ بلال کو سودا و شہ پر علوم فرمایا اسکے ایاری فیضان سے بہشت بہشت کو ناز کی حاصل اور او سکی ساز گاری احسا سے سپہر کو بلند آواز کی مہول ہے۔ قطعات مہر تعلی قدرت او سکی سے تجلی اور آیات بروج تجلی صنعت او سکی سے تجلی ہوی سخن سخنو ان قاضت عنایت او سکی سے موزن اور بیان زبان اور ان اصابت ہدایت او سکی سے بصواب مقرون۔ قطعہ		
وہی صانع کہ او کی خدمت سے	ہوی مضبوط آسمان زمین	وہ کو کہے نہ رہے روشن
اور نگینہ عالی قاسم دست اس مجربیان میں ہے کہ مجموعہ موجودات کا او سکی نظم شریعت میں قافیہ ارتقا م ہوا اور دیوان کائنات را می چایا اور تختہ بل بہت او سکی سے دین احترام کو پہنچا۔ اور وجود و خزاں کا ایک دو ہے		
بحر کامل روح و کمال میں اور اعتقاد بریضا ضیا او کی ترکیب بند میں	سحر و فوہ و جلال سے قطعہ	وہ ہی مانع کہ او سکی فکر سے
ہو اسطو م حسنہ ایسان	نظم حسنہ او سکی برکت سے	ایا با حسن نظام و استحسان
<p>گلستان عالی اور چین بربان ہونان سخندانی پر مضمونی اترہ کر یہ سچ جان چہ معجزہ بر جوت حضرت محمد خاک فیض احمد کا نصیب ہو سکتے زبان انگیزی میں سکول بریکری شہر محمد آباد ف نوک میں مصروف ہے مضمونی تجلیت سیرت شری اللہ الہی زار میں جس اور مخلص مایہ و طاول انگیزی مدد مذکور کی کہ یوم غار نو سخندان سنا ز مدد سے عنایت منتقاز اور الطاف عبادت زمانی ہیں اور بوجہ ہم سعی کی اکثر مقصد سے مہربانوں کی پڑھو کہ میں مدد دیتی رہتی ہیں دنیا کی کہ میرے برادر معظم نے مذکرہ اور شاہان بنو کا تالیف فرمایا ہے اور ارباب علم چینیے والا ہے تو ہی ایک عبارت سی لکھ کر او سکی ساتھ مطبوع ہو اگرچہ اس پر کو کو کی کتاب ایسی تھیں کہ اس تعمیل ارشاد کی قابل ہوگی</p> <p>خیال کی کار کشاد و دست کی تعمیل ضروری ہے چند سطو پیش کرتا ہوں۔ یہ مجموعہ جمعیت امین قوم شکیں سے ایک نسبت ان ہے</p> <p>شکیں۔ اور یہ ذخیرہ نصارت قرین علوم رنگین ہی ایک گلستان سے بہار آفرین۔ نظم ساز کی کوساز۔ خیر تر از کوئی واسطہ طراز۔ حرف و کلمہ حریف۔ شیریں تن کا دھڑلہ کو طریف شیریں گفتار۔ اشعار نظم از دل برقرار۔ نعم خدا دل و دگر گزار۔ شعبا وصفات محبوب میں نظم</p> <p>نزد الفقار علم۔ اور اعلام مدح معنوی معنوی دیا معلوم۔ سراپا سے از عیب بری سراپا سے دلبری صفحت حق شیریں تن کا</p> <p>سنگین گفتار بہترین اشعار عارفانہ۔ خوشتر سے نیاز محبوبانہ اور وصفات و فروع صالح مست انما فیضا</p>		
<p>خمنجا بہار منظومات قدس سخن آفرین کی سخن سرور آفرین جسکے مولف واقعہ فائق غوری کی کشف حقایق کلمہ بردی ششانی یعنی</p> <p>آئینان قدردان و انایان گوہر درج ہنود ہی اور برج سخنوری نوادہ نور سیدہ میں فرست شرمش میں نہال گیا است بر حقیق</p>		

<p>نظارہ انشائیہ پیش۔ بہرہوشی میزاد آفرینش مجموعہ کمالات انسانی مرات تجلیات زوال فی فیض بنیاد خوش فاش فتنی بی بی پرند و صفا پیش نشانیان سرشته دار مکرمل علی علی ارج جوہر پودین و حقیقت کتاب فیض لایس، اور خیال جوابت ایسی تالیف خیالی اگرچہ کج گوئیوں - ہندیں۔ مگر نہ کہ اصحاب انش اور ابا بنین جانتے ہیں کہ تالیف ایک زار و انانی اور زیندہ نگار نہ رہی بلکہ ہر قدر تکلف ہوئی ہوگی سبزلان اولو البصائر امید ہی کہ گوشت خشم انقلاطس میاں شکیں سواد نظر وادین۔ راقم حرف کنا انشائی انشا میں معترف ہی محسان معترف حسن بیان و متعوف حسان معانی سے کہ حسن انصاف میں معترف ہیں مگر قریب معترف عطا بوقوف خطا و ترمذ لوف احسان خمیں موقوف استخوان ہے قطعہ تاریخ سال مصلیٰ بقا سن بحر فضل ذکر لکھا جو تذکرہ</p>	<p>بنک سی کی کتابت ہے صلی جہاں کیلک کرنا پو کرنا آئی صلیہ کا کہن یعنی ہے سطرے چننے دلت</p>	<p>از حق تعالیٰ فکر بلند و طبع سنی بیوندت اس سخن پروشے پشم نرائین صاحب آفر۔</p>	<p>بہیجی اورین صد افرین کہ آپ سے بہت بڑی کام کو انجام دیا ہے یہ عجیب تذکرہ قرن الاثنی تالیف کیا ہے ایک لایا تذکرہ سی فی نہیں لکھا وادہ کیا ہے کام کیا ہی گویا دنیا میں اپنا نام کیا ہے قطعہ تاریخ مرتب ہوا تذکرہ شاعر و ن کا میری دلوک ازین مروج ہے ہر تاشی عاقل کی تالیف ہے ایسے دو لکھ کر کج محبوب ہے یہ ہی او کی تاریخ و کج پند عجیب غرائب یکا جو ہے قطعہ تاریخ تطبیع از مجموعہ مکارم اخلاق شاعر شہرہ آفاق ہمارا گلاب شکر</p>
<p>صاحب شائق پاشا و میر گھ۔ تذکرہ لکھی گئی تھی بلکہ وہی بخش کیا ہی زیبای کلام ہندوان پر خرد۔ ایضا خوب لکھا ہے تذکرہ والدہ</p>	<p>وہ لکھا ہے تذکرہ حضرت بن خلد دیکھا کہ تھی ہرگز جو لکھا وادہ</p>	<p>وہ لکھا ہے تذکرہ حضرت بن خلد دیکھا کہ تھی ہرگز جو لکھا وادہ</p>	<p>وہ لکھا ہے تذکرہ حضرت بن خلد دیکھا کہ تھی ہرگز جو لکھا وادہ</p>
<p>تذکرہ لکھی گئی تھی بلکہ وہی بخش کیا ہی زیبای کلام ہندوان پر خرد۔ ایضا خوب لکھا ہے تذکرہ والدہ</p>	<p>وہ لکھا ہے تذکرہ حضرت بن خلد دیکھا کہ تھی ہرگز جو لکھا وادہ</p>	<p>وہ لکھا ہے تذکرہ حضرت بن خلد دیکھا کہ تھی ہرگز جو لکھا وادہ</p>	<p>وہ لکھا ہے تذکرہ حضرت بن خلد دیکھا کہ تھی ہرگز جو لکھا وادہ</p>
<p>تذکرہ لکھی گئی تھی بلکہ وہی بخش کیا ہی زیبای کلام ہندوان پر خرد۔ ایضا خوب لکھا ہے تذکرہ والدہ</p>	<p>وہ لکھا ہے تذکرہ حضرت بن خلد دیکھا کہ تھی ہرگز جو لکھا وادہ</p>	<p>وہ لکھا ہے تذکرہ حضرت بن خلد دیکھا کہ تھی ہرگز جو لکھا وادہ</p>	<p>وہ لکھا ہے تذکرہ حضرت بن خلد دیکھا کہ تھی ہرگز جو لکھا وادہ</p>

ضمیمہ آثار الشعرای ہنود

ہر حضرت کا کلام بعد اختتام کتاب کے پھر پوچھا یا نام و نشان معلوم ہوا وہ اس فیہ میں ترتیب حروف تہجی میں کیا گیا ہے اور کیا کلام نہیں ملا اسکے نام پر ہی کتب کا کیا گیا تاکہ یادگار رہے اور ہر وقت طبع مکرر شہادۂ سبب الی کلام ہی لکھ یا جائے گا۔

آرام تخلص فرشی رام پر شاہ ملازم دارن چچی پور شاگرد نونرش موگیلی۔

خود آئی ہیں اب کی پہنی کو مہی دور	کیا خوب کیا ہی میری حال از آنجا	دیکھی ہی تجلی ہو کسی برق نگہ کی
آخر میں تخلص لال بہاری لال	ساہوکار فرح آباد شاگرد صغیر اپنے شہر کے کچھ شاعر ہیں میں سے ہیں اور تذکرہ نازک معنون ہے	

میں یہ چند شعر اس کے جو سیام بار و غیرہ سبابت سے منتخب کئے گئے تھے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

خود گلکان کی جانا بہن ہنولے	اور ہو گئی وہ کوئی عریسی ڈرنولے	میں ہی آج ہر زندہ کی کوئی لالہ
آج کل میں اب آپ سی چاہا ہنولے	بہار ہی کہتی ہیں سیامین کوئی	نہ دیکھتا ہوں سی ہری دگروندیکو
جیل سی عیادت کی کسی غزل آو	بہار کو لکھ لکھتی جانا ہنولے کوئی	اک بلادی سلائی داستان زلف ہے
میری گہر میں آج ناری ہوئے	جہان فی سہلی ہوئی جہان ہنولے	مستاق از دست کی ہیں ہم اور زلزلہ
	اسی از سر تک تمام کوئی اعظم	بڑھ جاسی جو دو ماہہ تمام زوہادہ

اٹھ کر تخلص فرشی جی لال نوم کا تہ سر ہماست باشندہ بدایون ایک آزاد و مع او صادی چال کے مرد آدمی تھے فرشی دبی پر شاہ سر اوں کے صاحبزادے ہیں مگر کھلو کوئی کلام اوں کا نہیں ملا۔

اصغر تخلص مہار پر شاہ محافظ قندالست تہرہ پو پال۔ یہ شعر اس کے طبع زاد ہیں۔

سودا ہوا ہی جی بھئی لفظ بارکا	یلا ہوا ہی زنگیل بھیا رکا	عقما لیل مینا بکھو لکھو	دعا ساف تہا پر کیا کرینا
مقرر فاعل کو لکھا دھندلہ	ہنرین بھینکنا کھنکھن	ہنرین بھینکنا کھنکھن	ہنرین بھینکنا کھنکھن
اقتصر تخلص منشی ابھو دیار شاد خاندان لای بہت راسی مختار اللہ رام ریاست ٹونک شاہکے عجے عالم فاضل اور شاعر صاحب دیوان اردو فارسی کے مرین پہلے علاقہ پنجاب میں بھٹہ لکھتے اور اب بیدینا بنائی کے قریب آباد ہیں جنہاں دشین بہن لیکن ہم کو کوئی کلام اور گنا دستا ب نہیں ہوا۔			
اکلیل تخلص ہو گوان سہاسے طالب علم اسکول بلند شہر شاہ گوانا بلند شہری۔			
وصل کا ہی بٹ گمان تنجگو	ہم تو عاشق ہیں تری صوفی		
الفت تخلص الفت راسی نائب منشی ڈویرن میں پوری سکھ اتا دہ۔			
ہم کاکے مہا کاکین اور غراں	لہامی اگر لکھیں آئینی خبر آج		
انجم تخلص حسن پر شاد خلع منشی رام سہاسے تنہا اور عسکر اولاد شادی لال چمن کے ہیں قوم کا تہہ باشندہ لکھنؤ کا ایک قطعہ تاریخ انقلاب نظم میں دیکھا گیا تھا اور کلام دینی میں بہن آرا۔			
ایمن تخلص گنگا سنگھ سیالکوٹی۔			
دلبر خوب ہیں بھی کیا نظر ہے	یار بیری دلدار کی جلدی ہے		
بال تخلص لال بالکشن لال لالہ سدا سکھ لعل یا شندہ علاقہ کول جو بالفعل ٹونک میں رہتے ہیں شعر اذکی نازہ شقی کے شعر میں نے بعد اصلاح درج کیا گیا۔			
انکا یاد گوار ہیں غمگینوں والا	ایسی نکھیں تہاں کر تھی تہاں گون		
یتھا تخلص لالہ گونید قوم کا تہہ باشندہ کچنہ شاہ گونیشادی لال چمن اور حال معلوم بہن مرفا سیدہ بظیر یادگار تہہ مجھ کر لکھا گیا۔			
بندہ تخلص امجد مدرس یا ضی مدرسہ پیرہہ ضلع شاہو علاقہ پنجاب اور حال معلوم بہن۔			
پہا رخصت منشی کنولال رشتہ داران لال شادی لال چمن لکھنوی سہن۔			
پہا رخصت منشی شیشہر سہاسے شاہ گونیشادی لال چمن میں قوم کا تہہ باشندہ لکھنؤ۔			
پرہیت تخلص چو بھجی لال خلع منشی تیوالال باشندہ محلہ نوبت لکھنؤ۔			
بغینا تخلص منشی شکر لال خلع اللہ اسیری پر شاد سکند آبادی حال تعمیر چیرانکی شہر چیرا بھری لکھی گئی میں اور کچھ چیرا ب لکھے جاسے ہیں جو ادھون نے سا لکھتے ہیں چیرا بھری چیرا بھری تھے۔			
پہل سے وہ اب نہیں بھولتا	تسے کوئی نہ آئے کوئے	یار اب ایسی کوئی دن ہو	ہم وہ نہیں اور تسے کوئے
پہل سے صوفی کے آئے کوئے	گردل ہی کوئی نہیں چرایا	پہل سے صوفی کے آئے کوئے	پہل سے صوفی کے آئے کوئے

یوں جان جنت غذا میں ہے	روئے کوئے نہ سنائے کوئے	سو گیا میری مرنے کی خوشی بڑا ہو	رنگی کی ہونہ بزمِ دعا کی بے
یوں بتاؤ خدا ایک سہری کی گئی ہو	بُت بُت جی آخر کو خدا ہی ہو	پوسل طلب ہو گئی کا لیاں دے	اسی ہوئی کہ اور ملا اور ہی ہو
	خاک در جانا ہے کبھی نہ فریاد	سوز مایہ بنائیں ہی کسی پر تیر	
بہت شہب لالہ بھو یال دہلوی شہزادے زمانہ حال سے ہیں یہ شعر و کلاما ہوتا سودر نہ کیا گیا۔			
	دی جلد کہیں کو میری ملو	والہ میں دل ہی سنبھلایا جلازم	
یوں کرو اس منہم عزت برہی سے ہیں انہوں نے ایک کتاب کیا گمان کیا عام حال میں نصیف کی ہے اور کیا کوئی نصیف کر کے ایک ایک شعر کے اور تین تین شعر اپنے گلے میں پہلا بندھا دیا ہے۔			
غصہ ہی کر ان دنیا میں آ	بریشان گناہوں ہی اپنے ہوا	وگرنہ یہ تھا اشرف الالبیا	ہوتا تھا ترسے خدا کی جدا
برایہ ہی جو دیا ہی چاہے ہوا	تو سدا کا یہ شعر چڑھ بر ملا	کر یا بخجائی بر حال ما	کہ بہم اسیر کف ہوا
تا را مخلص لا زنا را چند لاہور میں رہتے ہیں اور سوہن حلو کی دکان کو تہیں اونکی نصیف سے ایک مختصر بیوہی مبارک صفت میں اور چند شعر دیکھ گئے وہ یہاں لکھی جاتی ہیں۔ بندہ نہ۔			
جہاں نہ دیو تاقی ہیں اور نہ شہر میں	شہر کی قید کو کعبہ میں مار کر پڑھیں	ہونا دنیا میں کہہ بھی اور نہ شہر میں	نہ شہر میں
بنائے بیسی آنکھوں میں تو کیا گھر شہر میں	اور نہ شہر میں اور نہ شہر میں	اشعار	
ملک اور بیسی آئی تو پناہ کج ہے	لانی کی میری آتیاں گم ہو	آزاد میں دل اندھ کی یاد رکھیں	کوئی دل سے ادوی پاد کلم ہو
ملا تخلص لا زنا را مخلص لال کرئی میری شہزادہی شاعر ہیں اور نہ شہزاد کی ذہانت اور طبعی کے گواہ ہیں۔			
غبارِ لودہ بالوئے مہر آئی کا فزا	لایا خاک میں جو چہرے ہو کر	کیا تہہ فلک باریاں نکال کر	شہر سے عدلی جو ہوا نکال کر
	تو چہرے باز آئی کیا کوئی تھا	کہیں کی حال میری حرف نامہ کر	
میکیں تخلص بندت رام جی مل قافیہ سخن بدایوں سے ہیں اور فارسی اکثر کہتے ہیں۔			
تمیز لاہور فارسی لال قوم کا یہ مسکنہ کنہ لکھنؤ کا دمشقی شادی لال میں۔			
تو قیصر دمشقی جو قوم کا یہ مسکنہ لکھنؤ کا دمشق ملو۔			
تھر تخلص دمشقی اور وہ بہاری لال مدرس فارسی کا تہہ بات شالا الہ آباد کی تصنیفات سے ایک سدس مہاراجہ کی اسنت میں			
جکا نام مہاراجہ جالیسی ہے بلکہ گیا اور بہت یاد و کلام متع ہوا۔			
آیا ہی ہو دل ناہر زری دچا کسا	اسی کہ نخل ابل کا ہوا باردار	خدا تین آگہی ہی عرض با بار	سیر گنہ معاف ہوں میں نہ بگا
	خدا مہر تری در کا ہو کجی	یہی خبر نہ ہوئی کسی نادہ وار	
جلیس تخلص دمشقی رام سر و پ تلک صغیر فرزند آبادی۔			

خادم تخلص شیوہ یال شاگرد سید شمس الدین عداوت لکھنؤ		
وصف لکھتا ہوں اونی ہوئی	سیری مضمون میں قیاسی	وعدہ وصل اوٹکا آپہ بچا
	کتا ہی اپنی خود لکھ وصل لکھنا	ادھر ہی ایک نظر ایضہ خدا کی
حازان تخلص لالہ لالہ رام بیگم کرک خزانہ تخلص پوشت پور۔		
کوئی سفاک ہے ہر ایک پرکھو	نزل شہر خوشامی اور تو ملی	اوتی سید ایک پرکھو کرکوت
شعر و تخلص اچہ رام شاگرد سنی شادی لالہ جن شاعر لکھنؤ سے ایک ہی شاعر ہیں مگر لکھنا کلام نہیں ملا۔		
خضر تخلص منشی کالی بہاؤی خلیفہ لکھنا سہاے تحصیلدار لکھنؤ۔		
فصل گل تی جلسہ ملیہ گزرا	نوبی صلیہ را دی گشتا دلو	ایں موری نیاں اچا کانا لکھت
نیل چکل کی گلشن کیا کھنڈ	گلشن بجادی بی بی لکھنا لکھنؤ	آغوا صلیہ پوچھا تہن باغ
خلیقہ تخلص لکھی چند پور تہہ ماسٹر گورنمنٹ کالج منشی براہی اسکول قوم بریں پر کرک تہا تہہ اچہ بیہرہ دو سال سے شعر و شاعری شوق کرتے ہیں ہندی فارسی انگریزی پشتو مارواڑی عربی اور اردو میں شعر نظم کہ لیتی ہیں اور اپنی کوشا عفت زبان بجا بہن اب تک چہ دیوان تصنیف کرچکے ہیں اور چند کتابیں ادبی بنائی ہیں مثل مرقع فیض ربیع غلوت گلشن خیالات و بہارستان لطائف و ہر ایک کیفیت وغیرہ چند شعرا ہوں نے اپنی تذکرہ میں درج ہوئے واسطہ لکھا دی تھے۔		
گلشن میں کی بہرہ ہی باد بہارا	شاہد پلو ہی ہی گوی یار لکھ	خطو خطا دیال حسن ہو
قرین چہر میں زلفین منم کی	کند عین و آہو کی خطا کی	زلف عارض نگ و خالق ابرو چہر
اسمی زلفین و دل جو کہ کھنڈ	پہر نہر ہوگا ناسک کوئی دل جگا	ہوگی ابرو چہر میں تم ہمیں ہر حال
خوش تخلص منشی کرک شاعر تہہ بدایون منشی دیوبند شاعر تخلص بدایونی کے شاگردان سے ہیں اور اردو کی شاعری میں ایک اچھی دست گاہ کہتی ہیں۔		
خوش تخلص لالہ گوپال سہاے سکھ لکھنؤ قوم کا تہہ ایک ہی شاعر ہیں اور انکا تاریخی قطعہ شیوہ پراں منظوم مصنفہ منشی شکرالرحمت میں درج ہے مگر لکھو کوئی شعر اور لکھ نہیں ملا۔		
والش تخلص پیر لال قوم کا تہہ لکھنؤ اور حال معلوم نہوا کی تعلیمات سے ایک قطعہ فارسی بابت تاریخ تہہ کتاب سنگا شریعی نظم مصنفہ منشی رنگ لال جن میں درج ہے۔		
دریا تخلص نند لال محافظہ دھرا ن کوش۔ یہ شعر اوکی سال پیام یار سے لے گئے۔		
بہاوی جہدہ درو زو نہا زار	بہار تارہ خود دفتر ہوئی اکوچ	ہر ایک آؤنگوچہ نہ کرانی
	سیر حیا راجہ میں تارہ زو کی ہر چہ	بزاران حق میں ہستی نہیں ہر طرف

مختصر میں ہنود کا دیدار	جو ہم سے زمین پر چلے گئے	پوہی جہنما کی ہاتھ پٹو میں	جو ہم بچے لگاتے کوئی
<p>میں بھی ایک تھک دگر کی ہے دھند آئی میں نے مٹی کی سیاب حضرت شیخ نے کہیں ہو کر نام کلام کا کسی انجام نہ آچا دیکھا تیری مہار کو تپا چو نہ تو دیکھا اتوں ایسی کتب میں نہ دیکھا سیکھ دلائل حق کس کا دیکھا دل ایسا توئی مڑا لو سہا سہی را مہ تو کو کیا بے الی چھوٹے نہیں سزا دہا جانی چلو لکھا لو کو کچھ ایسی حیات کتنی ہے جگہ کی دوستی تو کچھ نہ بڑی ہر گاہ جہیز اربہ کس کو لقا بیرون بیوہ کی زبان حال قصہ سب لڑنے دیکھا جلاؤ کو کبھی تیرا دل اوپر پیر ہوا کا دل وقت میں تیری جگہ کی پیوہا تیری تیری خاتون میرا حال کتب بہ زعم ملک کو چہری آج کہلا جاو اس حال میں لنگ ہمارو درویش ہون میں نہ رہا</p>	<p>میں بھی کوئی مناتے کوئی ناحق کیوں نہ کی کہا کی کہنا میں نے کس طرح ان کچھ نہ سلاہم ہو گیا نہ فلک پر کا کا لادیکھا کس نے لکھی حضرت عیسا دیکھا آئینہ نا تیرا ہو گیا ہند لو دیکھا برحق جو جہیز بیعت بدل چکا تہا صاحب شام مل برابر گیا راہ میں ملے تلو و کسا سا گیا دیکھ کچھ جرح کو چاہا ہنود کا ہند جس پر احسان لون رانا حق ملا غور یہاں میں انکو جھکے سیکھوں تانی نہ راوی کی کھیلے آج پر پھر میں تانی جھکی بدلے عقل خفا کی ہی قابل مقام میرے</p>	<p>دل نہ یاد کی نہیں سے کہا ایک کیوں ہی اور کیا نہیں سزا دہا کہیں نہ تو انہیں نہیں جاکے اور کس کا یا کھانہ سلاہم مہ سپاس آ یا خدا سے شاکر آج کی سیکھ دلی مہو سے نہیں اس کی فانی رائے کو کچھ نہ نہ را دوس سے سیکھ کوئی نہیں کس کی جو ہمارے شرف نہ دیا بنادل تہا دیا ہمارے شی خانی پوچھتی سر نہ کئے حق انکے کو پہل میں نہ پائے دل شوق ہوشو کچھ نہ کلاہم پر یہ پوکی انکو میرے لودہ کلاہم</p>	<p>ایان جانبہ لہلہ سب کا کوئی توئی آپ بچہ کوٹا احکا کوئی شکوہ جان نہ کہوں تو نہ کہیں مجھ سے از کسی لگا دیکھا کوئی تیرا انداز حق لطف جلیا دیکھا کوئی فلاو کا کلا کوئی حق ادھ کی گورو کو کچھ نہ دیکھا او گئی یاد مہا عقاب کو کچھ نہ کس پر چرن سکھارے عانی دیکھا کیوں کی کوئی دل بانا حق وہ خون کی ہی ایک لکھی کوئی کاش ہم پوچی دوس نہ کھانے بندیز آئی ہفتا میں کچھ نہ سبھی بد بکھا کلا اہل اہل</p>
<p>ایضاً اشعار</p>			
<p>جو دلی ہی نہیں کہو تو اوس سے نہیں نہیں</p>	<p>باز دلی ہے اگر کا کچھ کہتی نہ لگتی</p>	<p>نہیں ہوتی ہے سیری سیکھ دلی ہاں جانی ہے</p>	<p>میں بھی ایک تھک دگر کی ہے</p>

شعبہ وقت میں جس سال نے	انسان کو چھ سیری اور سات کے	گفتگو کو میں نے سن سوا ہے نہیں	میں نے کھلیا ہے یہ سیر تکرم چھو
	کی اور توجہ اور مصلحت کیا کافی	اپنی توجہ بھی نہ آئی تب تک چھو	

سبب غم غفلت باویدری تا آنکه خلق باو جگیش ملال در حرم کاتبه سری یاست باو در شی بهاری لال فطرت باشند و
وزیر اندیشه در کبریا خلق ترخت اینک ز کمال شاعر او صاحب دیوان برین آو کی تین چار تین ملان و کس بجای کس کس
از انکه برده شعر متغی ہوئے -

الذی الذکر علی وجهی دیگر شریفین | انظر فاضل السعید و یونان مجربین | جبرائیل قطب الدار کاتبین بنو النجاشی | عشق گریه درم و در ساق بل خیز برین

شرق خلعت مشکاکی سیگار ادر معنی شاه از وقت شاه جهان پوری

وہ تو بے پناہی کے ہوا ایسا حکمران	آسانو میری ہر بات پر نرا	خبر سے زبان کا ہی تیار ہو گیا	شکو بھی کبھی میرے برابر آگئے
جیہ کہیں سنا کہیں آپ کہیں تھے	میتھا میں اس شان سزا پر نظر آئے		

جہڑک لی خون ہلا اسی سنگاری دامن بر
جلتا ہے سوزِ اشک سے خود شید کس نے
شکلِ مخلص سنی بال سر دپ سکے سیرتِ محمدؐ رضی بیان کے ساگرِ دہن سے ہیں اور خوب مرزا شعر کہتے ہیں -

برہنہ بن رکھا جھکوری شرم چھا۔۔۔ پہ شرم سے کہئے کہتے کیا نظرایا۔۔۔ کیا جھک کی کہا کہ میں افسوس اندوہ سے۔۔۔ شاید لہریں چکر لپھا نظر آیا۔

بچین ہوندا دل بیتک پہنلنا	وہ پردہ گرا اور وہ جلوہ نظر آنا	گھوڑ پکڑی خانہ دل پردہ پرکش	امران کسی خوش بین کوئی کیا کشت
---------------------------	---------------------------------	-----------------------------	--------------------------------

شمیم تخلص نڈت غور ازین وکیل عدالت ضلع جالندھر۔

نرنگا سیرجہا کی گسی جو کیا ذکر	سچہ گمان کنی کی کو کچھ کراںج	دل کو دانی کی دین پرین کو کچھ	ساقی لڑا کھول بوجھا کھانک
--------------------------------	------------------------------	-------------------------------	---------------------------

شوق نڈت جو کون تاحضاد میں رہتے ہیں اور شعلہ دل پہنکے ہیں۔

یاس اندوہ و حسرت داران	ہیں یہ سیری رفیق مدت کی	کہے بیاں مجھ ساقی کو یاد سوز	آؤ کہ نہتہ سیری اتو پرین مجھ
------------------------	-------------------------	------------------------------	------------------------------

وہ دلاؤ بھی کیا کیا کہو بلانگو	اوٹھلاؤ تھو چینی ٹھہری مارنے
--------------------------------	------------------------------

شیدا تخلص منشی گوریش داس منشی بالا پرشاد پٹنہ کار عوم شاگرد شمیم۔

ساقیا ہوا کراچ آیا کی پھار بیل	اندھ بھانڈا کادھیل کوئی مجھ
--------------------------------	-----------------------------

شیدا اینڈرٹ شیو ناتھ لٹریٹ نظام پٹنہ جاورہ برادری جالندھر۔

ہو زبیر دھنا جمہوری دیوانہ	توہ دیو صفت چھ جھابٹ لالہ پور	قیر سے نکلا گویا کھنجر کراچ	بھونڈی پٹ گرتی قناری
----------------------------	-------------------------------	-----------------------------	----------------------

صداوق تخلص گھوڑی پر پرین و زین غمار راہی	آؤ پر و صل ہوگا حسن باب	تم گم گم جاؤں فیض کے
--	-------------------------	----------------------

صمیر تخلص اجیر اور اکشن بہا بختی شادی لال جن سکھین اور شاعر خاندان میں کہہ سکو کوئی شیخ اور کھلنگ کھلنگ بہین ملا۔

صداوق تخلص لالہ پیر الال ذمہ کاتہ سکتہ کہنو تہ خالوشی شادی لال جن کہ ہیں اور سنہا کی پوچھ خوش غل اور خوش سخن ہیں الال کو کوئی کلام اور نکادہ ستیا نہ ہوا۔

ضبط تخلص بہاری سنگ شاگرد وقت شاہ بھمان پوری۔

طور لگو تو بہین رنگ سیح	آج جہتری مریض وقت کے	ضبط جو مریض جو اپنے درد	ہیں یہ سارے طفیل وقت کے
-------------------------	----------------------	-------------------------	-------------------------

قبر بھی سیرا تو تو قبر کو تہا	بھیر مرد ہی جلا ہی تم کھلو	تیر کو قتل کیا ضبط بھی ہو تو	تھر تھانہ قتل میں تم مجھ
-------------------------------	----------------------------	------------------------------	--------------------------

چتر بن بدکاران میں دست	ادھر بھی ایک نظر اٹھ نہ لگے	جو یہ کام میں ہزاروں کم مال	قدم قتالی نہ گرتی اور کھلے
------------------------	-----------------------------	-----------------------------	----------------------------

طیش تخلص مکہ لال اہیت پوری شاگرد عین	کہا جو مینی دو کا تو شوہر دانا	جھا کو جوڑ میں کیا ہم زنی کو
--------------------------------------	--------------------------------	------------------------------

ظہور تخلص اسے جو کل گنورد اماد اور جلال صاحب یاد رسا اور خواجہ حیدر علی انش کہنو کے شاعر عین سہین اور یہ چند اشعار اچھا کلام سماج سے لکھے جاتے ہیں۔

سحر کی موہ جی کی لالہ	نیلان لکھ کی کہتی ہوں فاجر	ہو دست سخن بہت میں کئی لہر	وہ کہہ کر نہ چھوڑے تو اس کی گور
-----------------------	----------------------------	----------------------------	---------------------------------

ہے گوہر ہزار کی دھن میں	دست مالک نکلا کر سر گیسو پر	دل مارا کہہ نہ کرے باؤ کا	مٹ تباہ کھلتا میں گلونی اور
-------------------------	-----------------------------	---------------------------	-----------------------------

نرنگی غنی می خوش کو داتا	چتر بن نہ بہتھی ہو کھڑو	جھا کو کھلا جو رہی لکھ لکھ	لکھ لکھ رانی اوچا بہا لکھ
--------------------------	-------------------------	----------------------------	---------------------------

ظہور کو دھن میں ہی فکرا جب ہے	کسی عزیز کو نہ لال دولا
-------------------------------	-------------------------

کچھ تو دنیا میں مرے لوے میں اگر قیس ہے

عاسق تخلص بدت شیوران جانا تہد ہلوی خلف بدت کاشی ناکتہ دیوان ریاست جاوہرہ ۔

عاشقِ نخلص سبت ملال فیض آبادی شاگردِ مخلص خیر آبادی

سرخ ابرو کی تصویر میں گلکالاٹ لیا | دیکھو نہ لہتی مین بہانہ کوئی یوں کہ | مرنے میں ہے بھی بے لیا پوسر | مین ہوں

شماره هو حکم و نوری از حکم انبیا
ادھر بھی ایک نظر انصاف خدا
کلمہ دور و مکان گزشتہ میں
جفا

ی اختیار و نکی طبیعت جہدِ بلیل کو نگاہ کی تو ہونہر کو پتہ جیسے سنا کہ عہدی الکی ہی نہ آیت کے بدلا ہوا ہی

عیش مخلص منشی چہن لال کا یہ بحث ناگراجمیر میں یعنی آبپاشی ایک مغرر عہدہ برطانوی میں یہ شہزاد لکھا

عید ششم عشر چہین لال کا یہ بحث ناگراجہ مرزا نے بعد از آہستگی ایک مختصر عہدہ پر ملازم بن کر یہ حوالہ لکھا کہ بی غلامش سے ملا

لا بد من شرح و تبیین علی بن ابی طالب علیه السلام که از این کتاب یک سری نظریات را می‌توانی

مگر چو شکی عاشق تو نہ ہر کو	تک نہ ہو کر اگر اجنبی ہو سچا ہو	سچو دیک گیا ہے بوسہ دیکر	اسی بوسہ سنا دیک کو لایا
کہ تو نکلیا جا کر وہ فلک پر تپ کو	ادنیٰ حیکم سے کسی رو کو نہ پا		

فلک تخلص منشی جہنم الد خلیف منشی رام سہلہ بد و لوق برادر عزاو شادی لال رنگمن باشندہ کھنڈہ قوم کا تیرہ سال اپنے باب کے شاہین علم سخن کے یزین لیکن ہیکو کو کسی شعر او کا ماتہ نہ آیا

فوق تخلص منشی احمد گوہر ملازم ریاست دیوان -

ابھی کون آیا بھائی ملاکات سر	اودھی جھپٹا ہو چاند چھلکا کر	جلنا تو میرے فوج ہاظر شاہ	اسی ہمارے ہو کھنڈہ دانی ہر فوج
نہیں مل اوتے ہر وہی ہونہ ہر کو	بہم خوشی بزاران ہو نہ ہو	ہرین تپن کی کو سری و قہار دانا	ہر روز حشر میں ہر شمشیر ہر کو
جادو زبان اس شہر تپانی	آئی ہی میں سوال حفت کو	بوسہ زلف جو لیا بوسے	آئی ہر دن تہا ہی شام کے
	پہن گئی کس اب میں باد	اہم جہنم کی میں رجعت کے	

جہنم تخلص لالہ ہو چند قوم کا تیرہ سالہ کھنڈہ شاد منشی شادی لال جن ایک شاعر خوش فہم و خوش فکر اپنے ہمسرد میں ہجو مگر حیف کہ تیرہ کراہی دلی کلام سے محروم -

قالب تخلص لالہ جرن لال جو شہرہ میں منشی شاد دلال جرن کے بہائی ہونے میں شاعران قوم کا تیرہ سالہ کھنڈہ شاد میں لیکن اس نڈا کے لئے کوئی شعر او کھنڈہ میں ملا

قمر تخلص بالکرش خلیف منشی رادے لال باشندہ کھنڈہ شاگرد ہندو ہی -

لہا دے کے سرخ زراکت ہو گئی نیلا

قناحمت منشی منوعل جٹا جلال آبادی لال جن کے میں قوم کا تیرہ سالہ کھنڈہ مگر ہیکو کچھ کلام دستیاب نہوا صرف نام نامی کے درجہ کر کے رکھا گیا -

قیادہ تخلص منشی جی برکاش شاہنشاہ شاگرد ازموگلی -

دل کی لگی بچہ خدا یا ہر شہر تک

قیس تخلص راسہ نند لال خلیف رشید راسی نندہار بہادر شاگرد اصغر علی خان شہید دہلوی اور حال معلوم نہیں اور تہ کلام او کا ملا -

کاتب تخلص سر جو پر شاد باشندہ کھنڈہ اور حال معلوم نہیں مگر ایک نیا دلی سنگھ منشی خلیف نور دلا کی لال جو میں ہر کشتور تخلص بہت پر مشہور سکھ دلی ہوا و میں دیر و مد سار میں اور فارسی اردو میں شعر کہتے ہیں -

کہتے ہیں کہہ کی زلف کو خمار چھاپا

علیم تخلص منشی مدن ہو جن مالال تلید صغیر فرخ آبادی -

سبست تخلص کشن محل قوم کا تیرہ ماہر پانچہ دہلی تھیں اس سال کا عہدہ ہوا کہ وہاں اشغال پر گیا ذوق بخیر کے ہر شعر سے اور جہاں شعر بھی کہتے تھے مگر کچھ اور لکھا کوئی کلام نہیں ملا۔			
مسکین تخلص لاریج بہاری لال خلیف اللہ محمد بن رشاد۔			
لکھن گرو صفت کوئی تھاکے	بازدھین صفوں پر تھاکے	یاد تھے جو قاتل جانان	شہر پر بارین قیامت کے
نیاستم ہی میری قتل کر دے دای	سیری جہانہ بن خاں سرخاں لے	وہاں رنگ پوہا تو کہنے لگے	اہل رنگ کا وہم بھی خشاک لے
مشتاق تخلص منشی بنواری لال قوم کا تیرہ ماہر داسواں زاد منشی شادی لال بلیکین کے مرن اور شہزادہ دوسری کھڑکی پر مرن کو لکھ			
تیکہ کوئی شہزاد کا بہن بن پرہیزا۔			
مطلب تخلص منشی مہاراج سنگھ خلیف منشی دریاوی لال قوم کا تیرہ سری یاست بائندہ شہر دہلی کا تیرہ تیز یاد دہری لکھہ تبسم			
جنگ یہ اشعار غزل مرسلہ نال بہاری لال صاحب قدرت سے منتخب ہوئے۔			
عشرت کی نیا کھل کر رخسار	نجات یکدم نہیں ہو توں کا	بہتر تیرے وہ بہتر ہیں جسے	گھنڈہ ہی اوٹکوانی باطلین کا
	دین چٹا چلا بہا بھی مطلب	کیا جیت صفائے شیریں کا	
مقتول تخلص جلیقہ رشاد اور حال معلوم نہیں بہتر اور لکھ ہے۔			
کیا مقتول بھی نے لکھا تیرے جھکے			
مہسار تخلص منشی پودن لال شاگرد احسان لکھنوی۔			
لکھا لکھی مختصر پہلے شینے باتم نے			
ذرا تو کچھ انصاف اب خدا کے لئے۔			
منشی تخلص بابو دا محمد شاگرد ایریلند شہری۔			
دوستی میں تو یہ غضب یہ ظلم	کوئے طرز میں عداوت کے	ہو فاد نہ مرنی ہو منشی	کام کرتے ہو کہوں نہ راست کر
جس میں کوئی نہ ہو بلواؤں کا	تو جوتان اپنے دیکھی ہو کر گرج	عذر نگاہ یا را دیکھ نہا بیٹھکے	موسیٰ کو طور پر چایا خجائیکہ
منشی تخلص لال زبائن داس دہلوی اور حال معلوم نہیں ہے۔			
مولش تخلص شیخی رام قوم پرین کہ وہی شاگرد مرزا غالب صاحب لہوان۔			
اب میں میں بہتر ہو کر دیکھ	چوڑے تیرے تری کوئی نہ لکھ	کافی لکھا لطف تیری شاگرد ہے	نمبر یان بہن کو کو جو بہتر نہیں
	یادو یا سب لکھ دل کا	مکمل کا بیل سے سکی حال میں	
نار تخلص مدالال لکھ شہری۔			
نار تخلص بی بی دہراج صاحبہ ساکے بنارس۔			
نالان تخلص پیارسلال کہ لکھو ایک شاعر شاگردان منشی شادی لال چین سے مرن۔			

تخلص تخلص لا مہاراج پنشن۔ یہ بھی مثل تالاب کے شاعر منشی ندوی لال جرن کے ہیں

تور تخلص روشن لال سا کہنو اور حال معلوم نہیں۔

سہیل تخلص نامور نگین ذیل شہر مقال کو چند ہی سہاے کہنوی۔

زلفوں کو جوہ جیشک ہن ہیں	ہاشق سر کو پنک ہی ہیں	دیکھا اونچی نو ہم خوشی سے	اکہو کی طرح چپک ہی ہیں
خوشبو پیری ہی لکڑ خان کی	پھولوں کی طرح تھپک دہن	دیکھیں کو کر منہ ہی نہ وصل	وہ شام ہی سی جھپک ہی ہیں
	ایک گل کی ہی تھپک ہی ہیں	نبیل کی طرح چپک ہی ہیں	

وقا تخلص از مال قوم کا یہ بانیہ لکھو واسوں منشی ندوی لال جرن اور مال معلوم نہیں۔

وقا تخلص منشی بیاری کشن خلف بدنت زاین نا تہر میں لکھو۔

میں ادب تویر کا تھوٹا کی شکستہ	اپنی متصل سے اور ہلا کویت تم جھکا	میں فائون کوون کوں کوں لا کر ہیں	نہ تاجا جو کو مال جھام جھکو
--------------------------------	-----------------------------------	----------------------------------	-----------------------------

وقا دور کا تہہ صاحب شمر لکھت چرچہ اسکول کا بنور۔

جب لہا چرچہ سال پرا لکھا	ایون رسوا سر بازار آدم جھکو	مجھے اور قیو بھی مل گیا ہو	اوپر باتو تہہ آج ہی بسم جھکو
--------------------------	-----------------------------	----------------------------	------------------------------

ای رشک خود دل زری کوئی کا ملوڑ	خوارن ملد بھی سہا یا جھکا
--------------------------------	---------------------------

وکیل تخلص منشی برج لال زاین دلیل عدالت کتبہ و ایک خوش طبع اور نازک خیال شاعر ہیں۔

کستے ہیں ہنری نازک کی	ہل سے نازک ہیں تختہ تربت کی	بے بلائے وہ میر جھکات	بہ ازہین ہری جھت کے
خواب غریب شکوہ پیری آیا	حاک اوٹھے نصیب فیت کے	بادر جھانگی جھادونکی	دن گذر جاغین کی بصیرت کی
جیسے پیلے فرب ہو قاتل	اگر نہ جانا شہادت کے	دھت دیاس یکسی ہمراہ	یل بھرت میں جھادھرت کے
فکر نہ کو کل کا ہوئے	وہ تو ہیں آدمی قیامت کے	سیراز نصیب بھی جھکا	جھادہ کر سے نو بازا جھکا
سٹی اکبر کو بھی جھکا	ادب اور پردہ سپر کو ختم جھکا	نہیں وقت لادت میر کو لکھا	یاد تہہ ہی میں ہی میں جھکا

ہجر تخلص لا شام سند لال ولد لال شہر پراشاد قوم کا تہہ کتبہ کہ نصیب لکھتہ علی گڑہ بالفعل جوہ پور میں ہیں۔

حبیب شب وقت میں گہرہ ہیں ہم	زلف کی مانند کی کی مصدق ہم
-----------------------------	----------------------------

پوش تخلص تخلص شہزاد لال توکل نصیر دل سیم ہمارا ج۔

تیر زہ فی سینہ سان گھرا	اسخ ادائی لڈ کی کی گلابند	اس عاشق تیر کی گلابند	ازہو جوہ سے برکت کوئی ہو
-------------------------	---------------------------	-----------------------	--------------------------

چمن میں کس گل کی ہی زہری لعل	کسر و اعلیٰ اوٹھا فی بن سہا
------------------------------	-----------------------------

یکسا تخلص بدنت و چند بدنت ازہ میں خندہ آرس طبع ریلوے خلف جھتی دہوی۔

نورہ جو جو جھکا توں لکھا	الی جنس ہنری ہنری گلابند	بار شام میں ہنری گلابند	اپنی متصل سے جھکا توں لکھا
شول لکھی کا مزا کوہ نصیر کی سوا	یہ چہ شور سی دو جھکا توں لکھا		

فہرست شعرا میمنہ جیمہ تذکرۃ الشعراء اردو -

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قوتیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد شعر	کیفیت
۱	آرام	منشی رام شاہ	۰	۰	۰	۰	حی القایم	۲	۱
۲	آزیز	لاریہ لال	۰	۰	۰	۰	۰	۹	۱
۳	انگر	منشی جی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱
۴	افخر	منشی شاہ	۰	۰	۰	۰	حی القایم	۳	۱
۵	انسر	منشی جید شاہ	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۰	۲
۶	اکمل	بگوان شاہ	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۱	۲
۷	الف	الف	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۱	۲
۸	اجسم	پیر شاہ	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۰	۲
۹	ایمن	آستان شاہ	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۱	۲
۱۰	بال	لاریہ لال	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۱	۲
۱۱	بقا	الابا لکھو	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۰	۲
۱۲	بندہ	ارچند	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۰	۲
۱۳	بیار	کولال	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۰	۲
۱۴	بیار	منشی جی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲
۱۵	بہت	چندی لال	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲
۱۶	بشیاب	منشی لال	۰	۰	۰	۰	حی القایم	۹	۲
۱۷	بھب	لال شاہ	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۱	۳
۱۸	پکادک	۰	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۳	۲
۱۹	سارا	لاڑ شاہ	۰	۰	۰	۰	حسنت شیبو جی	۳	۳
۲۰	۱۱	لاڑ شاہ	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۳	۳
۲۱	تکین	منشی جی	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۰	۳
۲۲	غیر	لال شاہ	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۰	۳
۲۳	نور	منشی جی	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۰	۳
۲۴	نور	منشی جی	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۱	۳

نمبر	مفرد	نام	ولایت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زبان	تعداد شعر	تعداد مسموع	کیفیت
۲۵	جلیس	منشی امام	.	.	فرخ آباد	.	عقلم	۳	۳	
۲۶	جلیل	چوشت	۳	
۲۷	چوش	بدست	.	.	برکن	سلام	زنده بود	۳	۰	
۲۸	چهری	منشی	.	.	فرخ آباد	.	ایضا	۲	۲	
۲۹	چمن	منشی	.	.	کایه	کهنو	ایضا	۳	۰	
۳۰	حشم	ملایر	باورام	.	الآباد	.	موجود	۶	۳	
۳۱	حقر	ندرام	۳	
۳۲	علم	برکن	.	.	کایه	کهنو	.	.	۳	
۳۳	علم	باز	.	.	سویا	.	.	.	۳	
۳۴	جبران	جکانه	.	.	کایه	کهنو	.	.	۳	
۳۵	خادم	شیوال	.	.	کهنو	.	.	۳	۵	
۳۶	خازن	دارام	.	.	چشما	.	.	۲	۵	
۳۷	خز	راجام	.	.	کهنو	.	موجود	۰	۵	
۳۸	خفر	منشی	کاسه	.	کهنو	.	ایضا	۳	۵	
۳۹	خلیفه	کرمی	.	.	برکن	اجیر	ایضا	۶	۵	
۴۰	دش	برلال	.	.	کایه	کهنو	ایضا	۰	۵	
۴۱	دریا	ندلال	.	.	کوش	.	ایضا	۳	۵	
۴۲	دلبر	کوک	.	.	کایه	کهنو	ایضا	۰	۶	
۴۳	دکا	نوش	.	.	اندور	.	ایضا	۱	۱	
۴۴	رنا	نوش	.	.	کایه	کهنو	ایضا	۰	۱	
۴۵	ریا	ندلال	.	.	برالین	.	ایضا	.	۱	
۴۶	رفت	سومل	.	.	کایه	مراد آباد	ایضا	۳	۶	
۴۷	رفیق	کرمی	ایضا	۱	۶	
۴۸	روشن	ندلال	.	.	کایه	.	.	.	۱	
۴۹	روشن	منشی	.	.	کهنو	.	.	.	۱	

بندر	تخلص	نام	ولایت	قومیت	سکونت	شرح تعینات	زمانہ	نمبر	کیفیت
۵۰	بھٹی	موسیٰ علی شاہ	۱	کاتیہ	کپڑو	۰	۲	۹	۰
۵۱	زبا	ابو یوسف	۰	۰	تاجپور	۰	۵	۶	۰
۵۲	سحر	موسیٰ علی شاہ	۰	۰	کپڑو	۰	۱۰	۶	۰
۵۳	شرار	لاکھو	۰	۰	کپڑو	۰	۰	۷	۰
۵۴	سلیم	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۷	۰
۵۵	سون	نور علی شاہ	۰	۰	کپڑو	۰	۲	۷	۰
۵۶	سیاہ	نور علی شاہ	۰	۰	کپڑو	۰	۴	۷	۰
۵۷	ناد	بالکند	۰	۰	کپڑو	۰	۳	۹	۰
۵۸	شام	نام سنگھ	۰	۰	کپڑو	۰	۱	۹	۰
۵۹	شبنم	پرسی شاہ	۰	۰	کپڑو	۰	۸	۹	۰
۶۰	شرار	پرسی شاہ	۰	۰	کپڑو	۰	۵	۹	۰
۶۱	شرق	شاہ علی شاہ	۰	۰	کپڑو	۰	۲۰	۹	۰
۶۲	شعلہ	لاکھو	۰	۰	کپڑو	۰	۳	۹	۰
۶۳	شفیق	رام زین	۰	۰	کپڑو	۰	۳	۹	۰
۶۴	شکل	بال سنگھ	۰	۰	کپڑو	۰	۴	۹	۰
۶۵	شعبہ	شعبہ	۰	۰	کپڑو	۰	۲	۱۰	۰
۶۶	شوق	پرسی شاہ	۰	۰	کپڑو	۰	۲	۱۰	۰
۶۷	شوق	پرسی شاہ	۰	۰	کپڑو	۰	۳	۱۰	۰
۶۸	شید	موسیٰ علی شاہ	۰	۰	کپڑو	۰	۱	۱۰	۰
۶۹	شید	پرسی شاہ	۰	۰	کپڑو	۰	۳	۱۰	۰
۷۰	صلح	پرسی شاہ	۰	۰	کپڑو	۰	۱	۱۰	۰
۷۱	صبر	راجہ ادھار	۰	۰	کپڑو	۰	۰	۱۰	۰
۷۲	صدق	لاکھو	۰	۰	کپڑو	۰	۰	۱۰	۰
۷۳	ضبط	پرسی شاہ	۰	۰	کپڑو	۰	۴	۱۰	۰
۷۴	طیش	کندل	۰	۰	کپڑو	۰	۱	۱۰	۰

حائقی جادو کی جاسے ہیں

میز	تخلص	نام	ولایت	توبیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانه	تعداد شعر	تعداد مثنوی	کیفیت
۴۵	نظم	راغب اصفهانی		کاتبه	لکهنو		حلی قیام	۴	۵۰	
۴۶	عاجز	مثنوی نوری			پایابون	مثنوی انجمن عشق	ایضا	۰	۱۱	
۴۷	عاشق	مثنوی نوری	کاشی ناهنه	پیرمن	جاده		ایضا	۳	۱۱	دیوان ریاست مین
۴۸	عاشق	مثنوی			فیض آباد		ایضا	۵	۱۱	
۴۹	نزیر	مثنوی			اک		ایضا	۳	۱۱	
۵۰	عسرت	مثنوی			دام برکات	علاقه لکهنو	ایضا	۳	۱۱	
۵۱	عقیل	مثنوی		کاتبه	لکهنو		ایضا	۲	۱۱	
۵۲	مغایت	مثنوی			لکهنو		ایضا	۸	۱۱	
۵۳	عین	مثنوی		کاتبه	لکهنو			۰	۱۱	
۵۴	عیش	چیشن ل		کاتبه	رحیم		حلی قیام	۰	۱۱	
۵۵	عم	مثنوی			پایابون		ایضا	۰	۱۳	
۵۶	فخته	مثنوی			نیج پور		ایضا	۳	۱۳	
۵۷	فخر	مثنوی			حلی		ایضا	۱	۱۴	
۵۸	فنون	مثنوی		کاتبه	حلی		ایضا	۰	۱۲	
۵۹	فطرت	مثنوی	پاکوئل	کاتبه	درنگ	تربت تاریخ خدیجه	ایضا	۱۳	۱۳	
۶۰	فلک	مثنوی	رام	کاتبه	لکهنو		ایضا	۰	۱۳	
۶۱	فوق	مثنوی			دیوان		ایضا	۰	۱۳	
۶۲	فهم	مثنوی		کاتبه	لکهنو		ایضا	۰	۱۳	
۶۳	قالب	مثنوی		کاتبه	لکهنو		ایضا		۱۳	
۶۴	قاعه	مثنوی		کاتبه	لکهنو		ایضا		۱۳	
۶۵	قیافه	مثنوی			دیوان		ایضا	۱	۱۴	
۶۶	قیس	مثنوی					ایضا	۰	۱۳	
۶۷	کاتب	مثنوی			لکهنو		ایضا		۱۳	
۶۸	کعبه	مثنوی		پیرمن	لکهنو		ایضا	۱	۱۳	
۶۹	کلیف	مثنوی			فیض آباد		ایضا	۳	۱۳	

نمبر	تخلص	نام	ولادت	وفات	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد	کیفیت
۱۰۰	گلزار	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		حلی القایم	۱۲	
۱۰۱	گلشن	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		انجمنیاتی	۱۲	۱
۱۰۲	گلگا	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		ایضاً	۱۲	
۱۰۳	گوہر	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ	دارالعلوم لکھنؤ	حلی القایم	۱۲	
۱۰۴	لال	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		ایضاً	۱۲	
۱۰۵	بچمن	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ			۱۲	
۱۰۶	لیتیق	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ			۱۲	
۱۰۷	مادھوم	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		حلی القایم	۱۲	
۱۰۸	ماہر	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		ایضاً	۱۲	
۱۰۹	محب	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		ایضاً	۱۲	
۱۱۰	محو	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		ایضاً	۱۲	
۱۱۱	مچوس	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		ایضاً	۱۲	
۱۱۲	مرشد	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		ایضاً	۱۲	
۱۱۳	مست	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		انجمنیاتی	۱۵	بھا کہا شہر ہی کہتے تھے
۱۱۴	مسکین	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		زندہ	۱۵	
۱۱۵	مشتاق	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		ایضاً	۱۵	
۱۱۶	مطلب	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		زندہ	۱۵	
۱۱۷	مقول	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		ایضاً	۱۵	
۱۱۸	ممتاز	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		ایضاً	۱۵	
۱۱۹	مثنی	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		ایضاً	۱۵	
۱۲۰	مثنی	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		ایضاً	۱۵	
۱۲۱	مونس	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		ایضاً	۱۵	
۱۲۲	ناز	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		ایضاً	۱۵	
۱۲۳	ناز	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		ایضاً	۱۵	
۱۲۴	نالن	میرزا علی محمد لکھنوی			لکھنؤ		ایضاً	۱۵	

بست خیزد و فرخ آید و:

۱۲۵	نوبت	لاریانچی	۰	۰	زندہ	۰	۱۶
۱۲۶	لوز	رقی ال	۰	۰	ایضاً	۰	۱۶
۱۲۷	نبال	کونجی	۰	۵	ایضاً	۰	۱۶
۱۲۸	دفا	گردیال	۰	۰	ایضاً	۰	۱۶
۱۲۹	دفا	میشی	۰	۲	ایضاً	۰	۱۶
۱۳۰	دفا	دودا کا	۰	۳	ایضاً	۰	۱۶
۱۳۱	وکیل	نیواری	۰	۱۰	ایضاً	۰	۱۶
۱۳۲	رج	نامل	۰	۱	ایضاً	۰	۱۶
۱۳۳	پوش	نیواری	۰	۳	ایضاً	۰	۱۶
۱۳۴	کینا	نیز	۰	۳	ایضاً	۰	۱۶

فہرست کتب مصنفہ و مولفہ منشی دیوبند و برشا و سر دفتر محکمہ خائن جہا و اڑ مولف مذکورہ

[illegible]

